اردو سیکھئے، اردو بولیئے، اردو لکھیئے اردو سے پیار کیجئے اردو کو فروغ دیجئے
اسلیئے کہ اردو ہماری قومی زبان ہے، اردو ہمارا قومی اثاثہ ہے

ABC سے باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

ماہنامہ

مصطفائی نیوز

کراچی

جلد نمبر 04 | شمارہ نمبر 01

جنوری 2010

چیف ایڈیٹر
محمد عابد ضیائی قادری

ایڈیٹر
صفدر نوری

ایگزیکٹیو ایڈیٹر
محمد صدیق حبیب

مدیر منتظم
سیاب احمد صدیقی

اس شمارے میں

فروغ فکر قرآن		02
اداریہ		03
گستاخ رسول کی سزائے موت	علامہ سید ریاض حسین شاہ	05
انٹرویو: مرکزی صدر انجمن طلباء اسلام	سیاب احمد صدیقی	12
کینال ویو: محفل میلاد (رپورٹ)	اویس مصطفائی	16
لانگ مارچ میں مصطفائی تحریک کا کردار	ممتاز احمد ربانی ایڈووکیٹ	18
امام احمد رضا بحیثیت ایک عاشق رسول	ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی	20
سردیوں کا موسم اور ہماری صحت	ذیشان مصطفائی	23
ماہ صفر و رسومات	محمد تبسم بشیر اویسی	24
المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی پنجاب (تصویری خبرنامہ)	مظہر سلیم حجازی	27

مجلس شوریٰ

- علامہ جمیل احمد نعیمی ضیائی
- ڈاکٹر ظفر اقبال نوری
- ڈاکٹر محمد شریف سیالوی
- ڈاکٹر جلال الدین نوری
- پروفیسر ڈاکٹر ارتضیٰ جبین اشرفی
- ڈاکٹر حمزہ مصطفائی
- نوخیز انور صدیقی
- محمد اسلم الوری
- پروفیسر ریاض نوری
- انجینئر ادریس غفار
- ممتاز احمد ربانی ایڈووکیٹ
- جاوید مصطفائی

مجلس ادارت

- مفتی محمد عاصم نیروی
- معین الدین نوری
- سعید النبی خان
- نعمان رحمانی
- ذیشان مصطفائی
- مولانا محمد ذاکر صدیقی
- عبد العزیز موسیٰ
- حافظ عبد الواحد
- ڈاکٹر خالد اقبال

نمائندگان

بیورو چیف لاہور	ساجد الرحمٰن سلہری
اسلام آباد	جاوید خان
گجرات	عبد القادر مصطفائی
حیدرآباد	سلیم اختر غوری
پشاور	رفیق قریشی
چکوال	گل احمد
گوجرانوالہ	حافظ قاسم مصطفائی
فیصل آباد	ہارون رشید
منڈی بہاؤالدین	ڈاکٹر ارشد القادری
ملتان	طالش عقیل میرانی
ایبٹ آباد	محمد حنیف عباسی
راولپنڈی	مولانا عبد الکبیر میر

قانونی مشیران شوکت علی کھوکھر، ارشد محمود بھٹی

ادارے کا تمام مضامین سے اتفاق رائے ضروری نہیں، ادارہ

03 مصطفائی ہاؤس محمد بن قاسم روڈ نزد ایس ایم لاء کالج چورنگی
کراچی پاکستان 74000

contact : 0321-8234458' 0300-9551332 '0345-2229903 Email:mustafainews@gmail.com
Website:www.mustafai.com

قیمت 20 روپے، سالانہ 300 روپے مع ڈاک خرچ

پتہ ترسیل زر: ماہنامہ مصطفائی نیوز پی او بکس نمبر 7300 جی پی او صدر کراچی

پبلشر محمد صدیق حبیب نے سٹی پریس سے چھپوا کر مصطفائی ہاؤس محمد بن قاسم روڈ کراچی سے شائع کیا

اقرأ باسم ربك

فروغِ فکرِ قرآن

قرآن پڑھیں......قرآن سمجھیں......قرآن پر عمل کریں

سورة العنکبوت

اعلان نبوت کے ساتھ ہی مکہ کے رہنے والے طیش میں آ گئے کہ ہمارے آباء واجداد کے مذہب کے سوا دین حق کی نہ صرف آواز سننے کے لئے تیار نہیں بلکہ اسلام کے ماننے والے بھی ان کے غیض وغضب کا نشانہ بن گئے ۔اس آزمائش کی گھڑی میں راسخ العقیدہ مسلمان تو ثابت قدم رہ کر حق کی خاطر ہر مصیبت برداشت کرنے کے لئے تیار تھے ۔لیکن کچھ مسلمان ایسے بھی تھے جو کفر کی طاقت سے کبھی خوفزدہ بھی ہو جاتے تھے ایسے لوگوں کو بتایا جا رہا ہے کہ انعام کے مستحق تو وہی مردان مجاہد ہیں جو ثابت قدمی سے حق پر جمے رہتے ہیں جتنا امتحان اتنا انعام ان ہی لوگوں کے لئے ہے جو آزمائش کے وقت بھی استقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

اسلام صرف زبانی دعویٰ کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک عملی زندگی ہے جس میں کبھی خواہش نفس اور کبھی دنیا جہاں کی خواہشات کے خلاف میدان میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا پڑتا ہے اہل مکہ ان نوجوانوں سے جو رسول اللہ ﷺ پر ایمان لاکر ہزار جان سے قربان ہو رہے تھے کہتے تھے کہ دیکھو تمہاری کتاب قرآن ہی میں والدین کی فرمانبرداری کی بات بھی لکھی ہوئی ہے۔ لہذا ہم تمہیں کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کے مذہب کو چھوڑ دو۔

اسلام میں نئے داخل ہونے والوں کو بھی بڑے بڑے سردار کہتے تھے کہ تم ہماری بات مان لو اور دین حق کو ترک کر دو اگر کل قیامت کے دن خدا نے تم سے باز پرس کی تو تمہاری طرف سے ہم جواب دیں گے کہ ان کا قصور نہیں ہے ہم لوگوں نے ان سے کہا تھا کہ دین اسلام چھوڑ دو۔اس سورت میں مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا ہے کہ تم سے پہلے جو انبیاء علیہم السلام اور ان کے متبعین گزرے ہیں ان پر تم سے بھی سخت امتحان آئے اور بڑی مدت تک ان کو ستایا گیا لیکن بالآخر اللہ کی مدد ان کے لئے آئی اسی طرح تم بھی ثابت قدم رہو اللہ کی مدد آ کر رہے گی۔ مسلمانوں کو بتایا گیا کہ اگر کسی جگہ تمہیں خدا کی عبادت سے روکا جا رہا ہے تو اللہ کی زمین وسیع ہے ۔جہاں خدا کو سجدہ کر سکو وہاں چلے جاؤ۔

فروغِ عشقِ رسول

نعت رسول مقبول

(صلی اللہ علیہ وسلم)

محمد مظہر کامل ہے حق کی شان عزت کا
نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا
خم زلفِ نبی ساجد ہے محراب دو ابرو میں
کہ یارب تو ہی والی ہے سیہ کارانِ امت کا
مدد اے جوششِ گریہ بہادے کوہ اور صحرا
نظر آجائے جلوہ بے حجاب اس پاک تربت کا
ہوئے کمخوابِ ہجراں میں ساتوں پردے کمخوابی
تصور خوب باندھا آنکھوں نے استارِ تربت کا
یقیں ہے وقتِ جلوہ لغزشیں پائے نگہ پائے
ملے جوشِ صفائے جسم سے پابوس حضرت کا
یہاں چھڑکا نمک واں مرہم کافور ہاتھ آیا
دلِ زخمی نمک پروردہ ہے کس کی ملاحت کا
الٰہی! منتظر ہوں وہ خرامِ ناز فرمائیں
بچھا رکھا ہے فرش آنکھوں نے کمخوابِ بصارت کا
رضائے خستہ جوشِ بحرِ عصیاں سے نہ گھبرانا
کبھی تو ہاتھ آجائے گا دامن اُن کی رحمت کا

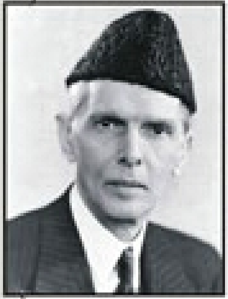

"میں مسلمانوں سے کہتا ہوں کہ صوبائی تعصب کی بیماری سے چھٹکارا حاصل کریں۔ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ ایک صف میں متحد ہو کر آگے نہ بڑھے۔ ہم سب پاکستان کے شہری ہیں، پاکستان میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ اس لیے ہمیں بھی اس کا حق ادا کرنا چاہیے۔ ہمیں اس کی خدمت کرنی چاہیے۔اس کے لیے قربانیاں دینی چاہییں۔"

(25 جنوری 1948)

فرمانِ اقبالؒ

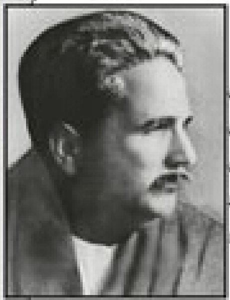

عالمی اسلامی اتحاد

مسلمان کبھی ایک پر جلال سلطنت کے مالک تھے جو اپنے فلسفہ اور علم وفضل سے ان کے کارنامے آج تک تمام مسلمانانِ عالم کے لئے باعث فخر ہیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان تمام ممالک میں جو کبھی بھی اسلامی رہ چکے ہیں اسلامی حکومت کے قیام اور استقلال کیلئے مل کر کوشش کریں۔ انہیں کسی بھی حالت میں ان طاقتوں سے جو اسلامی ممالک پر حصولِ اقتدار کیلئے کوشاں ہیں، اس وقت تک مصالحانہ رویہ اختیار کرنا مطلق جائز نہیں جب تک کہ وہ ممالک جو شرکت فریق کا ملاً مسلمانوں کے قبضے میں نہ آجائیں۔

علامہ اقبال کے مضمون "اتحاد اسلامی" سے اقتباس

WWW.NAFSEISLAM.COM

انقلاب خیر

اداریہ

دین و مذہب کی تعلیمات کے خلاف دل آزار باتیں مشتعل ہونا ایک فطری عمل ہے

گورنر سلمان تاثیر کے اسلام اور اسلامی تعلیمات کے خلاف متنازعہ اور دل آزار خیالات اور آسیہ مسیح سے ملاقات کے بعد مذہبی رہنماؤں نے انہیں شدید تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ اگر صدر نے توہین رسالت کی ملزمہ کو معافی دی تو اُن کے خلاف ملک بھر میں شدید احتجاج کیا جائے گا، توہین رسالت قانون کی حامی مذہبی جماعتوں کے اتحاد "تحریک ناموس رسالت" نے تو صدر زرداری سے توہین رسالت قانون کے خلاف سخت بیانات دینے پر گورنر پنجاب کو برطرف کرنے کا مطالبہ بھی کیا، حقیقت یہ ہے کہ حضور ختمی المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پوری کائنات کا سرمایہ حیات ہے، اِس قیمتی متاع کا تحفظ ہر مسلمان اپنی جان سے زیادہ ضروری سمجھتا ہے، دنیا بھر کے مسلمان بلاتفریق رنگ و نسل اور زبان و علاقہ اِس معاملہ میں بنیان مرصوص کی طرح ہیں، کیونکہ یہی اُن کے ایمان کا تقاضہ ہے، یہی وجہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے ساتھ والہانہ عشق کے تقاضے کے حوالے سے وہ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسئلے میں انتہائی جذباتی نظر آتے ہیں، اور آخر کیوں نہ ہوں کہ ایک پکا اور سچا مسلمان اِس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ اختیار کرہی نہیں سکتا، ایک مسلمان اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام و ناموس پر مر مٹنے اور اُس کی خاطر دنیا کی ہر چیز قربان کرنے کو اپنی زندگی کا ماحصل سمجھتا ہے، ہماری اِس بات پر تاریخ کی کسی جرح سے نہ ٹوٹنے والی ایسی شہادتیں موجود ہیں جو ایک مسلمہ حقیقت کی بن چکی ہیں، تاریخ گواہ ہے کہ جہاں بھی مسلمانوں کو اقتدار حاصل رہا، وہاں کی عدالتیں شاتمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سزائے موت کا فیصلہ سناتی رہیں، لیکن اِس کے برعکس جب کبھی یا جہاں کہیں اُن کے پاس حکومت نہیں رہی، وہاں جانثاران تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلم حکومت کے رائج قوانین کی پرواہ کیے بغیر گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کیفر کردار تک پہنچایا اور خود ہنستے ہوئے تختہ دار پر چڑھ گئے۔

یہی وہ حقائق ہیں جس کی وجہ سے اسلام کے نام پر معرض وجود میں آنے والے پاکستان کے مسلمان ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بہت حساس واقع ہوئے ہیں اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ سے ادنیٰ گستاخی کو بھی ہرگز برداشت کرنے کو تیار نہیں ہیں، ایک مسلمان اِس حوالے سے کس قدر جذباتی ہوتا ہے، اِس کا اندازہ اِس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جرمنی میں جب ایک شخص نے خاکوں کی صورت توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسارت کی، تو وہاں زیر تعلیم راولپنڈی سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان عامر چیمہ نے اُس پر قاتلانہ حملہ کیا، لیکن وہ بال بال بچ گیا، جس کے بعد عامر چیمہ کو پراسرار انداز میں دوران حراست شہید کردیا گیا، جب عامر چیمہ کی لاش پاکستان پہنچی تو اُس کی شہادت پر ہزاروں لوگوں نے اُس کے گھر پہنچ کر عامر چیمہ کے والد کو بیٹے کی شہادت پر نہ صرف مبارکباد

دی، بلکہ جس محلے میں عامر چیمہ شہید کی رہائش تھی، اُس کے قریب واقع چوک کا نام ''عامر چیمہ شہید چوک'' رکھ دیا، لوگ آج بھی اِس نوجوان سے اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے ہیں اور اُسے شہید ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیتے ہیں۔

برصغیر پاک وہند میں توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارتکاب کرنیوالوں کے محاسبے کا سلسلہ بہت پرانا ہے، تقسیم ہند سے پہلے لاہور میں راج پال نام کے ایک ہندو نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا تو لاکھوں مسلمان سڑکوں پر نکل آئے تھے، ایک انگریز مجسٹریٹ نے جب راج پال کو رہا کردیا تو مسلمانوں کا غم وغصہ اپنے عروج پر پہنچ گیا، بہت سے لوگوں نے راج پال کو قتل کرنے کی نیت کی، لیکن یہ سعادت ایک ایسے نوجوان کے حصے میں آئی جو ایک بڑھئی کا بیٹا تھا، علم دین نام کے اِس نوجوان نے راج پال کو چھریوں کے پے در پے وار کرکے موت کے گھاٹ اتاردیا، بعد میں علم دین پر مقدمہ چلایا گیا، قائداعظم محمد علی جناح نے علم دین کا مقدمہ لڑا، جبکہ مفکر پاکستان علامہ اقبال نے اُس کی رہائی کیلئے مہم چلائی، لیکن انگریز عدالت نے علم دین کو پھانسی کی سزادی، جسے اُس بہادر سپوت نے خوشدلی سے قبول کیا اور تختہ دار پر جھول گیا، علم دین شہید زندگی کے آخری سانس تک اِس بات پر فخر محسوس کرتا رہا کہ اُس نے ایک گستاخ رسول کو واصل جہنم کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کیا ہے، آج بھی علم دین کو غازی علم دین شہید کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور اقبال کے یہ خراج عقیدت ''اَسی تہ گلاں کردے رہے، ترکھاں دا منڈا بازی لے گیا۔'' تاریخ کا حصہ ہے۔

خیال رہے کہ غازی علم دین شہید کے جسد خاکی لیجانے کیلئے اپنے گھر سے چارپائی دینے اور نوجوانی میں علامہ اقبال کے قدموں میں بیٹھنے والے انگریزی ادب میں برصغیر کے پہلے پی ایچ ڈی کا اعزاز رکھنے والے ممتاز دانشور وادیب ڈاکٹر محمد دین تاثیر کے بیٹے سلمان تاثیر سے عوام کو یہ توقع نہیں تھی کہ وہ اتنے اہم حساس اور نازک معاملے پر اِس قدر غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کریں گے، سلمان تاثیر نے نہ صرف یہ کہ قانون توہین رسالت کو کالا قانون کہا اور بنا تحقیق آسیہ مسیح کو بے گناہ قرار دیا، بلکہ عدالتی فیصلے پر تنقید کرکے خود توہین عدالت کے بھی مرتکب ہوئے، انھوں نے اِس بات کی بھی پرواہ نہیں کہ اُن کے اِس دل آزار، افسوسناک طرز عمل سے ملک کے لاکھوں عوام جو ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر کٹ مرنے کا جذبہ رکھتے ہیں، کے دلوں پر کیا بیتے گی، افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ بہانگ دہل ایسے لوگوں کو جوتے کی نوک پر رکھنے کی بات بھی کرتے رہے، جب حکومت کا ایک ایسا ذمہ دار نمائندہ اور صوبے آئینی سربراہ جو کہ خود عدالتی فیصلوں پر عمل کرنے اور کرانے کا پابند ہو، اسلامیان پاکستان کے جذبات کو برانگیختہ کرنے والے بیانات دے گا، دین ومذہب کی تعلیمات کے خلاف دل آزار باتیں کرے گا تو اسلام اور ذات رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق رکھنے والوں کا مشتعل ہونا اور بھڑکنا ایک فطری عمل ہے۔

ایڈیٹر

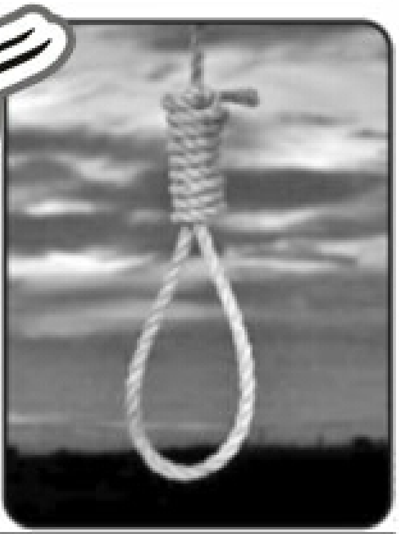

گستاخ رسول کی سزائے موت

چند ضروری وضاحتیں

علامہ سید ریاض حسین شاہ

جس ملک میں قانون کو ویران کرنے کی کوشش کی جائے، ممتاز قادری جیسے لوگ خود بخود مختلف اقدامات کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں

لوگوں کے ذہن میں سلمان تاثیر کے قتل سے کئی ایک سوال پیدا ہو گئے۔ جماعت اہل سنت پاکستان کے دارالافتاء "سے صادر ہونے والے فتویٰ" نے ملت اسلامیہ کی مذہبی سوچوں کو ایک رخ دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ دینی مطالعہ نہ ہونے کی وجہ سے شکوک ذہن میں بے چینی پیدا کرنے لگے ورنہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں جانی گئی ہے کہ افراد کی موت کوئی معنی نہیں رکھتی ایمان اور عقیدے کی حیات قومی زندگی کا محور ہوا کرتا ہے۔ چونکہ فی نفسہ مسئلہ کا تعلق قانون فقہ، عدالت اور اسلامی تاریخ کے ساتھ ہے اس لئے اسلامی قانون کے اصل مراجع کے بغیر صورت حال پوری طرح واضح نہیں کی جا سکتی۔

فتویٰ چھری نہیں، چاقو نہیں، بندوق نہیں، اور دھماکہ خیز مواد بھی نہیں لیکن علم و دانش اور عقل و بصیرت روایت و درایت اور آیات و احادیث کے تاریخی ریکارڈ کے ساتھ حق و حقیقت سے ملحق رہنے کا نام فتویٰ ہے

رسول زمین پر اللہ کے نائب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اوامر اور نواہی کا نفوذ نبی اور رسول ہی کرتے ہیں۔ رسولوں کی تعظیم اور تکریم دراصل اللہ تعالیٰ ہی کی تعظیم اور تکریم ہوتی ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں کہ رسولوں کی تکریم لازم کی گئی بلکہ رسولوں سے منسوب جملہ اشیاء کی تعظیم بھی ضروری قرار دی گئی ہے۔ قرآن مجید نے صاف طور پر کہا:

"سو جو ان پر ایمان لایا اور ان ﷺ کی خوب تعظیم کی اور ان کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو ان کے ساتھ نازل ہوا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔" (الاعراف:157)

حضور ﷺ کی بارگاہ میں آوازوں کو بلند کرنے سے منع کر دیا گیا۔ مزید یہ کہ رسول رحمت ﷺ کو عامیانہ انداز سے مخاطب کرنے کو حرام قرار دیا گیا ہے اور وہ لوگ جو اس تادیب کے باوجود باز نہ آئے ان کے اعمال اکارت چلے جانے کی خبر سنائی گئی۔

"اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی ﷺ کی آواز سے اونچا نہ ہونے دو اور ان کے سامنے اونچے نہ بولو جیسے تم ایک دوسرے کے ساتھ بلند آواز میں بولتے ہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں پتا بھی نہ چلے سکے۔ (الحجرات:02)

ایسے الفاظ جن کے استعمال سے کوئی دوسرا شخص فائدہ اٹھا کر گستاخی کر سکتا ہے ان جائز الفاظ کا استعمال بھی ممنوع قرار دے دیا گیا۔

"اے ایمان والو" راعنا" مت کہو، کہنا ہی ہو کچھ تو عرض کرو" نظر میں رکھیے ہمیں" اور سنا کرو اور منکرین کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (البقرہ:104)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایمان کی ایک علامت یہ بیان فرمائی کہ مومن ایسے لوگوں سے قلبی روابط اور تعلقات رکھنے کو جائز نہیں سمجھتے جو حضور ﷺ کے گستاخ ہوں اور ان کی مخالفت کرتے ہوں۔ سورۃ مجادلہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"آپ انہیں پائیں گے کوئی قوم جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہو کہ پیار کریں ایسے لوگوں سے جو اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ہوں اگر چہ وہ لوگ ان کے آباؤ واجداد آل اولاد یا بھائی برادر یا کنبے قبیلے سے ہوں، اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان کو راسخ کر دیا اور اپنی خصوصی توجہ سے ان کی مدد فرمائی ہے اور اللہ انہیں باغات میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں رواں ہونگی وہ ہمیشہ انہیں میں رہیں گے، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہی لوگ اللہ کی جماعت ہیں، سنتا ہے جو اللہ کی جماعت ہے وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں"۔ (المجادلہ:22)

کتاب اللہ نے شاتمین رسول اور مخالفین انبیاء کو ذلیل ترین مخلوق قرار دیا: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں، وہ سب لوگ انتہائی ذلیل لوگوں میں ہیں۔" (المجادلہ:22)

وہ لوگ جو رسول اللہ ﷺ کو دکھ اور ایذا دیتے ہیں ان کے بارے میں قرآن مجید نے فرمایا:

"بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں اللہ بھی انہیں دنیا اور آخرت میں اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے اور اس نے ایسے لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (الاحزاب 57)

اس آیت کی تشریح میں جمہور مفسرین نے یہ بات نقل کی ہے۔

مدینہ میں کچھ اوباش آوارہ صفت، بد مزاج اور منافقین شاتمین حضور ﷺ کے گھر والوں کے لئے تشبیب بکتے، گھرانہ رسول کی توہین کرتے، افواہیں پھیلاتے، دکھ دینے والی باتیں کرتے۔ قرآن حکیم نے انہیں ملعون کہا اور صاف واشگاف

اعلان کر دیا۔ یہ دھتکارے ہوئے ملعون لوگ جہاں ملیں گے گرفتار کر لئے جائیں اور انہیں قتل کر دیا جائے۔ اس گینگ کا سر غنہ کعب بن اشرف تھا۔ حضورﷺ نے مسجد نبوی میں اعلان فرمایا کہ تم میں سے کوئی ہے جو مجھے کعب بن اشرف کے بارے میں سکون دے۔ محمد بن مسلمہ نے اجازت چاہی کہ اسے آئینہ میں اتارنے کے لئے مجھے کچھ کمزور باتیں کرنے کی بھی اجازت دی جائے۔ بارگاہ نبوت سے اجازت ملی اب اگلا ماجرا بخاری کی روایت بخاری کی روایت کردہ حدیث میں تفصیلا ملاحظہ ہو۔ امام بخاری نے اپنی جامع کی دوسری جلد میں صفحہ پانچ سو چھہتر پر یہ حدیث بیان کی۔

رسول محتشمﷺ نے فرمایا:

کعب بن اشرف کا ذمہ دار کون لیتا ہے اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی ہے۔ محمد بن مسلمہ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ آپ پسند فرماتے ہیں کہ میں اسے قتل کر دوں آپ نے فرمایا۔ ''جی ہاں'' محمد بن مسلمہ نے کہا پھر آپ مجھے اجازت مرحمت فرمادیں کہ میں اسے کچھ تعریضی کلمات کہہ سکوں۔ رسول اللہﷺ نے اجازت مرحمت فرمادی محمد بن مسلمہ کعب بن اشرف کے پاس گئے اور کہا کہ محمدﷺ ہم سے صدقہ طلب کر رہے ہیں، انہوں نے ہمیں تنگ کر رکھا ہے میں تجھ سے مقرر میعاد پر سودا کرنا آیا ہوں۔ کعب بن اشرف نے کہا آپ لوگ محمد سے ضرور کبیدہ ہوں گے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا ہم نے ان کی اطاعت کی ہے لیکن اب چاہتے ہیں کہ چھوڑ دیں دیکھتے ہیں ان کی دعوت کا انجام کیا ہوتا ہے۔ ہم چاہتے کہ تو ایک یا دو وسق پر سودا ادھار دے۔ کعب بن اشرف نے کہا کہ دے دوں گا لیکن اس شرط پر کہ تم اپنی عورتیں میرے پاس رہن رکھ دو جوابا کہا گیا کہ عورتیں تمہارے پاس کس طرح رہن رکھی جا سکتی ہیں فتنہ کا ڈر ہے اس لئے کہ تو عربوں میں حسین شخص ہے۔ پھر کعب بن اشرف نے کہا کہ بیٹے رہن رکھ دو کہا گیا تو اگر انہیں گالی دے گا تو یہ چیز باعث عار ہو گی لیکن اگر تم قبول کر و تو ہم اسلحہ رہن رکھ سکتے ہیں اس طرح سودا مکمل کرنے کے لئے محمد بن مسلمہ نے کعب کو رات کے وقت بلا لیا۔ جب وہ قلعہ سے اتر کر ان کے پاس آیا تو محمد بن مسلمہ اور کعب کے رضاعی بھائی ابو نائلہ نے اسے ٹھکانے لگا دیا کعب بن اشرف کا قتل حضورﷺ کی گستاخی کی سزا تھی (تلخیص)''

گستاخ رسول کی سزا پر امام بخاری کی روایت کردہ ایک دوسری حدیث ملاحظہ ہو۔ اس حدیث کو حضرات براء بن عازب نے روایت کیا۔

''حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے (کچھ حضرات کو) جو انصار تھے ابو رافع یہودی کی طرف بھیجا

اللہ کی کتاب میں ایک سورت سورۂ لہب نام کی بھی اتری ہے جو ہمیں سکھاتی ہے کہ وہ رشتہ داریاں اور تعلق جن میں ایمان وعقیدہ نہ ہو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتے مردان خدا ہمیشہ منحرف، جبار اور سرکش لوگوں کی بدتمیزی کے خلاف برسرپیکار رہتے ہیں کیوں نہ وہ لوگ ان کے رشتہ دار ہی ہوں سورۂ لہب اعلان کرتی ہے اب لہب کے ہاتھ توڑ دئے گئے، کفر، گستاخی اور بدی دریا کی جھاگ کی طرح ابھرتے ہیں لیکن ان کا منطقی انجام قعر مذلت ہوتا ہے قرآن کریم کا یہ حصہ ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ گستاخوں کے ساتھ مداہنت برتنے کی تمام رسیاں کاٹ دی گئی، سورۂ لہب گستاخ رسول کے لئے ایک سنگین تعزیر بھی اور عشق رسولﷺ رکھنے والوں کیلئے درود و سلام کا ایک آہنگ بھی، آؤ سورۂ لہب پڑھ کر اس بات کا اظہار کریں کہ حضورﷺ کی بارگاہ میں کی جانے والے تمام گستاخیاں، بے باکیاں اور بدتمیزیاں قعر مذلت میں پھینک دی گئی ہیں۔

ان لوگوں کا قائد حضرت عبد اللہ بن عتیک کو بتایا یہ ابو رافع نبی علیہ السلام کو ایذا دیتا تھا اور آپ کے خلاف لوگوں کی مدد کیا کرتا تھا وہ سرزمین حجاز کے اپنے ایک قلعہ میں رہتا تھا، جب وہ گروہ قلعہ کے قریب گیا تو سورج غروب ہو چکا تھا اور لوگ اپنے ٹھکانوں پر واپس آ رہے تھے۔ اب عبداللہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم حضرات اپنی جگہ بیٹھ جاؤ میں چلتا ہوں دربان کو نرم کرنے کی کوشش کروں گا شاید میں اس طرح قلعہ میں داخل ہو جاؤں وہ آگے بڑھتے گئے یہاں تک کہ دروازے کے قریب پہنچ گئے پھر انہوں نے چادر لپیٹ لی گویا وہ رفع حاجت کر رہے ہیں۔ لوگ قلعے میں داخل ہو گئے دربان نے پکارا اے اللہ کے بندے! تو اندر داخل ہو کیونکہ میں دروازہ بند کرنا چاہتا ہوں۔ اب میں (عبداللہ بن عتیک) اندر چلا گیا، میں چھپ گیا جب سب لوگ اندر آ گئے تو اس (دربان) نے دروازہ بند کر دیا پھر اس نے چابیاں اندر ایک میخ پر لٹکا دیں وہ اپنے ایک بالا خانے میں تھا جب اس کے پاس سے قصہ گو چل گئے میں اب میں اوپر چڑھا میں جو دروازہ بھی کھولتا اندر سے اسے بند کر کے آگے بڑھتا تھا۔ تا کہ اگر لوگوں کو پتہ بھی چل جائے تو مجھ تک نہ پہنچ پائیں تا کہ میں اسے قتل کر سکوں میں اب اس تک پہنچ گیا وہ ایک تاریک گھر (کمرہ) میں اپنے اہل خانہ کے درمیان سو رہا تھا۔ مجھے پتہ چل رہا تھا کہ وہ حصے میں ہے، میں نے پکارا اے ابو رافع! اس نے کہا یہ کون ہے؟ میں آواز کی طرف لپکا اور اسے تلوار کی ایک ضرب لگائی مجھ پر دہشت طاری تھی یہ ضرب کافی نہیں تھی۔ وہ چلایا میں کمرے سے نکل گیا اور کچھ فاصلے پر رک گیا پھر اندر داخل ہو کر کہا اے ابو رافع یہ آواز کیا تھی وہ بولا تیری ماں مرے (اس نے اب اسے کوئی اپنا محافظ سمجھا ہو گا) ابھی ایک شخص نے کمرے میں مجھے تلوار ماری ہے، فرماتے ہیں میں نے اسے شدید زخمی بھری تلوار ماری مگر ہوتا حال مرا نہیں تھا پھر میں نے تلوار کا کنارا اس کے پیٹ میں اتار دیا تلوار پشت کی طرف سے نکل گئی مجھے یقین ہو گیا کہ وہ مر گیا ہے میں ایک دروازہ کھول کر باہر نکل گیا ایک سیڑھی سے اترا میں نے سمجھا کہ میں زمین پر پہنچ گیا ہوں مگر میں تو چاندنی رات میں گر چکا تھا میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے پگڑی سے اسے باندھ دیا پھر چل کر میں گیٹ پر آ کر بیٹھ گیا اور اپنے طور پر کہا کہ میں رات کو باہر نہیں نکلوں گا جب تک مجھے پتہ نہ چل جائے کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ جب (سحری) کو مرغ چلایا تو موت کی خبر دینے والا قلعے کی دیوار پر آیا اور کہا کہ میں اہل حجاز کے تاجر ابو رافع کی موت کی خبر دے رہا ہوں اب میں اپنے ساتھیوں کے گیا اور کہا نجات ہو گئی اللہ تعالیٰ نے ابو رافع کو مار دیا اب میں سید کل علیہ السلام کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا سارا واقعہ آپ کو سنایا آپ نے فرمایا پاؤں پھیلا دے میں نے اپنا پاؤں پھیلا دیا آپ نے اس پر (ہاتھ مبارک) پھیرا ایسا معلوم ہوا کہ اسے کبھی کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔''

عبداللہ بن انطل نبی کریمﷺ کی ہجو کرتا تھا اور اس کی دو لونڈیاں بھی حضور ے کی گستاخی کرتی تھیں فتح مکہ کے بعد جب وہ غلاف کعبہ میں چھپا ہوا تھا۔ رسول کریمﷺ نے فرمایا

اسے قتل کر دو کیوں نہ یہ کعبے کے پردے میں پناہ لئے ہو۔

ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ آپ کی گستاخی کیا کرتا تھا میں نے اسے قتل کر دیا یہ بات آپ پر گراں نہ گزری اور اس طرح اس کا خون ہدر رہا یہ روایت ابن قانع کی ہے۔

ہارون الرشید نے حضرت امام مالک سے مسئلہ پوچھا گستاخ رسول کی سزا کیا کوڑے سے مارنا کافی نہیں اس پر حضرت امام نے فرمایا:

اے امیر المومنین!

''گستاخ رسول گستاخی کے بعد زندہ رہے تو پھر امت کو زندہ رہنے کا حق نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کو فی الفور گرفتار کر کے قتل کر دیا جائے۔

ردالمحتار امام محمد بن سحون کی روایت ہے۔

''تمام علماء کا اس پر اجماع ہے حضور ﷺ کو گالی دینے والا آپ کی شان میں کمی کرنے والا کافر ہے اور تمام امت کے نزدیک وہ واجب القتل ہے۔ (ردالمحتار جلد سوئم صفحہ 400)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت محمد رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک امام جس کا نام عبداللہ بن نواحہ تھا قرآن کی آیات کا مذاق اڑایا اور مفاہیم کے ردوبدل سے یہ الفاظ کہے:

''قسم ہے آٹا پیسنے والی عورتوں کی جو اچھی طرح گوندھتی ہیں پھر روٹی پکاتی ہیں پھر ثرید بناتی ہیں پھر خوب لقمے لیتی ہیں'' اس پر حضرت نے اسے قتل کا حکم سنایا اور لمحہ بھر بھی تاخیر نہ فرمائی۔ (مصنف ابن شیبہ باب ارتداد)

حضرت عمر بن عبدالعزیز کے تاریخی الفاظ ملاحظہ ہوں:

''جو شخص حضور ﷺ کی بارگاہ میں گستاخی کرے اس کا خون حلال اور مباح ہے''

اس جملے کا صاف مطلب یہ ہے کہ اس کے لئے عدالتی کارروائی ہو تو فبہا ورنہ پورا معاشرہ سستی اور کوتاہی پر مجرم ہوگا۔ ان ہی خیالات کا اظہار بار ہا پنجاب ہائی کورٹ کے معزز جج میاں نذیر اختر فرما چکے ہیں۔

اب سنیے حضرت علی المرتضیٰ کے بارے میں آپ نے ایک موقع پر شاتمین دین ورسول کو قتل کرنے کے بعد جلا دینے کا حکم صادر فرمایا یہ روایت بھی بخاری کی ہے۔

''حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں میرے والد گرامی کہتے تھے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی نبی کو سب کرے اسے قتل کر دو اور جو کسی صحابی کو برا بھلا کہے اسے کوڑے مارو:

الاشباہ النظائر میں ہے:

''کافر اگر توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول کر لی جائے لیکن اس کافر کی توبہ قبول نہیں ہے جو نبی کریم ﷺ کے حضور گستاخیاں کرتا ہے''

نسائی شریف کی حدیث ہے کہ ایک شخص نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سب کیا آپ کے ایک عقیدت مند نے اجازت چاہی کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حق صرف حضرت محمد ﷺ کا ہے انہیں بکواس کرنے والے کو قتل کر دیا جائے (نسائی جلد دوم صفحہ 170)۔

ابن ماجہ نے روایت کیا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک مرتد کو قتل کی سزا دی اس پر فتح القدیر کا مولف لکھتا ہے کہ جو شخص حضور ﷺ کے خلاف غلیظ زبان استعمال کرے اس کی گردن اڑا دی جائے (ابن ماجہ جلد ۲، صفحہ ۱۸۲، بحوالہ طبرانی)

محدث عبدالرزاق روایت فرماتے ہیں:

''خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کچھ مرتدوں کو آگ میں جلا دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ نے خالد رضی اللہ عنہ کھلا چھوڑ دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اللہ کی تلوار کو نیام میں نہیں ڈال سکتا'' (مصنف جلد پنجم، حدیث ۹۴۱۲)

سنن ابی داؤد کی حدیث ہے

حضرت عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ یہ بات ہمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتائی ایک اندھے کی ام ولد تھی وہ حضور ﷺ کو گالیاں بکتی تھی اور اسلام کے خلاف اعتراض کرتی تھی وہ نابینا شخص اس کو روکتا لیکن وہ باز نہ آتی۔ ڈانٹ ڈپٹ کے باوجود وہ اپنے ہفوات سے باز نہ آئی ایک رات وہ حضور ﷺ کو سب وشتم کرنے لگی تو نابینا صحابہ اٹھا اور خنجر لیا اس کے پیٹ میں اتار دیا اور اس عورت کو قتل کر دیا۔ صبح صبح یہ واقعہ رحمت عالم کو سنایا گیا آپ ﷺ فرمانے لگے جس آدمی نے ایسا کیا اس پر میرا حق ہے وہ کھڑا ہو جائے وہ شخص لڑکھڑاتے ہوئے آگے بڑھا اور حضور ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا اور تسلیم کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں اس عورت کا قاتل ہوں یہ آپ کو گالیاں دیا کرتی تھی اور اسلام پر اعتراض کیا کرتی تھی پس میں نے گزشتہ رات خنجر سے اسے قتل کر دیا حالانکہ میرے اس سے موتیوں جیسے دو بیٹے تھے'' حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: سنو! سنو! تم سب گواہ ہو کہ اس کا خون هدر ہے''

اس حدیث میں غور وفکر کے لئے کافی مواد موجود ہے کہ اس عاشق رسول ﷺ نے ماورائے عدالت اس عورت کو قتل کیا لیکن حضور ﷺ نے اس کے خون کو هدر قرار دیا۔

حضور انور ﷺ مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو شہر نور میں ایک بوڑھا جس کی عمر ایک سو چوبیس سال تھی اور نام کا ابو عفک تھا انتہائی دشمنی کا اظہار کیا لوگوں کو وہ حضور ﷺ کے خلاف بھڑکاتا، نظمیں لکھتا، جن میں اپنی بدباطنی کا اظہار کرتا، جب حارث بن سوید کو موت کی سزا سنائی گئی تو اس ملعون نے ایک نظم لکھی جس میں حضور ﷺ کو گالیاں بکیں۔ حضور ﷺ نے جب اس کی گستاخیاں سنیں تو فرمایا:

''تم میں سے کون ہے جو اس غلیظ اور بدکردار آدمی کو ختم کر دے''

سالم بن عمیر نے اپنی خدمات پیش کیں وہ ابو عفک کے پاس گیا دراں حالیکہ وہ سو رہا تھا سالم نے اس کے جگر میں تلوار زور سے گھونپ دی ابو عفک چیخا اور آنجہانی ہو گیا۔ (سیر ابن ہشام، جلد دوم، ص 868)۔

حویرث بن نقیض رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیا کرتا تھا ایک بار حضرت عباس مکہ سے مدینہ جا رہے تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا مدینہ جانے کے لئے ان کے ساتھ نکلیں۔ ظالم حویرث نے سوار کو اس طرح ایڑھ لگائی کہ دونوں شہزادیاں سواری سے گر گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے موت کی سزا سنائی۔ فتح مکہ کے موقع پر حویرث نے خود کو ایک مکان میں بند کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے تلاش کر لیا اور اپنے آقا ﷺ کے حکم پر قتل کر دیا۔

بخاری شریف کی روایت ہے معاویہ بن مغیرہ نامی

جنازے مسلمانوں کے پڑھے جاتے ہیں،

جنازے اللہ کو ماننے والوں کے پڑھے جاتے ہیں،

جنازے رسول معظم کو رسول جان کر ان کی عزت کرنے والوں کے پڑھے جاتے ہیں۔

جنازے اسلام پر دل وجان سے یقین رکھنے والوں کے پڑھے جاتے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ایک گستاخ کو رسول اللہ ﷺ نے گرفتار کروالیا اور فرمایا:
''ایک سچا مسلمان ایک ہی سانپ سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا اے معاویہ بن مغیرہ! تم اب کسی صورت میں بھی واپس نہیں جاسکتے، پھر فرمایا: اے زبیر! اے عاصم اس کا سر قلم کردو''۔
فتاویٰ بزازیہ میں ہے اور یہ حنفی فقہ کی معروف کتاب ہے۔

حضور ﷺ کے گستاخ کی سزا یہی ہے کہ وہ واجب القتل ہے۔ اس کی توبہ قبول نہیں چاروں مسالک یہی ہیں۔ علامہ زین الدین ابن نجیم البحر الرائق میں ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کو سب وشتم کرنے والے کی سزا قتل ہے اسکی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ علامہ خطابی فرماتے ہیں امت اس بات پر مجتمع ہے کہ

پاکستان ایک آزاد مملکت ہے۔ اس کے آئین میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کی بات کی گئی ہے۔ یہ آزاد ریاست آئینی قدروں کے سائے میں پرسکون آگے بڑھ رہی تھی کہ ایک شیری رحمٰن نامی عورت نے 295-c کے خلاف ترمیمی بل پیش کر کے معاشرتی پرامن اور پرسکون فضا کو درہم برہم کردیا۔

جب کوئی شخص حضور ﷺ یا انبیاء میں سے کسی بھی نبی کی توہین کرے اس کی شرعی سزا قتل ہے۔ اور اس کی توبہ یقیناً قبول نہیں ہوگی، فتاویٰ قاضی خان میں ہے کہ حضور ﷺ کے ساتھ منسوب کسی چیز میں عیب نکالنے والا شخص کافر اور واجب القتل ہو گا۔ جیسے کسی شخص نے حضور ﷺ کے بال مبارک کے بارے میں تصغیر کا صیغہ استعمال کر کے تنقیص کی۔

علامہ جصاص رازی لکھتے ہیں

''مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہیں کہ اپنے آپ کو مسلمان کہنے والا جو شخص حضور ﷺ کی ذات پاک کے خلاف بے ادبی کی جسارت کرے وہ مرتد ہے اور قتل کا مستحق ہے۔ (احکام القرآن)

عالمگیری میں ہے کہ جو شخص کہے حضور ﷺ کہ چادر یا بٹن میلا کچیلا ہے اور اس سے مقصود عیب لگانا ہو اس شخص کو قتل کر دیا جائے گا۔ علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں اگر کسی شخص نے کسی شخص کے علم کو حضور ﷺ کے علم سے زیادہ جانا اس نے توہین کی اس لئے وہ واجب القتل ٹھہرا۔

قاضی عیاض فرماتے ہیں:

''یمن کے گورنر مہاجر بن امیہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی وہاں ایک عورت مرتد ہو گئی اس نے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی والا گیت گایا گورنر نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا اور سامنے والے دو دانت توڑ دیئے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو آپ نے فرمایا اگر تو فیصلہ کر کے عمل نہ کرا چکا ہوتا تو میں اس عورت کے قتل کرنے کا حکم صادر کرتا اس لئے کہ نبیوں کے گستاخ قابل معافی نہیں ہوتے'' (شفاء جلد دوم 222)۔

کسی بھی نبی کی بے ادبی کفر ہے اور شاتم واجب القتل ہے میں نہیں جانتا کہ اس حقیقت سے کسی نے انکار کیا ہو۔

مبسوط میں امام سرخسی فرماتے ہیں کہ نبیوں کو گالی دینے والے کو قتل کیا جائے گا اس سے توبہ کا مطالبہ نہیں ہوگا۔

امام سیوطیؒ نے الخصائص الکبریٰ میں سفیان ہذلی کے بارے میں یہ روایت لکھی ہے کہ حضور ﷺ نے اس گستاخ کی نشاندہی خود فرمائی اور کہا کہ اس وقت وہ وادی نخلہ یا وادی عرنہ میں ہے۔ تم جاؤ اور اسے قتل کرو رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن انیس کو اپنا عصا مبارک بطور انعام عطا فرمایا۔ (خصائص الکبریٰ: سیوطی۔ جلد اول صفحہ 325)

حضور ﷺ نے اپنے ایک گستاخ کو قتل کرنے والے کو یہ انعام عطا فرمایا تمہیں کوئی فتنہ ضرر نہیں دے سکے گا۔ بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا حضور ﷺ کے خلاف بکنے والے کی سزا یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کا فیصلہ قبول نہ کرنے والے منافق کی گردن اڑادی۔

نصوص قرآن اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں قاضی عیاض شفا شریف میں لکھتے ہیں۔ وہ سب لوگ جو نبی ﷺ کی گستاخی کریں، سب وشتم کریں، عیب لگائیں یا آپ کی پاک ذات مبارک، آپ کے دین یا آپ کی کسی عادت میں نقص نکالیں، تعریض کریں، یا بطور سب آپ کو کسی سے تشبیہ دیں، شان میں کمی کریں یا آپ کی ذات اقدس میں اعتراض کریں یہ سب باتیں سب وشتم ہیں ان کے مرتکب کو قتل کیا جائے گا (شفا شریف جلد دوم ص 217)۔

ابن حاتم طلیطلی اندلسی نے ایک مناظرہ میں از راہ استحقار حضور ﷺ کی علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا سسر کہہ کر آپ کے زہد کو احتیاج کی بناء پر مجبور قرار دیا تو اندلس کے تمام فقہاء نے اسے سولی پر لٹکانے کی سزا کا فتویٰ دیا۔

جسٹس میاں نذیر اختر اپنے ایک مقالے میں گراں قدر خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''مسلمہ قانون ہے کہ توہین رسالت کی سزا موت ہے۔ عہد نبوی اور دور صحابہ میں بہت سے مجرموں کو اس جرم میں سزا دی گئی۔ برطانوی اور مغلیہ دور میں بھی توہین رسالت کے مرتکب افراد کو موت کی سزا دی گئی اور کبھی حکومتی سطح پر قانون پر عمل نہ ہوسکا تو مسلمان غازی علم دین کی پیروی کرتے ہوئے خود ہی توہین رسالت کے مرتکب افراد کو سزا دیتے رہے گویا اس قانون پر امت متفق ہے اس میں کوئی ابہام نہیں ہے'' (تقریر ایوان اقبال وسٹی سکیر ٹریٹ)

جسٹس میاں نذیر اختر کے یہ الفاظ مزید غور وفکر کا تقاضا کرتے ہیں۔

یہ قانون چودہ صدیوں سے مسلمانوں کے قلوب پر نقش ہے اگر سزا ختم کی گئی تو فرق یہ پڑے گا کہ غازی علم دین کی طرح عشاق سزائے خود نافذ کرلیں گے۔

سرکار کی عظمت ہے ہمیں سب سے مقدم
پیغام یہ کفار کو سب مل کے سنائیں
جو کوئی بھی مجرم ہے توہین رسالت کا
عبرت کی اسے تصویر بنائیں
زندہ ہیں ابھی عالم اسلام کی مائیں

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک موقع پر کسی نے سوال کیا کہ حضور ﷺ کی طرف ایک مقرر نے تکبیر کی نسبت کی اس پر آپ نے جواب دیا یہ صریح کفر ہے۔ ایسے شخص کا ایمان جاتا رہا اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی۔ مسلمانوں کا اس سے سلام کلام حرام، اس کے پاس بیٹھنا حرام، بیمار پڑے تو اسے پوچھنا حرام، مر جائے تو اس کے جنازے پر جانا حرام، اسے غسل وکفن دینا حرام، مرنے کے بعد اسے کوئی ثواب پہنچانا حرام بلکہ اسے کفر پر مطلع ہو کر جو اسے مسلمان سمجھتا رہا اور اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا معاملہ کرے بلکہ اس کے کفر میں شک بھی کرے تو وہ کافر ہو جائے گا (فتاویٰ رضویہ جلد 14 صفحہ 646)

تاریخ بغداد میں یہ روایت موجود ہے:

حضور ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ کو گالی مت دو اس لئے کہ آخر زماں ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو میرے صحابہ کو گالی دے گی اگر وہ بیمار ہو جائیں تو بیماری پرسی نہ کرنا اور اگر وہ مر

جائیں تو ان پر نماز جنازہ نہ پڑھنا۔ ان سے نکاح کے رشتے نہ قائم کرنا، انہیں وراثت میں حصہ نہ دینا اور انہیں سلام بھی نہ دینا اور اس کے لئے دعائے رحمت بھی نہ کرنا۔ (تاریخ بغداد جلد 8 صفحہ 139)

اس حدیث سے حضور ﷺ کی توہین کرنے والے کے لئے نرم دل رکھنے والے کا حکم آپ خود معلوم کر سکتے ہیں۔ اب میں چاہوں گا کہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295-C کی طرف آؤں لیکن قبل اس کے کہ اس پر تشریحاتی گفتگو کی جائے اور اس پر دی گئی آئینی توضیح ملاحظہ ہو۔

The following is the text of 295C PPC which provides for the death penalty or life imprisonment for blasphemy. In 1992, by order of the Federal Shariat Court, 295-C PPC was amended to make death the only possible penalty for blasphemy. The National Assembly did not amend the PPC or appeal the decision of the Court in the time allowed by the decision. By order of the Court, failure to amend or appeal the decision in the alloted time resulted in the allowance for life imprisonment to be deemed struck. While the wording has not changed, death is now the mandatory penalty.

"مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295-C توہین رسالت پر عمر قید یا سزائے موت دیتی ہے 1992ء میں وفاقی شرعی عدالت کے حکم کے ذریعے 295-C میں توہین رسالت کی سزائے طور پر صرف موت ہی کو ممکنہ سزا بنانے کی ترمیم کر دی گئی قومی اسمبلی نے عدالت کی جانب سے مقررہ معیاد میں نہ تو قانون میں ترمیم کی اور نہ ہی عدالتی فیصلے کے خلاف اپیل کی گئی عدالتی حکم کے مطابق دیئے گئے وقت میں ترمیم یا اپیل نہ کرنے کی صورت میں نتیجتاً عمر قید کی سزا خود بخود کالعدم متصور ہوگی باوجود یہ کہ عبارت میں تبدیلی نہیں کی گئی اب موت ہی لازمی سزا ہے۔ (مجموعہ تعزیرات پاکستان توضیحی نوٹ 295-C)

آئین پاکستان کی یہ شق ملاحظہ کرنے کے بعد یہ

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی سے ایک موقع پر کسی نے سوال کیا کہ حضور ﷺ کی طرف ایک مقرر نے تکبر کی نسبت کی اس پر آپ نے جواب دیا یہ صریح کفر ہے۔ ایسے شخص کا ایمان جاتا رہا اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی۔ مسلمانوں کا اس سے سلام کلام حرام، اس کے پاس بیٹھنا حرام، بیمار پڑے تو اسے پوچھنا حرام، مرجائے تو اس کے جنازے پر جانا حرام، اسے غسل و کفن دینا حرام، مرنے کے بعد اسے کوئی ثواب پہنچانا حرام بلکہ اس کے کفر پر مطلع ہو کر جو اسے مسلمان سمجھتا رہا اور اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا معاملہ کرے بلکہ اس کے کفر میں شک بھی کرے تو ہو کافر ہو جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 14 صفحہ 646)

حقیقت اظہر من الشمس ہوگئی کہ یہ قانون انسانی ذہن کی پیداوار نہیں اور یہ خیرات میں بھی نہیں دیا گیا۔ اس قانون کے عقب میں اسلامی تحریکات کے اربوں جذبے، قربانیاں اور شہادتیں موجود ہیں جن کے نتیجے میں قرآن و سنت کا نفوذ شرعی عدالت کے ذریعے عمل میں آیا ہے اور آئینی سطح پر اس کی توثیق کی گئی اب یہ بات بخوبی سمجھ لینی چاہیے کہ توہین رسالت کی سزا قتل صرف آئین پاکستان کی تجویز نہیں بلکہ یہ کتاب و سنت کا سپریم لاء جس کا انکار کفر ہے اسے کالا قانون کہنا رسالت مآب ﷺ کی توہین ہے اسے دقیانوسیت سے تعبیر کرنا جہالت ہے اسے بدلنے کی کوشش احکام رسالت سے بغاوت اور اسے غیر موزوں، غیر صحیح اور نامناسب کہنا مغرب پرستی ہے وہ شخص جو خواہ مخواہ اس میں کیڑے نکالے گا وہ ریاست کا دشمن اور شرعی عدالت کی توہین کا مجرم ٹھہرے گا اس پر دینی حلقے اگر جذباتی ہیں تو وہ 295-C کے الفاظ کے لئے نہیں، قرآن و حدیث کے سینکڑوں شواہد پر جان چھڑکنے کے لئے تیار ہیں۔ اور یہ باتیں اگر کسی کو پسند نہیں تو اس کا کیا کیا جا سکتا ہے۔

یہ بات درست ہے کہ سوچنا، سمجھنا اور فیصلہ کرنا انسان کا حق ہے مگر سچائی کو قبول کرنا اس کا فرض ہے۔ مغربی استعمار کی سوچوں کا رخ اپنا ہے لیکن مسلمان اپنی مدنی سوچوں اور افکار کو کسی کی غلامی کی بھینٹ نہیں چڑھا سکتے اور یہ بھی صحیح ہے کہ انسان کو صیاد نہیں ہونا چاہیے جو جان و جسم، مال و اسباب اور انسانی وقار کو خواہشات کو نشانہ بنائے لیکن وقار و احترام کے محور انبیاء اور مرسلین کی عزت اور ناموس کو نشانہ بنانے کی وحشت کی اجازت بھی نہیں دی جا سکتی۔ روشن خیالات کے نام پر انسانی زندگی کے سمندر میں حضور ﷺ ہی نہیں تمام انبیاء کے ناموس کو مقدس

جانے والی چھوٹی مچھلیاں بڑے وحشی ناگوں کی خوراک نہیں بن سکتیں۔

پروفیسر لاسکی کا کہنا ہے آزادی اس فضا کا نام جسے حقوق پیدا کرتے ہیں۔ اس حوالے سے ممالک کے اندر دو قسم کے قوانین اس وقت رائج ہیں "پبلک لاء" جس کی پابندی سے طاقتور عناصر فرد کی آزادی میں مداخلت سے باز رہتے ہیں دوسرا "پرائیویٹ لاء" جس کی رو سے ریاست کے باشندے ایک دوسرے کی آزادی میں مداخلت نہیں کرتے اسلامی ریاست کا قانونی مزاج یہی ہے لیکن اسلام اٹل قانون ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور حضور ﷺ کی ذات پر بحث نہیں کی جا سکتی اللہ تعالیٰ کا منزہ عن العیوب ہونا اور حضور ﷺ نہ صرف آپ بلکہ تمام انبیاء معصوم عن الخطاء ہونا تسلیم کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی نقص و عیب کی طرف بڑھے تو اس کا یہ اقدام اس کے اسلام کی چادر کو پھاڑ دیتا ہے۔ اگر کسی معاشرے میں کوئی شخص حضور ﷺ کی توہین کرتا ہے تو پورا معاشرا ایک دوراہے پر کھڑا ہوتا ہے یا وہ اسلام، اسلام کی اعلیٰ قدار، روشن تاریخ، فقہاء کے عدالتی فیصلے، عصمت انبیاء اور اپنے ایمان کے ساتھ چلنا اختیار کرے یا وہ اپنے اسلام سے دستکش ہو جائے دوسری صورت ناممکن، قطعی مشکل، از بس دشوار ہے یہ ہے وہ وجہ کہ اسلامی معاشرے میں گستاخ رسول، رسول کے دامن پر حملہ کر کے عزت نہیں پا سکتا اس گھناؤنے فعل کے ارتکاب کے بعد اس کا جنازہ پڑھنا، اس سے تعلق رکھنا چہ معنی دارد، گل سڑ جانے والا عضو بدن بھی جسم سے جدا کر دینا ناگزیر ہوتا ہے۔

مغربی کے روشن خیال لوگوں کی خدمت میں بھی ہم گزارش کریں گے کہ وہ توریت اور انجیل ہی کا مطالعہ کر لیں۔ کتاب مقدس ص 198 احبار باب 24 آیت 10 تا 17 میں لکھا

ہے:

''یہ واقعہ ہے کہ دبری کی بیٹی سلومیت کے بیٹے نے پاک نام پر کفر بکا اور لعنت کی اسے حوالات میں ڈال دیا گیا تا کہ اللہ فیصلہ فرمائے اب موسیٰ کی طرف سے حکم ملا اس لعنت کرنے والے کو لشکر گاہ کے باہر نکال کر لے جانے اور جتنوں نے اسے لعنت کرتے سنا وہ سب اپنے اپنے ہاتھ اس کے سر پر رکھیں اور ساری جماعت اسے سنگسار کر دے''۔

سلاطین باب اکیس میں ہے:

''اللہ اور بادشاہ کی توہین کرنے والے کی سزا سزائے موت ہے۔ دو شریر آدمیوں کو اس مجرم کے سامنے کر وہ اس کے خلاف گواہی دیں تو نے خدا پر اور بادشاہ پر لعنت کی ہے پھر اسے باہر لے جا کر سنگسار کرو تا کہ وہ مر جائے''

بات دراصل یہ ہے کہ کسی جرم پر مجرم کو سزا دینا اس لئے ضروری سمجھا جاتا ہے کہ یہ عمل اس شخص کی سوزش قلبی کا علاج ہو جس پر جرم کے ارتکاب سے زیادتی کی گئی ہے۔ جدید قوانین نے بھی اپنی توجہ اس طرف پھیری ہے کہ وہ جرم جو اجتماعی ناموس کو مجروح کرنے والے ہوں ان کی سزا کڑی رکھی جائے تا کہ معاشرتی بگاڑ کا کلیہ ازالہ ہو جائے۔ وہ شخص جو توہین رسالت کرتا ہے وہ دراصل رسول کو ماننے والے ہر غلام رسول کے گھر میں داخل ہو کر گویا ڈکیتی کا ارتکاب کرتا ہے۔ وہ مفسد فی الارض ہوتا ہے اور یقیناً اس کی سزا قتل ہوتی ہے۔

پاکستان ایک آزاد مملکت ہے۔ اس کے آئین میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کی بات کی گئی ہے۔ یہ آزاد ریاست آئینی قدروں کے سائے میں پرسکون آگے بڑھ رہی تھی کہ ایک شیری رحمٰن نامی عورت نے 295-c کے خلاف ترمیمی بل پیش کر کے معاشرتی پرامن اور پرسکون فضا کو درہم برہم کر دیا۔ بحیثیت رکن اسمبلی ان کو اندازہ کرنا چاہیے تھا کہ ملک میں بسنے والے کروڑوں لوگ جس ہستی پر ایمان رکھتے ہیں اور انہیں آزاد شہری کی حیثیت سے تمام حقوق حاصل ہیں ان کے دل پر کیا گزری ہوگی۔ جلتی پر تیل سلمان تاثیر نامی ایک شخص کا سیاہ کردار ثابت ہوا۔ عدالت میں حضور ﷺ کی توہین کرنے والی آسیہ نامی عورت کو آزادی دلوانے کے لئے تاثیر نے جس سیاہ کرتوت کا ارتکاب کیا۔ اپنی بیٹی اور بیوی کی معیت میں پاکستان کا عدالتی سسٹم تباہ کر کے ایک گستاخ رسول کا محسن بنا۔ نہ صرف محسن بنا بلکہ توہین رسالت کے قانون کو کالا قانون قرار دیا اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اپنی موت سے تین چار دن پہلے جو انٹرویو دیا اس میں اصرار، ڈھٹائی اور ضد کے ساتھ ایک بار پھر توہین رسالت پر تاریخی اعتبار سے جو فیصلے کتاب وسنت کی روشنی میں ہوئے اور مجرموں کو سزائے موت سنائی گئی انکا مذاق اڑایا۔ شرعی عدالت کے فیصلے کو ناموزوں، غیر صحیح اور کالا قرار دیا۔ اس پر حملہ کر کے قتل کرنے والے ملک ممتاز حسین قادری کا بیان ہے کہ صرف اتنا ہی نہیں یہ شخص اپنی عمومی زندگی میں بھی اسلام کا مذاق اڑاتا رہتا تھا۔ اسلام کا ایک عام طالب علم اگر تھوڑی دیر کے لئے سلمان تاثیر کی گورنری کا غلاف اتار دے اور غور وفکر کرے تو بات واضح کرنے کے لئے میں اسے کربلا لے جاؤں گا۔ اور اس ماحول میں انسانی ضمیر سے فتویٰ لینا چاہوں گا کہ ایسا شخص ہو جس نے ہندو عورت کے پیٹ میں بچے پیدا کئے ہوں۔ اس کا لخت جگر لکھتا ہو کہ میرا ابا سور کا گوشت حلال سمجھ کر کھاتا ہے۔ اور اس کی بیٹی کہتی ہو کہ میرا والد نہ صرف یہ کہ ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم چاہتا تھا بلکہ وہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیے جانے والی قانون کی شق کا بھی مخالف تھا۔ اور وہ شراب بھی جائز سمجھ کر پیتا ہو اور دھت رہتا ہو۔ اور اسے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہنے میں شرم محسوس نہ ہوتی ہو۔ اور وہ مسلمان کا نکاح مشرکہ عورت سے جائز سمجھتا ہو اور نہ صرف جائز سمجھتا ہوں بلکہ اس نے تجربہ عملی طور پر نبھایا ہو وہ توہین رسالت کے جرم پر قتل کی سزا دینے کے شرعی قوانین کو کالا اور سیاہ قرار دیتا ہو نہ صرف یہ بلکہ ایک مجرمہ شاتمہ بدکردار عورت کو رہائی دلوانے کی اپنی سی کوشش بھی کی ہو۔ اب میں پوچھنا چاہوں گا کہ آپ اگر کربلا میں حسین کے پرچم تلے کھڑے ہو جائیں تو لگے گا یہ ساری صفات رکھنے والے یزیدی ہو سکتا ہے۔ سلمان تاثیر کے بارے میں جو کچھ اس کے بیٹے نے لکھا اور جو کچھ انہوں نے خود بیان کیا وہ کافی ہے۔ ایسے عالم میں یہ کیسے ممکن تھا کہ پاکستان میں یزیدی کی شناخت غیر ممکن رہتی۔

میرا خیال ہے کہ علماء اہلسنت کا فتویٰ پورے تدبر تاریخی مطالعہ عمیق تجزیے اور آئینی دائرے میں رہ کر دیا گیا ہے۔ کیا یہ جاتا ہے کہ علماء اہلسنت کو سلمان تاثیر کے خلاف فتویٰ دینے کی بجائے 295-C کے تحت مقدمہ درج کروانا چاہیے تھا۔ یہ مشکل اپنی جگہ کہ کسی منصب پر فائز شخصیت کے خلاف مقدمہ دائر کرنا پاکستان میں کتنا مشکل اور کتنے مالی وسائل کا تقاضا کرتا ہے لیکن چلئے اس کو تھوڑی دیگر کے لئے کوتاہی سمجھ لیا جائے تو بھی سپریم کورٹ جو اللہ کے فضل سے اتنی زیرک اور چابکدست ہے کہ اشیائے خورد ونوش کے نرخ میں اضافہ ہو جائے تو سوموٹو ایکشن لے لیتی ہے تعجب ہے کہ گستاخ رسول ﷺ کے صریح اقدامات کے باوجود نہ عدالت نے سوموٹو ایکشن لیا اور نہ ہی وزارت قانون نے خود مقدمہ درج کروایا۔ حالانکہ آئینی دفعات کے تحفظ کی ذمہ داری تو حکومت کی ہوتی ہے۔ اگر یہ ضروری ہے کہ فتویٰ دینے والے، مسجدوں میں جلسے کرنے والے، سڑکوں پر ریلیاں نکالنے والے لاکھوں کو شامل تفتیش کیا جائے تو کیا یہ ضروری نہیں کہ صدر، وزیر اعظم، شیری رحمٰن، وزارتوں، اسمبلیوں اور عدالتوں میں بیٹھے ہوئے تمام افراد شامل تفتیش کر لئے جائیں کہ گستاخ گورنر چو اس پر تھوڑی دیر کے لیے تسلیم کر لیتے ہیں کہ گستاخی کا محض الزام تھا مقدمہ قائم کرنے میں کیوں سستی کی گئی۔ جہاں تک ممتاز حسین قادری ہماری کا تعلق ہے اس کے ساتھ ہمارے تعلق کی بنیاد محض دین اسلام کا رشتہ ہے۔ دنیوی اعتبار سے تو ممتاز حسین قادری ہماری نسبت گورنر سے زیادہ قریب تھا۔ جیسے روشنی کو مٹھی میں بند نہیں کیا جا سکتا ایمان کو زنجیریں نہیں پہنائی جا سکتیں۔ ممتاز حسین قادری نے جو کچھ کیا اس پر ہم اگر جذباتی نہ بھی ہوں تو رحمان ملک نے جو کہا کہ میرے سامنے بھی اگر کوئی حضور ﷺ کی گستاخی کرے میں بھی اسے گولی مار دوں گا۔ تو جناب! رحمان ملک صاحب کا تو ممتاز حسین قادری سے کوئی تعلق نہیں۔ کچہریوں میں ممتاز حسین قادری کو چومنے والے سینکڑوں وکلاء، علماء اہلسنت کے فتوے پر تو اسے چوم نہیں رہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ جس ملک میں قانون کو ویران کرنے کی کوشش کی جائے۔ قادری جیسے لوگ خود بخود مختلف اقدامات کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

باقی رہا نماز جنازہ پڑھنا اس معاملے میں جذباتی ہونی کی ضرورت نہیں

جنازے مسلمانوں کے پڑھے جاتے ہیں
جنازے اللہ کو ماننے والوں کے پڑھے جاتے ہیں
جنازے رسول معظم کو رسول جان کر
ان کی عزت کرنے والوں کے پڑھے جاتے ہیں
جنازے اسلام پر دل وجان سے
یقین رکھنے والوں کے پڑھے جاتے ہیں۔
بلا شبہ گناہ گار لوگوں کو بھی جنازے کے بغیر
پھینک نہیں دیا جاتا لیکن وہ اپنی سرکشیوں
پر ڈٹے نہیں اللہ توبہ کرتے رہتے ہیں
نماز جنازہ تو دعا ہے، مومن کا اعزاز ہے
مسلمان کے لئے تقریب وداع ہے جس میں اللہ کی کبریائی
کا اظہار ہوتا ہے اور امام کے سامنے پڑی مسلمان
کی میت کی آرزو ہوتی ہے کہ مسلمان اسے دعائے
مغفرت سے الوداع کرتے ہیں۔

جنازے کی نماز میں حضور ﷺ پر درود وسلام پڑھا جاتا ہے درود وسلام تو عاشقوں کا وظیفہ محبت ہے قرآن حکیم میں درود والی آیات کے بعد معا بعد حضور ﷺ کو دکھ دینے والوں کو لعنتی کہا گیا ہے

WWW.NAFSEISLAM.COM

سو اصحاب لعنت پر نماز جنازہ
کی خوشبوئیں کیسے چھڑکی جاسکتی ہیں۔اے کاش جتنے
سلمان تاثیر کے چاہنے والے ان کی نماز جنازہ کے لیے
تڑپ رہے ہیں وہ خود بھی اس وقت کو یاد رکھ لیتے
تاثیر نے تو پنجاب یونیورسٹی میں توہین رسالت کے
قانون پر اظہار ضد کرتے ہوئے
ایک طالب علم جس نے آیت پڑھی تھی
انا کفیناک المستھزئین
''مذاق کرنے والوں کے لئے ہم کافی ہیں''
بڑے تکبر سے کہہ دیا تھا کہ میں مانتا ہوں
وہی کافی ہے ہمیں قانون توہین بنانے کی کیا ضرورت ہے
پھر اللہ نے تاثیر صاحب کو بتا دیا کہ وہ کافی ہے

پھر بات ضروری سمجھتا ہوں کہ علماء کو منظور ہو گا عدالت ممتاز حسین قادری کو بنل آؤٹ کر کے سلیمان تاثیر کے گستاخانہ لفظوں کا جائزے لے کر وہ توہین رسالت بنتی ہے یا نہیں۔اگر سلیمان تاثیر مجرم ثابت ہو جائے تو جنہوں نے نماز جنازہ پڑھی ۔وہ سب توبہ کریں کہ گستاخ رسول کے ہاتھ یہ عقیدت کیسی؟اور یہ بھی کہ ممتاز حسین قادری کو بری کر دیا جائے یقیناً عدالتوں کے جج جانتے ہیں کہ حضور ﷺ کی پسند کدو کے مقابلے میں کدو کو پسند نہ کرنے والے امام ابو یوسف نے کافر اور مرتد قرار دیا تھا۔علماء اہل سنت کے نزدیک سلمان تاثیر کا مجرم ہونا بھی مسلمہ ہے۔

یہ بھی کہہ دوں کہ فتویٰ تلوار نہیں ،لڑائی نہیں ، جھگڑا نہیں کسی کی حقوق تلفی نہیں یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے صادر ہونے والے احکام اور ہدایات کی ترسیل کا دوسرا نام ہے۔فتویٰ نسل انسانی کو الوہی ہدایات کے معاملے میں احتیاط سکھانے کا منہاج قویم ہے ۔فتویٰ کتاب وسنت کو معیار زندگی قرار دینے کی جرات ہے ۔صاحب فتویٰ دراصل عظمتوں کے ہمالہ پر فائز ہوتا ہے اس کے لئے مشکل ہوتا ہے کہ وہ رسول ﷺ کے مقام محمود کو چھوڑ کر قعر ذلت میں جا گرے ۔فتویٰ چھری نہیں ،چاقو نہیں ، بندوق نہیں ،اور دھماکہ خیز مواد بھی نہیں لیکن علم ودانش اور عقل وبصیرت روایت ودرایت اور آیات واحادیث کے تاریخی ریکارڈ کے ساتھ حق وحقیقت سے ملحق رہنے کا نام فتویٰ ہے ۔جماعت اہل سنت پاکستان کے پانچ سو مفتیان کرام صرف عدد بیانی ہے وگرنہ ہزاروں آئمہ اور مفتیان متین رسول کریم ﷺ کے گستاخ کے بارے میں نرمی کا سوچ بھی نہیں سکتے رہ گئے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے بلبلے تو ان سب کا معاملہ ہم اللہ پر چھوڑتے ہیں اور قارئین کو رسول کریم ﷺ کے ناموس کے معاملے میں اللہ یاد کرانے کے لئے قرآن کریم کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

اللہ کی کتاب میں ایک سورت سورۂ لہب نام کی بھی اتری ہے جو ہمیں سکھاتی ہے کہ وہ رشتہ داریاں اور تعلق جن میں ایمان وعقیدہ نہ ہو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتے مردان خدا ہمیشہ منحرف ، جبار اور سرکش لوگوں کی بدتمیزی کے خلاف برسر پیکار رہتے ہیں کیوں نہ وہ لوگ ان کے رشتہ دار ہی ہوں سورۂ لہب اعلان کرتی ہے ابو لہب کے ہاتھ توڑ دیے گئے ،کفر، گستاخی اور بدی دریا کی جھاگ کی طرح ابھرتے ہیں لیکن ان کا منطقی انجام قعر مذلت ہوتا ہے قرآن کریم کا یہ حصہ ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ گستاخوں کے ساتھ مداہنت برتنے کی تمام رسیاں کاٹ دی گئی ،سورۂ لہب گستاخ رسول کے لئے ایک سنگین تعزیر بھی اور عشق رسول ﷺ رکھنے والوں کیلئے درود وسلام کا ایک آہنگ بھی ، آؤ سورۂ لہب پڑھ کر اس بات کا اظہار کریں کہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں کی جانے والے تمام گستاخیاں ، بے باکیاں اور بدتمیزیاں قعر مذلت میں بیخ دی گئی ہیں۔اب ہم قرآن مجید کا یہ اعلام سمع واطاعت کے جذبے سے سنتے ہیں کیوں نہ کوئی ملت فروش ، چشمہ پوش اور شیدائے ناؤنوش اسکو برا جانے۔

''ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائے اور وہ ہلاک ہو ہی گیا۔اسے اس کا مال جو کچھ کام نہ آیا اور نہ ہی وہ جو اس نے کمایا وہ جلد ہی اس آگ میں جا ملے گا جس کے شعلے بھڑک رہے ہیں اور اس کی وہ بیوی بھی جو لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی ہے ۔اس کے گلے میں کھجور کی چھال کی رسی ہے۔

اے میرے الہٰ!
تو نے جیسے ابولہب کو گستاخیوں کی وجہ سے بھڑکتی آگ میں جھونکا آج بھی ہر رشدی ملعون کے لیے آگ کے شعلے بھڑکا وہ قوم جو تیرے نبی کے خاکے بنا کر تیری قدرت کا مذاق اڑائے اس پر آگ برسا
شعلے بپا کر
انہیں دوزخ کا ایندھن بنا۔۔۔۔۔۔!
یا
عشاق کے بازوؤں میں توانائی پیدا کر
کہ
وہ گندی قوم کا احتساب خود کرسکیں
ہمارے رب!
تو نے ام جمیل کی گندی گردن میں رسے ڈالے
تیرے جلال کا تجھے عظیم واسطہ
ہر تسلیمہ نسرین کی گردن میں بٹے ہوئے رسے ڈال
مسلمانوں کو شعور عطا فرما کہ
وہ سمجھیں۔۔۔۔۔۔۔
وہ جانیں۔۔۔۔۔۔۔
انکا عقیدہ ہو۔۔۔۔۔۔۔
محکم ایمان
مضبوط نظریہ
ناقابل شکست تصدیق
آبروئے ماز نام مصطفیٰ است
☆☆☆

فیضان اکیڈمی
انگلش میڈیم (رجسٹرڈ)
تعلیمی اداروں میں اپنی نوعیت کا منفرد ادارہ

اسلامی نظام تعلیم کی جانب اہم قدم
حفظ قرآن اور جدید تعلیم کا حسین امتزاج
خصوصیات
پانچ سال کی مدت میں حفظ قرآن کی تکمیل
حفظ قرآن اور اسکول کی تعلیم ساتھ ساتھ
داخلہ صرف میرٹ کی بنیاد پر دیا جاتا ہے
اسٹینڈ بائی جنریٹر کی اضافی سہولت
بہترین کل وقوع کشادہ اور روشن کلاس روم
باجماعت نماز کا اہتمام
ہر سال میٹرک کے امتحان میں 100% کامیاب رزلٹ
جدید اور معیاری سائنس لیب اور کمپیوٹر لیب کی سہولت
تخلیقی صلاحیتوں کے فروغ کیلئے ہم نصابی سرگرمیاں
جسمانی وذہنی نشو نما کیلئے ورزش کھیل اور سیر و تفریح کا اہتمام
تعمیر سیرت وکردار کے لئے خصوصی نشستوں کا اہتمام
ماہر اساتذہ و اعلیٰ تعلیمی معیار
ہر کلاس میں محدود تعداد اور انفرادی توجہ
FAIZAN ACADEMY
Siddiqabad Block-3, F.B. Area, Karachi.
PH: 021-37790249 - 36370112 - 36370333, Cell: 0300-2192960
E-mail: faizanacademy@hotmail.com

سابقین کا جو اسٹرکچر انجمن طلباء اسلام کے ساتھ اپنی کمٹمنٹ کا عملاً اظہار کرے وہ تمام لوگ ہمارے لئے محترم اور معتبر ہیں۔

گفتگو

قائد طلباء

حافظ کاشف احمد رضا

مرکزی صدر

انجمن طلباء اسلام پاکستان

مصطفائی نیوز: خاندانی پس منظر کے حوالے سے کچھ بتائیں؟

صدر انجمن: ہمارے دادا کا تعلق انڈیا سے تھا وہ راجستھان سے ہجرت کر پاکستان تشریف لائے تھے۔ شہداد پور ضلع سانگھڑ میں قیام پذیر ہوئے جبکہ 1956ء میں میرے والد گرامی کی پیدائش ہوئی۔ ہم اس وقت سے تاحال شہداد پور ڈسٹرکٹ سانگھڑ میں ہی قیام پذیر ہیں۔

مصطفائی نیوز: تعلیمی حوالے سے آپ کچھ بتائیں گے؟

صدر انجمن: ابتدائی تعلیم اپنے ہی علاقے میں حاصل کی اور پھر سندھ یونیورسٹی جام شورو سے 2010ء میں ایم بی اے کیا۔

مصطفائی نیوز: اے ٹی آئی میں کب شامل ہوئے؟

صدر انجمن: میرے والد صاحب شفیق احمد شاہد بھی اے ٹی آئی میں تھے، وہ اے ٹی آئی میں ضلعی اور مقامی سطح پر مختلف ادوار میں عہدوں پر فائز رہے۔ میں 1996ء میں باقاعدہ طور پر اے ٹی آئی میں شامل ہوا۔ اس سے پہلے بھی اے ٹی آئی کے ساتھ

جو کام کا ماحول بنتا جا رہا ہے میں مستقبل میں انجمن کے لئے کامیابی ہی کامیابی دیکھ رہا ہوں۔

ابتدائی طور پر مختلف امور میں تعاون جاری رکھے ہوئے تھا۔ اے ٹی آئی میں شامل ہونے کے بعد 1998ء میں مجھے شہداد پور میں سٹی سطح پر ذمہ داری سونپی گئی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں نے اپنی تمام تر ذمہ داریوں کو بخوبی نبھایا۔ 1999 میں ڈسٹرکٹ کی سطح پر مجھے جنرل سیکریٹری کے عہدے پر فائز کیا گیا میں دو سال تک اس عہدے پر اپنی ذمہ داریاں کما حقہ نبھاتا رہا۔ اور 2002ء میں ڈویژن کی سطح پر مجھے ذمہ داریاں دی گئیں۔ تاہم میں اپنے کام محنت لگن اور خلوص کے ساتھ کرتا رہا۔ الحمد للہ وہی خلوص وہی جذبہ وہی ایثار اب بھی موجود ہے۔

سیاب احمد صدیقی

مصطفائی نیوز: اے ٹی آئی کی صدارت اہم ترین منصب ہے مصروفیات تو کافی ہیں، گھر والوں کو بھی ٹائم دیتے ہیں؟ آپ کے گھر والے آپ کی مصروفیات کی وجہ سے ڈسٹرب تو نہیں ہیں؟

صدر انجمن: الحمد للہ میں تمام وقت میں سے اب بھی 80% ٹائم انجمن کو دیتا ہوں یہ ایک جذبہ ہے جو دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ میرے والد گرامی بھی اے ٹی آئی میں تھے خدمت کا ایک جذبہ ایک ماحول میسر تھا ہم اسی ماحول میں پلے بڑھے ہیں جہاں تک گھر والوں کا تعلق ہے ایک عام آدمی کے گھر والوں تو پریشانی ہوتی ہے۔ ان کی الگ مصروفیات اور آپ کی الگ مصروفیات ہوتی ہیں لیکن ہمارا گھرانہ چونکہ مذہبی گھرانہ ہے۔ ہمارے والد گرامی سے لیکر اب تک انجمن سے وابستگی کی وجہ سے بھی آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ میری مصروفیات کس قسم کی ہیں۔ تاہم مجھے یہ ماحول خود میرے والد صاحب نے دیا۔ وہ میرے کاموں میں میری مدد کرتے ہیں۔

مصطفائی نیوز: آپ نے بیعت کہاں سے حاصل کی؟

صدر انجمن: مجھے فخر ہے کہ میں 2004ء میں نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفتی محمد اختر رضا خان سے بیعت ہوا۔

مصطفائی نیوز: انجمن طلباء اسلام کے کام کو مزید وسعت دینے کے لئے آپ نے کیا کوئی پالیسی مرتب کی ہے؟

صدر انجمن: ملک بھر میں انجمن کے جتنے بھی دفاتر میں میری کوشش ہے کہ وہ باقاعدہ طور پر ان کو متحرک کیا جائے تاکہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں منظم طور پر دینی و فلاحی کاموں میں مزید بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اس سلسلے میں ہم نے کافی حد تک کام کیا ہے اور بعض جگہ دفاتر باقاعدہ تعمیر کئے جا رہے ہیں کنسٹرکشن کے کام کے سلسلے میں پیش رفت ہو رہی ہے۔ جیسے اسلام آباد، و پشاور وغیرہ کے آفس ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ تنظیمی زندگی میں ٹھہراؤ موت ہے زنگ لگ جاتا ہے ان کارکنان کی صلاحیتوں کو جن کے پاس کرنے کو کچھ نہ ہو۔ مردہ ہو جاتی ہے وہ یونٹیں جہاں ہفتہ روزہ اجلاس نہ ہو۔ بکھر جاتی ہے وہ قیادت جو پالیسی مرتب نہ کر سکے۔ تنظیمی کام کو بڑھانا ہے تو ہمیں بروقت پالیسی بنانا ہوگی یونٹ سے لے کر شاخ اضلاع اور ڈویژن کو متحرک کرنا ہوگا۔ علاوہ ازیں ویب سائٹ کے حوالے سے بھی میری یہی کوشش ہے کہ یہ

WWW.NAFSEISLAM.COM

ڈیلی اپ ڈیٹ ہوتی رہے، کیوں جو کوئی بھی انجمن طلباء اسلام یا موجودہ سرگرمیوں کے بارے میں جاننا چاہتا ہے اسے وہ تمام مواد مل سکے جو انجمن سرگرمیاں ہیں۔ اس طرح دوسروں میں بھی کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ مالیاتی نظام کو بہتر سے بہتر بنانے

پاکستان فلاح پارٹی کو انجمن طلباء اسلام کی مشاورت اور توثیق حاصل ہے۔

کیلئے بھرپور کوششیں جاری ہیں۔ وسائل کی کمیابی کا مسئلہ تو ہمارے ساتھ ہے ہی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انسان کے اندر کام کا جذبہ اور خلوص کا ہونا ضروری ہے وسائل اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کہیں نہ کہیں سے دستیاب ہوجاتے ہیں۔

مصطفائی نیوز: بطور مرکزی صدر آپ نے ابھی تک کیا کیا نمایاں کام سرانجام دیئے ہیں؟

صدر انجمن: جب مجھے اے ٹی آئی کا صدر منتخب کیا گیا تو اس وقت سیلاب کی جو تباہ کاریاں تھیں وہ جاری تھیں۔ جس طرح ہر فلاحی تنظیم یا ادارے کا ایک فوکس ہوتا کہ سیلاب سے تباہ حال بھائیوں کی مدد کرنے کے کردار ادا کیا جائے اسی طرح یہ سوچ اے ٹی آئی کی بھی اسی سوچ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ہم نے متاثرین سیلاب کے لئے ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ تا حال یہ سرگرمیاں جاری ہیں۔

مصطفائی نیوز: تاریخ کا بدترین فلڈ جس سے ملک کا بیشتر حصہ زد میں آیا اے ٹی آئی نے سیلاب زدگان کے لئے کیا کیا؟

صدر انجمن: سب سے پہلے ہم نے طلباء رضاکار تحریک کے ذریعے جو ملکی این جی اوز کام کر رہی تھیں جن میں مصطفائی تحریک، مسلم ہینڈز، المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی، مصطفائی فاؤنڈیشن، المصطفیٰ ٹرسٹ انٹرنیشنل، کے ساتھ ملکر انجمن کے رضاکاروں نے دن رات کام کیا۔ دیگر سرکاری سطح پر بھی جو آرگنائزیشن ہیں ان میں بھی اے ٹی آئی کے کارکنان نے اہم کردار ادا کیا۔ عید الفطر کے موقع پر انجمن طلباء اسلام نے پورے ملک پشاور، چارسدہ، نوشہرہ، جنوبی پنجاب کے متاثرہ علاقے، سندھ کے متاثرہ علاقے ٹھٹھہ سے لیکر جیکب آباد تک اور بلوچستان میں ڈیرہ الہ یار ڈیرہ مراد جمالی اور سبی تک اور وادی نیلم آزاد کشمیر خیموں اور مختلف کیمپوں میں مقیم متاثرہ خاندانوں کو عید کی خوشیوں میں شریک کرنے کیلئے متاثرہ بچوں میں 35000 ہزار عید گفٹ پیک تقسیم کیئے۔ عید گفٹ پیک کی تقسیم کا یہ سلسلہ عید الفطر کے موقع پر پانچ دن تک جاری رہا۔ اس کے بعد پھر ہم نے نومبر 2010 میں بلوچستان اور سندھ کے متاثرہ 9 اضلاع میں ٹھٹھہ سے لیکر سبی تک 7400 مکمل اسکول بیگ تقسیم کیئے۔ مجھے خود بھی اس خدمت کا موقع ملا۔ اس وقت ہمارے پاس پنجاب کے متاثرہ علاقوں کیلئے 5000 ہزار اسکول بیگ موجود ہیں۔ ابھی انشاء اللہ 25 جنوری تک پنجاب کے متاثرہ علاقوں میں مذکورہ اسکول بیگ تقسیم کیئے جائیں گے۔

مصطفائی نیوز: آپ مستقبل میں کونسی بڑی کامیابی دیکھ رہے ہیں۔؟

صدر انجمن: آج اس دور میں اس وقت جو میں دیکھتا ہوں بہترین اور آئیڈیل انجمن طلباء اسلام کیلئے جو وقت آئے گا وہ پورا ملک بشمول آزاد کشمیر ہو ہمارے صوبائی اور مرکزی ہیڈکوارٹر ہیں یہ فنکشنل ہو جائیں۔ جتنی بھی یونیورسٹیز ہیں وہاں کیلئے ایک ایسا مضبوط لائحہ عمل اختیار کرلیا جائے۔ اور وہ باقاعدہ امپلیمنٹ ہو جائے۔ یہاں سے قیادت خود بخود پیدا ہوتی جائے۔ اس طرح کا سسٹم ہو جائے کہ طلباء اور یونیورسٹیز کے جو مسائل ہیں وہ حل ہو جائے۔ یہی ہمارا فوکس ہے۔ ابھی جو کام کا ماحول بنتا جارہا ہے میں مستقبل میں انجمن کے لئے کامیابی ہی کامیابی دیکھ رہا ہوں۔

مصطفائی نیوز: اے ٹی آئی سے سابقین کی نمائندہ تنظیم "مصطفائی تحریک" اس وقت جو کام جتنا کر رہی ہے کیا آپ اس سے مطمئن ہیں؟

صدر انجمن: میں سمجھتا ہوں کہ مصطفائی انجمن طلباء اسلام کے سابقین کا ایک منظم ادارہ ہے۔ رہا میرے مطمئن ہونے کا مسئلہ مصطفائی تحریک کے مشن سے تو میں ضرور مطمئن ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہر کام میں بہتری کی ضرورت ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہیے۔ میرے خیال میں مصطفائی تحریک کے کام کو مزید منظم انداز میں کرنے کی ضرورت ہے۔ اے ٹی آئی کیلئے مصطفائی تحریک ایک اسٹرکچر کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ بات بھی طے شدہ ہے کہ اسٹرکچر جتنا مضبوط ہوگا وہ کام بھی اتنا ہی زیادہ مضبوط ہوگا۔ مصطفائی تحریک جو کام بھی منظم انداز میں کرے گی اس کا الٹی میٹ فائدہ انجمن طلباء اسلام کو ملے گا۔ مصطفائی تحریک کے جو بھی احباب ہیں اے ٹی آئی سے ان کی سوجھ بوجھ بہت زیادہ ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ میں جہاں کہیں بھی مصطفائی تحریک کے دوست واحباب کو دیکھتا ہوں تو مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے مختلف مواقع پر ان کے ہاتھ میں اے ٹی آئی اور مصطفائی تحریک کا پرچم ہوتا ہے۔ جیسے ابھی حال ہی میں لانگ مارچ کے دوران آپ نے یہ مناظر ضرور دیکھے ہوں گے۔ اور یہ بھی ہم نے دیکھا ہے کہ مصطفائی تحریک کے احباب کے پاس اگر مصطفائی تحریک کا پرچم نہیں تھا لیکن اے ٹی آئی کا پرچم ان کے ہاتھوں

سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں 35000 ہزار عید گفٹ پیکٹ تقسیم کیئے گئے

میں ضرور تھا۔ جہاں تک مصطفائی تحریک کے کام کا تعلق ہے میں مطمئن نہیں ہوں جس طرح سے کام کی ضرورت ہے اس طرح سے کام نہیں ہورہا۔ میں اے ٹی آئی کے کام سے بھی مطمئن نہیں ہوں وقت کے لحاظ سے جس طرح کام کو آگے بڑھنا چاہیے اس طرح سے کام آگے نہیں بڑھ رہا ہے۔ مزید اصلاح کی ضرورت ہے۔ کوشش جاری ہیں۔

مصطفائی نیوز: اے ٹی آئی، پھر مصطفائی تحریک، اور اب پاکستان فلاح پارٹی! کیا ہم ترقی کرتے جارہے ہیں؟

صدر انجمن: سابقین کا جو اسٹرکچر انجمن طلباء اسلام کے ساتھ اپنی کمٹمنٹ کا عملاً اظہار کرے وہ تمام لوگ ہمارے لئے محترم اور معتبر ہیں۔ جتنے بھی اسٹرکچر ہوں اگر وہ صحیح معنوں میں انجمن کے ساتھ تعاون کریں انجمن اتنے ہی مضبوط اور منظم انداز میں کام کو آگے بڑھائے گی۔ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ مصطفائی تحریک اے ٹی آئی کے سابقین کا ایک منظم ادارہ ہے رہی بات "پاکستان فلاح پارٹی" کی تو یہ بھی انجمن طلباء اسلام کے ساتھ باقاعدہ کمٹمنٹ کے بعد بنائی گئی۔ تمام مسائل اور موجودہ حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے بڑی عرق ریزی سے غور وخوض کے بعد پاکستان فلاح پارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ پاکستان فلاح پارٹی کو انجمن طلباء اسلام کی مشاورت اور توثیق حاصل ہے۔ اس لئے کہ اے ٹی آئی کے جو سابقین ہیں وہ اگر سیاست میں حصہ لینا چاہیں بجائے اس کے کہ وہ دوسری سیاسی پارٹیوں میں شمولیت اختیار کریں انہیں چاہیے کہ وہ پاکستان فلاح پارٹی میں آئیں۔ یقیناً ان کے پاکستان فلاح پارٹی ایک منظم سیاسی پارٹی

WWW.NAFSEISLAM.COM

کے طور پر ابھر کر سامنے آئے گی۔ چونکہ سابقین بکھرے ہوئے تھے ان کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کیلئے پاکستان فلاح پارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ چونکہ مصطفائی تحریک ایک غیر سیاسی تحریک ہے۔ جو مصطفائی معاشرے کے قیام کے عملا اقدامات کر رہی ہے۔

مصطفائی نیوز: ملکی سطح پر ہماری جتنی بھی تنظیمیں اور ادارے ہیں تقسیم در تقسیم کا عمل جاری ہے آپ کیا کہیں گے؟

صدر انجمن: اس کی وجہ یہ ہے کہ ملکی سطح پر ہمارا کوئی مضبوط اسٹرکچر نہ بن سکا۔ اگر اوائل میں ہی (پاکستان بننے کے بعد سے) ہمارا کوئی مضبوط اسٹرکچر ہوتا تو آج ہم میں یہ تقسیم نہ ہوتی۔ اہل سنت میں مختلف الخیال لوگ تھے کوئی اس وقت ایجوکیشن میں چلا گیا کوئی سیاست میں چلا گیا کوئی فلاحی کاموں کی طرف چلا گیا، کوئی مدرسوں کی طرف چلا گیا ان آپس میں مضبوط رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے آج یہ دن دیکھنا پڑ رہا ہے کہ نچلی سطح پر بھی ہم سنی تنظیموں کے اندر تقسیم دیکھ رہے ہیں۔

مصطفائی نیوز: ملک کے موجودہ حالات کے بارے میں آپ کیا کہیں گے؟

صدر انجمن: اس وقت ملک میں انتشار و افتراق کی کیفیت ہے۔ قومی معیشت تباہی کے دھانے پر کھڑی ہے۔ موجودہ حکمران عوامی فائدے کے جتنے بھی منصوبے ہیں ان پر عمل کرنے سے قاصر نظر آتے ہیں، مہنگائی بے روزگاری، لوڈشیڈنگ میں آئے

دن اضافہ ہو رہا ہے۔ حکمران اپنے ذاتی فائدے کے ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں۔ عوام کو ریلیف دینا کسی شمار میں نہیں۔ آپس میں ہی ان کے جھگڑے ختم نہیں ہوتے۔ موجودہ حکومت جو نعرہ لیکر اقتدار میں آئی تھی اس کے نعرے میں جو چیزیں تھیں سب سے پہلے تو ان ہی چیزوں ہی کو عوام سے چھینا ہے بعد میں آہستہ آہستہ دوسری چیزیں بھی چھینی جا رہی ہیں۔ مجموعی طور پر ملک سیاسی عدم استحکام کا شکار ہے۔ دہشت گردی اور انتہا پسندی بھی اپنے عروج پر ہے۔ دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خلاف نام نہاد جنگ جو ہم امریکہ کے خلاف لڑ رہے ہیں یا دہشت گردوں کے خلاف لڑی رہے ہیں جاری ہے اندازہ لگانا مشکل ہے کہ یہ جنگ اب کہاں تک جائے گی۔ یہ جنگ اب مساجد، اسکولوں، یونیورسٹیوں سے ہوتی ہوئی اب مزاروں اور درگاہوں اور خانقاہوں تک آ چکی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کی نااہلی ہے۔ وہ ان مسائل کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ پرابلم ہے کہاں پر حکومت کو ابھی یہ پتہ نہیں چل سکا۔ جب مسئلے کی نشاندہی ہی حکومت سے نہیں ہوئی تو حکومت مزید کیا کردار ادا کر سکتی ہے۔

مصطفائی نیوز: آپ کا مطلب ہے کہ دوسروں کو بھی موقع فراہم کیا جانا چاہیے؟

صدر انجمن: میرا موقف یہ نہیں کہ باری کے انتظار میں بیٹھے لوگوں کو موقع دیا جائے بلکہ سسٹم کو بدلا جائے۔ جو لوگ حقیقی اسلامی فلاحی ریاست اس ملک کو بنا سکتے ہیں۔ جس کا خواب علامہ اقبال نے دیکھا تھا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ایسے لوگوں کا آگے آنا چاہیے۔ پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے بیداری کی ایک لہر تو پیدا ہوئی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ بیداری کی اس لہر سے شعور کا انقلاب برپا ہوگا۔ ہم شعوری انقلاب کی بات کرتے خونی انقلاب کی بات نہیں کرتے۔ شعور ہی کے انقلاب سے اس قوم کی تقدیر بدلی جا سکتی ہے۔ پاکستانی قوم میں پاکستانی یوتھ میں پاکستان کے لوگوں میں اور یہاں کے نوجوانوں میں اور یہاں کے طلباء میں بڑی صلاحتیں موجود ہیں۔ وطن میں بیداری کی لہر ضرور آئے گی۔ کردار ادا کرنے کے لئے سب کو آگے آنا ہوگا اور اس ملک کی تقدیر بدلنا ہوگی تا کہ پاکستان ایک حقیقی اسلامی اور فلاحی ریاست بن جائے۔ وہ وقت دور نہیں۔

مصطفائی نیوز: ممتاز قادری کے حوالے سے آپ کیا کہیں گے؟

صدر انجمن: انجمن طلباء اسلام یہ سمجھتی ہے کہ یہ کسی تنظیم جماعت یا گروپ کا فعل نہیں ہے بلکہ یہ ایک انفرادی فعل ہے۔ لیکن اس کے بعد بھی انجمن طلباء اسلام ممتاز قادری کے اس عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ سمجھتی ہے کہ قانون تحفظ ناموس رسالت کا مذاق یا استہزا اڑانا بھی اس قانون کی بےحرمتی کے زمرے میں آتا ہے۔ تحفظ ناموس رسالت کو قانون کو ''کالا قانون'' کہہ کر گورنر نے خود اپنی موت کو دعوت دی۔ اس طرح کے حساس معاملات پر انہیں نہ کوئی دسترس تھی اور نہ مہارت اس لئے انہیں اس مسئلے پر انہیں بیان بازی سے گریز کرنا چاہیے۔ گورنر کے بیان سے کروڑوں عاشقان رسول کے دلوں کو ٹھیس پہنچی تھی۔ اب یہ جو کچھ بھی ہوا ممکنات میں سے تھا۔ مختلف سیکورٹی اداروں نے گورنر کو آگاہ کیا جا چکا تھا کہ جس طرح کا آپ نے بیان دیا ہے۔ ہمارے معاشرے میں اس طرح کا بیان دینے کے بعد شدید ردعمل کی توقع ہے۔ تحفظ ناموس رسالت کے قانون کو ''بلیک لاء'' کہنا اس بارے میں علماء کرام ہی بہتر طور پر بتا سکتے ہیں۔ ہمارے نزدیک تو یہ الفاظ گستاخی کے زمرے میں آتے ہیں۔

مصطفائی نیوز: 18 کروڑ مسلمانوں کی آبادی والے خود مختار اسلامی ملک میں ''قانون تحفظ ناموس رسالت'' کا جائزہ لینے کیلئے ''اقلیتی امور کے وزیر شہباز بھٹی کی سربراہی میں کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ تا حال تحلیل بھی نہیں ہوئی آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ حکومت کا درست اقدام ہے؟

صدر انجمن: ہمارے حکمران جن بیرونی آقاؤں کی غلامی کرتے ہیں یہ سب ان ہی کے حکم پر کیا جا رہا ہے۔ علماء کرام اور پاکستان کی تمام مذہبی اور سیاسی وسماجی تنظیموں نے اس کمیٹی کی بھرپور مخالفت کی ہے۔ اگر واقعی موجودہ حکومت جمہوریت کی دعویدار ہے تو اسے اسطرح کی کمیٹیوں کو فوراً ختم کر دینا چاہیے۔ ایک اسلامی ریاست میں نہیں ہونا چاہیے ہمارے ملک کی تقدیر کے فیصلے چونکہ بیرونی لوگ کر رہے ہیں ہمارے حکمرانوں میں جب تک غیرت نہیں ہوگی اسطرح کے مسائل پیدا ہوتے اور نیست و نابود ہوتے رہیں گے۔ ایک غیر مسلم جو ایسے قانون پر نظر ثانی کے لئے ہیڈ مقرر کرنا دراصل حکمرانوں کی ذہنی کیفیت ظاہر ہو رہی ہے۔

مصطفائی نیوز: سابقین انجمن اور رفقاء انجمن کے نام آپ کا کوئی پیغام؟

صدر انجمن: رفقاء اور سابقین کے لئے یہی پیغام ہے کہ وہ اے ٹی آئی کے ساتھ اپنی وابستگی کو مزید مضبوط بنائیں۔ اور جو سابقین ابھی تک مصطفائی تحریک یا المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی یا پاکستان

بلوچستان اور سندھ کے متاثرہ 9 اضلاع میں ٹھٹھہ سے لیکر سبی تک 7400 مکمل اسکول بیگ تقسیم کیے

WWW.NAFSEISLAM.COM

فلاح پارٹی میں کوئی کردار ادا نہیں کر پائے میں اے ٹی آئی کی

جانب سے انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے آگے آئیں اور اپنا کردار ادا کریں۔ تاکہ اس سبق کو دوبارہ یاد کیا جاسکے جو انہوں نے اپنی طالب علمی اور جوانی کے ایام میں اے ٹی آئی میں پڑھا تھا۔

مصطفائی نیوز: کارکنان کے نام کوئی پیغام؟

صدر انجمن: میں کارکنان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ موجودہ نا مساعد حالات میں بغیر کسی سرکاری یا سپر پاور کی سرپرستی کے میدان عمل میں ڈٹے ہوئے اور نعرہ مستانہ سے اپنا مشن جاری رکھے ہوئے ہیں۔ میں کارکنان سے کہنا تھا چاہتا ہوں کہ اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ بہتری کی گنجائش ہمیشہ باقی رہتی ہے۔ موجودہ حالات میں مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے وسائل بڑھانا ہم سب کا فرض ہے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جوں جوں وقت گزرتا جارہا ہے ماہ وسال پوری رفتار کے ساتھ بھاگتے چلے جارہے ہیں۔ حتیٰ کہ اب 2011ء کا سال آگیا۔ ہماری تنظیم کو قائم ہوئے 43 سال بیت چکے ہیں۔ اور ہم سب اپنی اپنی زیست کے بہترین ایام جوانی میں پہنچ چکے۔ اس موقع پر ہم نے اپنا اور اپنی تنظیم کا جائزہ لینا ہے۔ کیا کھویا، کیا پایا، دیکھا جائے تو انجمن طلباء اسلام نے معاشرے میں انمٹ نقوش مرتب کئے ہیں۔ اے ٹی آئی کی بازگشت مسجد کے محراب سے اسمبلی کے ایوان تک سنی جاری ہے۔ پاکستان کے ہر باشعور اور عام فرد کو انجمن کا تعارف حاصل ہو چکا ہے سب جانتے ہیں کہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فروغ، مقام مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کیلئے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تنظیم کا نام انجمن طلباء اسلام ہے۔ اس کارکردگی پر ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور ضرور سجدہ ریز ہونا چاہیے اور اس مقام کو دلانے میں شہدائے انجمن، غازیان انجمن، علماء کرام، مشائخ عظام، سابقین انجمن اور بے لوث کارکنان انجمن کے کردار کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ انہیں ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھنا چاہیے تمام کارکنان غور وخوض کریں کہ ہم نے گذشتہ سال کتنے طلباء کو انجمن کا ہمدرد بنایا اور اس سال کیلئے عہد کریں کہ زیادہ سے زیادہ طلباء کو انجمن میں شامل کریں گے۔ پچھلے سال کی نسبت اس سال زیادہ پابندی کے ساتھ مسجد میں جائیں گے۔ آنے والے ہر دن میں کوئی ایک دن بھی ایسا نہ گزرے کہ جس میں قرآن پاک کی تلاوت نہ کی جائے۔ نئے سال کی آمد پر عہد کریں کہ ہم نے اس سال اپنے سابقین کو اور عزت دینی ہے انہیں آگے بڑھ کر ملنا ہے ان کا احترام کرنا ہے کیونکہ انجمن کے کارکنان پھول اور سابقین پھول کی خوشبو کی مانند ہیں جو معاشرے میں خوشبو کی طرح بکھر کر لوگوں کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔

مصطفائی نیوز: کونسی سے کتابیں زیادہ شوق سے پڑھتے ہیں؟

صدر انجمن: ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری، علامہ کاظمی اور ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کی تصانیف اور دیگر سیرت پر لکھی گئی کتب کا مطالعہ کرتا ہوں اور ترجمۃ القرآن میں ترجمہ ”کنزالایمان“ اور اسی طرح دوسری کتب میں اسلام اور تعمیر شخصیت، قلم برداشتہ، شعور زندہ، زیرو پوائنٹ، معدن اخلاق وغیرہ، علاوہ ازیں میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ جید علماء اہلسنت کی اہم کتب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔

مصطفائی نیوز: کوئی ناقابل فراموش واقعہ یا دور؟

صدر انجمن: جب شروع شروع میں ہم تمام ساتھی اے ٹی آئی کے کنونشنوں میں جاتے تھے پروگرام اٹینڈ کرتے تھے، ماہانہ درس یا دیگر اس طرح کی مصروفیات تھیں وہ سنہری دور تھا۔

مصطفائی نیوز: مصطفائی نیوز کیلئے آپ کا پیغام؟

صدر انجمن: مصطفائی نیوز کی ٹیم مبارک باد کی مستحق ہے کہ اپنی روز مرہ کی مصروفیات کے باوجود بھی ایک کاز اور ایک مشن پر عملی طور پر کام کر رہی ہے جو کہ ہم سب کے لئے وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مصطفائی نیوز سے ہمیں کام کرنا کا ایک حوصلہ مل رہا ہے۔ مجھے ذاتی طور پر مصطفائی نیوز کو دیکھ کر ایک جذبہ ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مصطفائی نیوز کی ٹیم کے جوش وجذبے کو قائم ودائم رکھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کی خاطر جتنی بھی کاوشیں ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ قبول فرمائے۔ (آمین)

بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

A.I.M.S.
اکیڈمی آف اسلامک اینڈ ماڈرن اسٹڈیز
Academy of Islamic and Modern Studies
Montessori to O' Level / Matric
مع تحفیظ القرآن الکریم / ناظرہ

A.I.M.S.
To Develop A Confident Muslim Youth

پری جونیئر سیکشن
Play Way اور Motessori Method
Activity Based Learning Method

جونیئر سیکشن
Practical

فاسٹ حفظ سیکشن
Fast Track
2 سال کی قلیل مدت میں تکمیل
Rapid
Classes

سہولیات
Mini Zoo

RAFIQUA NIAZI
Campus - II
Montessori, Prep. Junior, Prep. Senior
Grade I to Grade IV
with Hifz / Nazra
AIMS House, C-199/41
Block 14, Near Dar-ul-Sehat Hospital, Gulistan-e-Jauher, Karachi. Ph: 021-4018591-2
0321-2630336

MUSTAFA RAZA
Campus - III
Montessori, Prep. Junior, Prep. Senior with Quaida.

QARI MUSLIHUDDIN
Campus - I
Boys I-A | Girls I-B
Grade I to Grade VIII
with Hifz / Nazra

AIMS House, A-10, Street # 1, Cosmopolitan Society, Near Mazar-e-Quaid, Karachi. Ph: 021-4922743-7059
0321-2447368, E-mail: aimsschool@cyber.net.pk

اوقات کار: 8:30 تا 1:00 بجے
(جمعہ اور اتوار تعطیل)

کینال ویو ہاؤسنگ سوسائٹی میں

پندرہ روزہ

محفل میلاد کا انعقاد

رپورٹ: خالد خواجہ، اویس مصطفائی

لاہور کینال ویو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں مصطفائی برادری کی جانب سے قائم کی جانے والی تنظیم "احباب مصطفائی" نے 2011ء کیلئے دینی وفلاحی منصوبہ جات کی منظوری دے دی ہے۔ جس کے مطابق رواں سال کے دوران 6 اہداف (ٹارگٹ) مقرر کئے گئے ہیں۔ جن میں 15 روزہ محافل میلاد اور ایک سالانہ محفل میلاد کا پروگرام، سوسائٹی میں رہائش پذیر خواتین کے زیر اہتمام 15 روزہ محفل میلاد، عید میلاد النبی ﷺ کے مبارک موقع پر جامع مسجد نور مصطفوی میں پروگرام، المصطفیٰ ایمبولینس برائے موبائل ہیلتھ یونٹ، المصطفیٰ بلڈ بنک کا قیام اور اقامت الصلوٰۃ کے سلسلہ میں مصطفائی برادری سے تعاون کرنا شامل ہیں۔ ان تمام اہداف کی منظوری احباب مصطفائی کے صدر جناب خواجہ کفایت اللہ، جنرل سیکرٹری فرحان عزیز کاردار اور جناب عبدالستار قریشی مصطفائی نے فرمائی۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جب کہ نعت رسول مقبول پڑھنے کی سعادت جناب چوہدری شوکت صاحب نے حاصل کی۔ شرکائے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرحان عزیز کاردار نے اجلاس کی غرض وغائت اور اہمیت پر روشنی ڈالی اور تمام حاضرین مجلس کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر خواجہ کفایت اللہ نے بتایا کہ کینال ویو سوسائٹی میں احباب مصطفائی کی بنیاد تین سال قبل رکھی گئی۔ جس کا مقصد اہل علاقہ میں حضور نبی رحمت ﷺ کی محبت کو عام کرکے درود وسلام کی محافل منعقد کرنا اور آپ ﷺ کی محبت کی شمعیں روشن کرتے ہوئے اس روشنی سے عاشقان رسول ﷺ کے دلوں اور گھروں کو منور کرنا تھا۔ اس تنظیم کے قیام سے الحمدللہ ہم اپنے مقاصد میں کامیاب رہے۔ جس کا عملی ثبوت یہ ہے کہ جس 15 روزہ محفل درود اور درس قرآن کا آغاز کیا گیا تھا اس کا نہ صرف کامیابی سے انعقاد جاری ہے بلکہ کینال ویو کے مقیم ہر معزز باسی کی خواہش ہے کہ یہ محفل پہلے ان کے گھر میں منعقد ہو۔ تاہم پہلے سے مقرر شدہ ترتیب کے مطابق یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔ اس موقع پر فرحان عزیز کاردار نے شرکائے اجلاس کو بتایا کہ 15 روزہ اس محفل کا آغاز نماز فجر کے بعد احباب مصطفائیمیں سے کسی ایک خوش نصیب کی رہائش گاہ پر 25 ہزار درود شریف کا نذرانہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں پیش کرنے سے ہوتا ہے۔ اس موقع پر جناب علامہ قاری عبدالحمید دامت برکاتہم درس قرآن اور کلام پاک کے پیغام ابدی کی روشنی میں درود وسلام کی قدر وبرکات بیان فرماتے ہیں بعد از درود وسلام جب یہ محفل اختتام پذیر ہوتی ہے تو شرکاء محفل عشق رسول ﷺ سے سرشار اور بارگاہ رسالت مآب میں حاضری کی کیفیت لے کر اپنے گھروں کو روانہ ہوتے ہیں۔ سالانہ منصوبہ بندی کے مطابق پہلا ٹارگٹ پورے سال میں 15 روزہ محفل میلاد کا انعقاد ہے اور تجویز ہے کہ 25 ہزار درود پاک سے بڑھا کر کم از کم ایک (1) لاکھ مرتبہ پڑھا جائے۔ جس میں پہلے 5 ماہ کے لئے تاریخیں مقرر کر دی گئیں ہیں۔ جس کے مطابق 15 دن بعد کسی ایک خوش قسمت عاشق رسول ﷺ کے گھر میں محفل میلاد ہوگی۔ ہدف نمبر 2 کے مطابق 15 روزہ خواتین کی محفل میلاد کے پروگرام کو بھی حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ جبکہ ٹارگٹ نمبر 3 کے مطابق 12 ربیع الاوّل شریف کے سلسلہ میں جشن میلاد النبی ﷺ کا عالیشان پروگرام مسجد نور مصطفوی میں منعقد ہوگا۔ کینال ویو سوسائٹی کے تینوں مرکزی دروازوں کو جشن میلاد النبی ﷺ کے خوبصورت پینا فلیکس لگا کر سجایا جائے گا۔ مصطفائی گھروں پر چراغاں ہوگا۔ جشن آمد رسول ﷺ کے حوالے سے ایک کتاب شائع ہوگی جسے کینال ویو کے مکینوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ جامع مسجد نور مصطفوی میں اس پروگرام کا آغاز صبح 10 بجے ایک لاکھ درود پاک کا نذرانہ آقائے نامدار رحمت اللعالمین ﷺ کے حضور پیش کرنے سے ہوگا۔ نصف گھنٹہ محفل نعت اور جشن آمد رسول پر 30 منٹ کا خطاب علامہ قاری عبدالحمید ارشاد فرمائیں گے۔ اس موقع پر سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں زندگی گزارنے کے سنہری اصول بھی بیان کئے جائیں گے۔ درود وتاج، صلوٰۃ وسلام اور دُعا سے اس محفل کا اختتام ہوگا۔ ہدف نمبر 4 کے مطابق المصطفیٰ بلڈ بنک، بلڈ گروپنگ، بلڈ پریشر اور شوگر چیک اَپ کا انتظام کیا جائے گا۔ جس سے اہلیان سوسائٹی مستفید ہوسکیں گے۔ ہدف نمبر 5 کے مطابق 2011ء میں کم از کم ایک عدد ایمبولینس کا حصول لازمی طے پایا تاکہ المصطفیٰ موبائل ہیلتھ یونٹ قائم کیا جاسکے اور ایمرجنسی کی صورت میں یہ ایمبولینس ضرورت مند افراد کے لئے موجود ہو۔ ہدف نمبر 6 کے مطابق تمام مصطفائی احباب اقامت الصلوٰۃ کے پیغام کو دوسرے لوگوں تک پہنچانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں گے تاکہ نوجوان نسل اور خصوصاً بچوں کو نماز پنجگانہ کی بھرپور ترغیب دی جاسکے۔ احباب مصطفائی کی اس باوقار تقریب سے خطاب کرتے ہوئے عاشق رسول ﷺ اور سیرت طیبہ پر کئی کتابوں کے مصنف جناب عبدالستار قریشی مصطفائی نے کہا کہ عشق رسول ﷺ کی طاقت سے ہی سچا اور مثالی مصطفائی معاشرہ قائم کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے اپنی زندگی کو سیرت طیبہ میں ڈھالتے اور اسلام کے بتائے ہوئے سچے اور سنہری اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ہی ہم آنے والی نسلوں کو دین متین کا عملی پیغام دے سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ اسلام ہی وہ دین ہے جسے رب العزت نے اپنے محبوب کی اُمت کے لئے پسند فرمایا اور حضور سرور کائنات ﷺ کی آمد سے بڑا احسان اس کائنات پر اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ حضور ﷺ کی آمد کا جتنا جشن منایا جائے اور جتنا شکر ادا کیا جائے، کم ہے۔ انہوں نے تمام احباب مصطفائی کو بتایا کہ اپنے گھروں میں چراغاں کرکے جہاں ہم اپنے حضور ﷺ سے محبت کا اظہار کریں گے۔ وہیں ہمارے ذہن وقلب وروح بھی روشن ہوں گے۔ انہوں نے تنظیم کے کام کو بہتر اور فعال بنانے کیلئے فنڈز ریکوری لیٹر مرتب

کرنے پر بھی زور دیا۔ تقریب میں شریک جناب اکرام الحق کھوکھر نے اپنی فیکٹر کے ورکرز کو اقامت صلوٰۃ کی ترغیب دینے کا اعلان کیا جس سلسلہ میں انہیں لٹریچر فراہم کردیا گیا ہے۔ اجلاس میں صدر جامع مسجد نور مصطفوی ڈاکٹر خاور منیر نے احباب مصطفائی کے لائحہ عمل کی مکمل تائید کرتے ہوئے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ تقریب کے آخر میں شیخ محمد طاہر انجم نے تمام احباب مصطفائی کی آمد کا شکریہ ادا کیا اور جشن آمد رسول منانے کی تیاریوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے عزم کا اظہار کیا۔ سالانہ پروگرام کی ترتیب و حتمی منظوری کے لئے اپنی مفید تجاویز و آراء شامل کرنے پر اجلاس کے میزبان اور احباب مصطفائی کے صدر و جنرل سیکرٹری نے شرکائے اجلاس کا شکریہ ادا کیا اور توقع ظاہر کی کہ تمام معزز ارکان نہایت جوش و جذبہ سے اس دینی فریضے کی انجام دہی میں اپنا کردار ادا کریں گے۔ اجلاس کے اختتام پر صاحبزادہ میجر ابراہیم شاہ نے خصوصی دعا کروائی۔ تمام شرکاء کی خدمت میں علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب کے ترجمہ قرآن کے نسخے بھی پیش کئے گئے۔

المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی پنجاب کی جانب سے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کے مزار پر خودکش حملے میں شہید ہونیوالے محمد اقبال کے اہل خانہ کو گھر بنانے کے لئے 2 لاکھ روپے کا عطیہ

لاہور (خالد خواجہ/ اویس مصطفائی)

سید ہجویر حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کے مزار مبارک پر خودکش حملے کے افسوسناک واقعہ میں شاہدرہ کے رہائشی محمد اقبال نے بھی جام شہادت نوش کیا۔ شہدائے داتا دربار فلاح و بہبود اور سرپرستی کیلئے قائم کمیٹی کے سربراہ اور المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی پنجاب کے چیئرمین شیخ محمد طاہر انجم نے المصطفیٰ پنجاب کی جانب سے شہید (محمد اقبال) کے اہل خانہ کو 2 لاکھ روپے کے عطیہ کا چیک ان گھر پہنچ کر پیش کیا تاکہ شہید کے اہل خانہ اپنا گھر تعمیر کرکے ساری زندگی اپنی چھت تلے گزار سکیں۔ شیخ محمد طاہر انجم نے شہید محمد اقبال کے بچوں کو یقین دلایا کہ المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی پنجاب ان کی تعلیمی اور دیگر ضروریات پوری کرنے اور مناسب روزگار کی فراہمی کیلئے مکمل معاونت جاری رکھے گی۔ انہوں نے حکومت سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ شہدائے داتا دربار کو فراموش کرنے کی بجائے ان کی سرپرستی و معاونت کرے تاکہ شہداء کے اہل خانہ اپنے قدموں پر کھڑے ہوسکیں، یہ ریاست کی بنیادی ذمہ داری بھی ہے۔ اس موقع پر المصطفیٰ ویلفیئر ٹرسٹ لاہور کے صدر محمد علی خان بھی شیخ محمد طاہر انجم کے ہمراہ تھے۔ 2 لاکھ روپے کی رقم عطیہ کرنے پر شہید محمد اقبال کے اہل خانہ نے المصطفیٰ پنجاب کا شکریہ ادا کیا۔

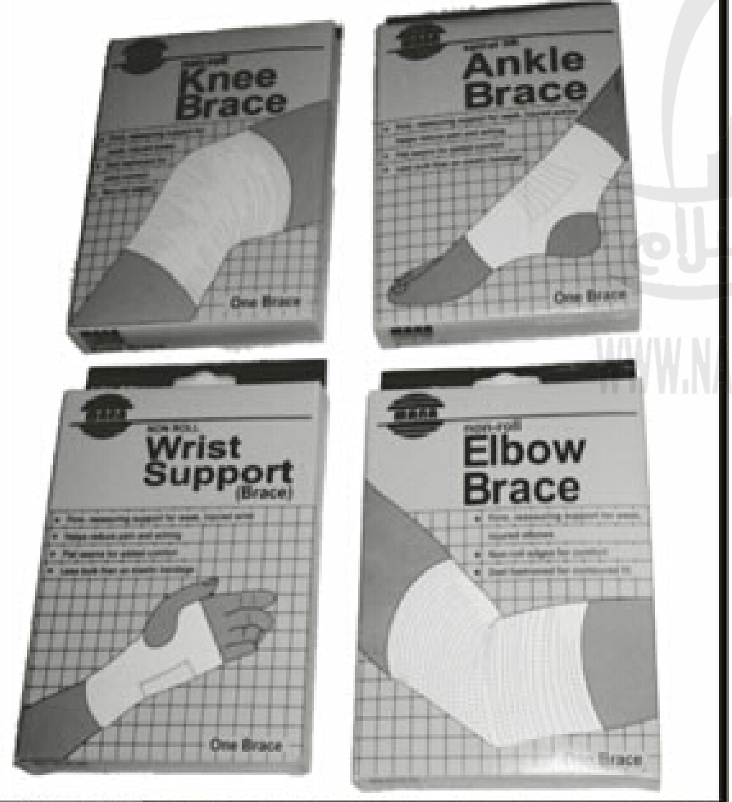

MEDICARE MANA
MEHAK TRADERS
SURGICAL ,DISPOSABLE & HEALTH CARE PRODUCTS
54-Market, Katchi Gali No.1,Denso Hall Karachi
Mobile:0300-2285273 , 0300-2885332 , 0300-9285273
Email:mehaktraders@yahoo.com

MEDICAR
Mana & Co
Importer & Distributor of surgical , Disposal & Health care Products
Room # 204, 2nd floor,New Medicine Market, Katchi gali #1,Near Densohall karahci
Tel:+92 21 247 7238, 244 6361, Mob:0300-928 5273

پاکستان بچاؤ لانگ مارچ میں مصطفائی تحریک کا کردار

ممتاز احمد ربانی
مرکزی جوائنٹ سیکرٹری اول مصطفائی تحریک پاکستان

سنی اتحاد کونسل نے مزارات اولیاء پر بم دھماکوں، دہشت گردی، امریکی ڈرون حملوں، مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم، کمر توڑ مہنگائی، بیروزگاری اور استحصالی نظام کے خلاف

مزار امام بری سرکارؒ اسلام آباد تا مزار حضور داتا گنج بخش علی ہجویریؒ لاہور 27 نومبر 2010 کو عظیم الشان لانگ مارچ کا انعقاد کیا جس میں مسلک اہل سنت سے تعلق رکھنے والی تمام تنظیموں نے بھرپور شرکت کر کے اسے کامیاب بنانے میں کردار ادا کیا۔ سنی اتحاد کونسل کی قیادت نے لانگ مارچ کی تیاری کے دوران اہل سنت و جماعت سے وابستہ تمام تنظیموں اور اداروں کی قیادت سے ملاقاتیں کر کے انہیں اپنے کارکنان کے ساتھ اس میں شرکت کی باضابطہ دعوت تو دی لیکن فروغ عشق رسول ﷺ کی عظیم تحریک انجمن طلباء اسلام کے رفقاء کی نمائندہ منظم ترین جماعت، پاکستان میں مصطفائی معاشرے کی تشکیل کے لئے کوشاں مصطفائی تحریک پاکستان کی قیادت سے اس سلسلے میں ملاقات کر کے دعوت دینے کی دانستہ یا نادانستہ ضرورت محسوس نہ کی۔ اس کے باوجود مصطفائی تحریک پاکستان کے امیر جناب میاں فاروق مصطفائی، صوبہ پنجاب کے صدر جناب غلام مرتضیٰ سعیدی اور دیگر مرکزی و صوبائی قائدین نے قوم و ملک کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے لانگ مارچ کی کامیابی کے لئے ملک بھر میں مصطفائی تحریک کے تمام کارکنان کو پابند کیا کہ پاکستان بچاؤ لانگ مارچ میں اپنی شرکت کو یقینی بنائیں اور بالخصوص اسلام آباد سے لاہور تک جی ٹی روڈ پر واقع تمام شہروں میں مصطفائی تحریک کی ضلعی اور شہری تنظیموں کو پابند کیا گیا کہ لانگ مارچ کے شرکاء کا بھرپور استقبال کرنے کے لئے تمام شہروں میں استقبالیہ کیمپ لگائے جائیں۔ اس سلسلے میں مصطفائی تحریک کے مرکز کی طرف سے ہزاروں کی تعداد میں پوسٹرز، پلے کارڈز اور تحریک کے جھنڈے تیار کروا کر 17 شہروں کی مقامی و شہری تنظیموں کو فراہم کئے گئے جبکہ خیر مقدمی نعروں سے آراستہ بینرز اور پینافلیکس مقامی تنظیموں نے اپنے طور پر تیار کروا کر جلوس کے راستے میں اہم مقامات پر آویزاں کئے تا کہ ہر خاص و عام پر پاکستان بچاؤ لانگ مارچ کی اہمیت واضح ہو۔

27 نومبر 2010 کو جب پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں حضرت امام بری سرکارؒ کے مزار اقدس سے اس کاروانِ خیر کا آغاز ہوا تو امیر تحریک جناب میاں فاروق مصطفائی اور مصطفائی تحریک صوبہ پنجاب کے صدر جناب غلام مرتضیٰ سعیدی کے حکم پر جناب امانت علی زیب کی قیادت میں ہزاروں مصطفائی رضا کاروں نے اس میں شرکت کی۔ جب لانگ مارچ سوہاوہ پہنچا تو مصطفائی تحریک ضلع جہلم کے قائدین عبدالظہور ہاشمی اور افتخار احمد نے سینکڑوں کارکنان کے ساتھ اس قافلہ خیر کا تاریخی استقبال کیا اس وقت پوری فضاء سیدی مرشدی یا نبی یا نبی اور مصطفائی مصطفائی کے پرسوز نعروں سے گونج اٹھی۔ اور اس کے بعد جب یہ قافلہ اپنی منزلیں طے کرتا ہوا لالہ موسیٰ کی حدود میں داخل ہو رہا تھا تو ضلعی صدر مصطفائی تحریک جناب محمد اشرف نقشبندی نے سینکڑوں مصطفائی رضا کاروں کے ساتھ آگے بڑھ کر لانگ مارچ کے شرکاء کا بڑے پرتپاک طریقے سے استقبال کیا۔ اور اسی طرح جب یہ کارواں گجرات شہر میں جی ٹی ایس چوک کے مقام پر پہنچا تو مصطفائی تحریک کے رہنماؤں ڈاکٹر اکرم مصطفائی، عبدالقادر مصطفائی، اظہر اقبال، حافظ شفیق تبسم اور قاری عمر قادری نے بھرپور استقبال کیا اس موقع پر گجرات کے تمام داخلی و خارجی راستوں پر مصطفائی تحریک کے پرچم اور پلے

27 نومبر 2010 کو جب پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں حضرت امام بری سرکارؒ کے مزار اقدس سے اس کاروانِ خیر کا آغاز ہوا تو امیر تحریک جناب میاں فاروق مصطفائی اور مصطفائی تحریک صوبہ پنجاب کے صدر جناب غلام مرتضیٰ سعیدی کے حکم پر جناب امانت علی زیب کی قیادت میں ہزاروں مصطفائی رضا کاروں نے اس میں شرکت کی۔

کارروز پروقار طریقے سے لہرا رہے تھے شہر گجرات کی فضاء سیدی مرشدی یا نبی یا نبی اور مصطفائی مصطفائی کے روحانی نعروں سے گونج رہی تھی۔ بعد ازاں جب یہ قافلہ وزیر آباد میں داخل ہوا تو مصطفائی تحریک ضلع گوجرانوالہ کے جنرل سیکرٹری جناب خان

> **مصطفائی تحریک کے رضاکاروں اور انجمن طلباء اسلام کے کارکنان و قائدین نے ایک دوسرے کے شانہ بشانہ استقبالی کیمپوں تیاری میں بھرپور کردار ادا کیا۔ خصوصی طور پر مصطفائی تحریک کے استقبالیہ کیمپوں کو سجانے میں جناب شیخ طاہر انجم نے بھرپور تعاون کیا جس پر تحریک کی قیادت نے ان کا شکریہ ادا کیا۔**

آصف خان کی قیادت میں ہزاروں مصطفائی رضاکاروں نے انتہائی پرجوش طریقے سے لانگ مارچ کے شرکاء کا فقید المثال استقبال کیا اور اس کا حصہ بنے۔ اس کے بعد جب لانگ مارچ دھونکل موڑ پر پہنچا تو جناب شہزاد احمد مجددی اور محمد ناظم کی قیادت میں مصطفائی تحریک اور انجمن طلباء اسلام کے کارکنان نے مشترکہ طور پر بڑا مثالی استقبال کیا۔ اسی روحانی کیف وسرور کی کیفیت میں جب یہ قافلہ گکھڑ شہر پہنچا تو مصطفائی تحریک صوبہ پنجاب کے جنرل سیکرٹری جناب محمد قاسم مصطفائی، ضلعی نائب صدر جناب مدثر قادر مصباح اور مصطفائی تحریک گکھڑ کے صدر جناب شبیر انجم مصطفائی کی قیادت میں مصطفائی تحریک کے ہزاروں کارکنان نے عظیم الشان استقبال کیا۔ اس موقع پر مصطفائی تحریک کی جانب سے جی ٹی روڈ کی دونوں اطراف سمیت پورے گکھڑ شہر کو قدآدم بینرز، پینافلیکس اور تحریکی پرچموں سے دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ مصطفائی تحریک گکھڑ کے کارکنوں کی محنت اور استقبالیہ کیمپ کے بہترین انتظامات پر مصطفائی تحریک کے مرکزی وصوبائی قائدین اور سنی اتحاد کونسل کی قیادت نے مصطفائی تحریک گکھڑ کے صدر شبیر انجم مصطفائی اور ان کی ٹیم کو نہ صرف خراج تحسین پیش کیا بلکہ یہاں رک کر سنی اتحاد کونسل کے چیئرمین صاحبزادہ فضل کریم نے خطاب بھی کیا۔ بعد ازاں جیسے جیسے یہ کارواں گوجرانوالہ شہر کی طرف بڑھ رہا تھا تو مصطفائی تحریک ضلع گوجرانوالہ کے صدر جناب عامر سہیل موکھڑ، محمد صابر بٹ، چوہدری اقبال ہنجرا، محمد شفیق سندھو کی قیادت میں مصطفائی تحریک کے ہزاروں کارکن سیدی مرشدی یا نبی یا نبی اور مصطفائی مصطفائی کے فلک شگاف نعروں سے پاکستان بچاؤ لانگ مارچ کا استقبال کرنے کے لئے آگے بڑھ رہے تھے۔ اس دوران لانگ مارچ کی سیکیورٹی کی ذمہ داری بھی مصطفائی تحریک کے کارکنوں کے ذمہ تھی مزید یہ کہ گوجرانوالہ شہر میں پرانا ریلوے سٹیشن کے مقام پر مصطفائی تحریک، انجمن طلباء اسلام اور دیگر سنی تنظیمات نے مشترکہ طور پر ایک فقید المثال استقبالیہ کیمپ کا انعقاد بھی کیا۔ اس موقع پر پورے شہر گوجرانوالہ میں مصطفائی تحریک کے سبز وسرخ پرچموں کی بہار دیدنی تھی۔ بعد ازاں کاموکی میں مصطفائی تحریک کے رضاکاروں نے پرجوش استقبال کیا اسی طرح مریدکے میں ضلعی صدر مصطفائی تحریک جناب محمد ایوب خاں ایڈووکیٹ کی قیادت میں مصطفائی تحریک کے ہزاروں کارکنوں نے لانگ مارچ کا استقبال کیا اور اس قافلے کے ہم سفر بنے۔ لاہور سے ساجد الرحمان سلہری نے اپنے رفقاء سمیت لانگ میں نہ صرف شرکت کی بلکہ المصطفیٰ ایمبولینس سروس کی خدمات بھی پیش کیں۔ لانگ مارچ کو روکنے کے لئے جس طرح ملک کے دوسرے شہروں میں حکومتی مشنری اور پولیس کا بے دریغ استعمال کیا گیا اسی طرح مصطفائی تحریک ضلع گوجرانوالہ کے رہنما صاحبزادہ زبیر عبدالنبی کو گرفتار کرکے ہیڈ خانکی ریسٹ ہاؤس میں رکھا گیا اور مصطفائی تحریک پنجاب کے جنرل سیکرٹری جناب محمد قاسم مصطفائی کی گرفتاری کیلئے پولیس نے ان کے گھر پر رات کو ایک بجے چھاپہ مارا اور پولیس کی بھاری نفری نے لانگ مارچ کو ناکام بنانے کیلئے ''مصطفائی مرکز'' نوشہرہ ورکاں کو بھی سیل کردیا مگر مصطفائی تحریک کی جانب سے استقبالیہ کارواں تمام رکاوٹیں عبور کرتے ہوئے محمد اقبال قاسم، محمد نوید نوری، ڈاکٹر بشارت علی اور اے ٹی آئی کے رہنماؤں محمد شفقت ندیم اور ابوبکر مصطفائی کی قیادت میں کاموکی پہنچ گیا۔ مصطفائی تحریک کے رضاکاروں اور انجمن طلباء اسلام کے کارکنان وقائدین نے ایک دوسرے کے شانہ بشانہ استقبالی کیمپوں تیاری میں بھرپور کردار ادا کیا۔ خصوصی طور پر مصطفائی تحریک کے استقبالیہ کیمپوں کو سجانے میں جناب شیخ طاہر انجم نے بھرپور تعاون کیا جس پر تحریک کی قیادت نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

پاکستان بچاؤ لانگ مارچ کی کامیابی میں مصطفائی تحریک کے فعال کردار، مصطفائی تحریک کے قائدین وکارکنان کی بھرپور شرکت اور تمام بڑے شہروں میں شاندار استقبالیہ کیمپوں میں مصطفائی رضاکاروں کی کثیر تعداد سے متاثر ہوکر سنی اتحاد کونسل کے چیئرمین جناب حاجی فضل کریم نے امیر مصطفائی تحریک جناب میاں فاروق مصطفائی کو ٹیلی فون کرکے خصوصی طور پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

کراچی اسٹیٹ

کراچی شہر میں اپنی جائیداد کی خرید وفروخت اور کرائے پر لینے / دینے کیلئے بااعتماد نام

پروپرائیٹر: ندیم ہارون

دکان نمبر 2 رفعت منزل کیمبل روڈ آف برنس روڈ نزد شیل پٹرول پمپ کراچی

Contact:0321-9241196 021-2214212

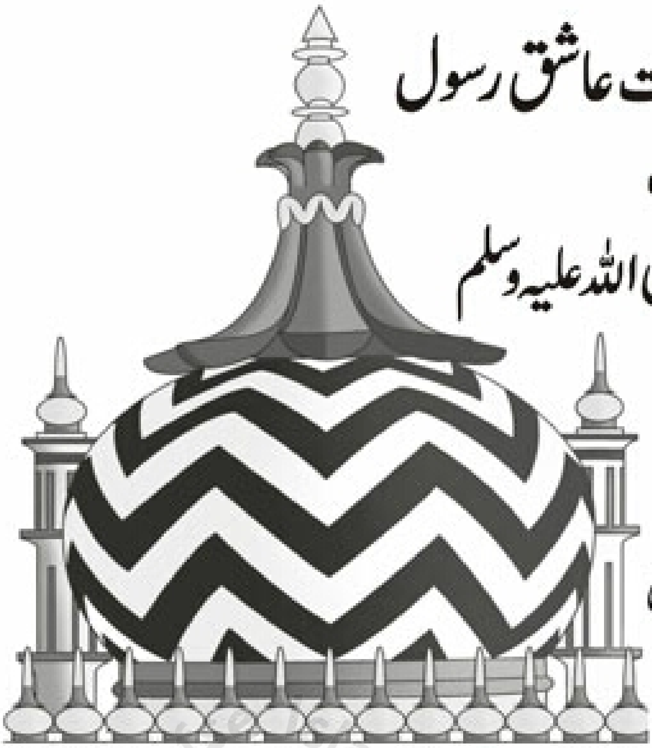

احمد رضا بریلوی بحیثیت عاشق رسول

بحیثیت

ایک عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی
(شیخ الجامعہ، جامعہ کراچی)

آپ چودہویں صدی ہجری کے ایک بلند پایہ فقیہہ، سائنس دان، بہترین نعت گو، صاحب شریعت وصاحب طریقت بزرگ تھے۔ آپ کے علم ومقام کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ تقریباً 54 علوم وفنون پر مکمل دسترس رکھتے تھے اور ان علموں میں سے ہر فن میں آپ نے کوئی نہ کوئی تصنیف یادگار ضرور چھوڑی ہے۔ ان تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے زائد بیان کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے مشہور کتابوں پر بے شمار حواشی تحریر فرمائے ہیں۔ ان کی تصانیف میں قرآن حکیم کے ترجمے کے علاوہ بارہ ہزار صفحات پر مشتمل ''فتاویٰ رضویہ'' ایک شاہکار کی حیثیت رکھتا ہے۔ ''فتاویٰ رضویہ'' دیکھ کر یہ اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو علم ادب اور فقہ وحدیث پر کتنا عبور حاصل تھا۔ حتیٰ کہ علماء عرب بھی آپ کی علمی قابلیت کے معترف تھے۔ امام احمد رضا خان نے بلا کا حافظہ پایا تھا۔ آپ نے صرف ایک ماہ کے عرصہ میں قرآن پاک حفظ کرلیا تھا۔ دینی علوم کے علاوہ امام احمد رضا خان کو سائنسی علوم پر بھی پوری مہارت حاصل تھی۔ ماہر ریاضیات تھے، جب ان کے سامنے ریاضی کا ایک پیچیدہ سوال آیا تو اس کو مولانا امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے باآسانی حل کردیا۔

ان کی تصانیف میں قرآن حکیم کے ترجمے کے علاوہ بارہ ہزار صفحات پر مشتمل ''فتاویٰ رضویہ'' ایک شاہکار کی حیثیت رکھتا ہے۔ ''فتاویٰ رضویہ'' دیکھ کر یہ اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو علم ادب اور فقہ وحدیث پر کتنا عبور حاصل تھا۔ حتیٰ کہ علماء عرب بھی آپ کی علمی قابلیت کے معترف تھے۔ امام احمد رضا خان نے بلا کا حافظہ پایا تھا۔ آپ نے صرف ایک ماہ کے عرصہ میں قرآن پاک حفظ کرلیا تھا۔ دینی علوم کے علاوہ امام احمد رضا خان کو سائنسی علوم پر بھی پوری مہارت حاصل تھی۔ ماہر ریاضیات تھے، جب ان کے سامنے ریاضی کا ایک پیچیدہ سوال آیا تو اس کو مولانا امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے باآسانی حل کردیا۔

مولانا کی شخصیت ایک پہلودار شخصیت تھی جس کے مختلف پہلوؤں پر بہت کچھ لکھا جاچکا ہے۔ لیکن ان امتیازی وصف میں جو دوسرے تمام فضائل وکمالات سے بڑھ کر ہیں وہ ''عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' ہے۔ ان کی تصانیف وتالیفات میں جو چیز سب سے نمایاں ہے وہ یہی حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ ترجمہ قرآن کریم ہو یا تشریح احادیث، فقہ کی باریک بینی ہو یا شریعت وطریقت کی بحث ہو یا نعتیہ شاعری، ہر جگہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نمایاں جھلک نظر آتی ہے۔ ان کی نعتیہ شاعری کو ہی لے لیجئے یہ کوئی رسمی اور روایتی شاعری نہیں ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایک راسخ العقیدہ مسلمان کی شاعری ہے۔ جس کے افکار کا محور ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ آپ کے شعری مجموعہ ''حدائق بخشش'' کے مطالعہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی ذات عشق مصطفیٰ سے عبارت تھی۔ آپ کی نظموں اور غزلوں کا ایک ایک حرف عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈوبا ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نعت گو شعراء میں کوئی شاعر علم وفضل اور زہد وتقویٰ میں مولانا امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا ہم پلہ نہیں ہے۔

مولانا کی شخصیت کا دوسرا نمایاں پہلو جس نے آپ کو منفرد مقام عطا کیا۔ وہ آپ کا تبحر فقہی علم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ ان علوم وفنون پر مکمل دسترس رکھتے تھے جو ایک فقیہہ کے لئے ضروری ہے۔ آپ میں استدلال واستنباط کا وہ ملکہ موجود تھا۔ جو ایک مجتہد کے لئے ضروری ہے۔ اس کی شہادت ان کے فتوؤں کا مجموعہ ہے۔ یہی وہ مجموعہ ہے جس کے مطالعے کے بعد جناب علامہ اقبال نے کہا تھا کہ ''اگر مولانا میں شدت نہ ہوتی تو وہ اپنے زمانے کے امام ابوحنیفہ ہوتے۔''

علامہ اقبال کے اس قول سے حضرت مولانا امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کے ایک اور پہلو پر روشنی پڑتی ہے۔ یعنی ان کی شدت اور سختی۔ اگر ہم مولانا کی زندگی کا مطالعہ کریں تو دیکھیں گے کہ جس شدت کا علامہ اقبال تذکرہ کررہے ہیں۔ وہ مولانا کی زندگی میں ان کے ذاتی معاملات میں نہ تھی بلکہ شدت کا یہ اظہار وہ دشمنان دین کے مقابلے پر کرتے تھے جو قرآنی تعلیمات ''اشداء علی الکفار'' کے عین مطابق ہے اور جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خود علامہ اقبال فرماتے ہیں:

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق وباطل ہو تو فولاد ہے مومن

حضرت مولانا امام احمد رضا خان کا ایک اہم کارنامہ یہ تھا کہ آپ اسلام کی برتری اور مسلمانان ہند کی بہتری کے لئے ہمیشہ سینہ سپر رہے اور قلمی جہاد کرتے رہے۔ آپ میں امت مسلمہ

کی اصلاح کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ مسلم لیگ نے بعد میں دو قومی نظریہ پیش کیا۔ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ بہت پہلے اس طرف اشارہ کر چکے تھے۔ اپنی سیاسی بصیرت کے پیش نظر وہ ہندو مسلم اتحاد کے سخت مخالف تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ معاملات، روزمرہ کے لین دین اور تعلقات و مراسم کی بات مختلف ہے۔ اپنی ایک تصنیف (المحجۃ المؤتمنۃ فی آیات الممتحنۃ) میں انہوں نے صراحت سے بیان کیا کہ ترک موالات کے ساتھ ساتھ جو ہندو مسلم اتحاد کا نعرہ لگایا جا رہا تھا وہ غیر شرعی ہے۔ اگرچہ مولانا قیام پاکستان تک زندہ نہ رہے لیکن اپنی تحریروں اور تبلیغ سے قیام پاکستان کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہزاروں علماء کی ایک ٹیم ضرور تیار کر گئے۔

آج جامعہ کراچی سمیت کئی ملکی و بیرونی جامعات میں امام موصوف کی نعتیہ شاعری اور دیگر فنون سے متعلق تحقیقی مقالات لکھے جا رہے ہیں۔ اور جامعہ کراچی شعبہ اسلامیہ ہی سے ان کی علمی، دینی، تفسیری، فقہی خدمات پر پی ایچ ڈی کی اسناد دی جا چکی ہیں، اور کئی مقالے زیر ترتیب ہیں۔ معاشرہ کی تشکیل نو کے لئے آپ نے انگریز اور ہندوؤں کے رسم و رواج کا سختی سے رد کیا اور مسلمانوں کو دینی شعائر پر قائم رہنے کی تلقین فرمائی ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں کو جدید تعلیم حاصل کرنے کی طرف بھی راغب کیا چنانچہ آپ ایک جگہ اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں۔ "غیر دین کی ایسی تعلیم جو جملہ مفاسد سے پاک ہو مثلاً ریاضی، ہندسہ، حساب، جبر، مقابلہ اور جغرافیہ ضروریات دینیہ سیکھنے کے بعد سیکھنے کی کوئی ممانعت نہیں خواہ کسی بھی زبان میں ہو اور نفس زبان کا سیکھنا کوئی حرج رکھتا ہی نہیں۔"

مسلمانوں کے تعلیمی نظام اور تشخص کو اس وقت زبردست دھچکا لگا جب آج سے سو سال قبل انگریزوں نے ہندوؤں کے ساتھ مل کر ہند کی معیشت پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس پر آشوب دور میں اللہ رب العزت نے برصغیر کے مسلمانوں کو حضرت امام احمد رضا خان جیسی باصلاحیت اور مدبرانہ قیادت سے نوازا، آپ کی تصانیف اور تبلیغی کاوشوں نے شکست خوردہ قوم میں ایک فکری انقلاب برپا کر دیا۔ آج کا منتشر ماحول بھی ہم سے تعلیمات امام احمد رضا پر غور و فکر کرنے کا متقاضی ہے۔

یوں تو اسلام علم و فن کے ہر شعبے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور اس کی تعمیر و ترقی کا داعی بھی ہے لیکن ایسے علوم کی اہمیت زیادہ ہے، جس کا تعلق انسان کے فکر و عمل سے ہو کیوں کہ فکر و عمل کے اثرات ہی انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر انتہائی گہرے ہوتے ہیں۔

بلاشبہ قانون کی تشریح کرنا اور اصولوں کی روشنی میں قانون بنانا بڑا مشکل کام ہے اور اس کام کو وہی حضرات بطریق احسن انجام دے سکتے ہیں جو بہترین صلاحیتوں کے حامل ہوں۔ گونا گوں علوم و فنون میں مہارت رکھتے ہوں اور قوت استدلال اور جدید و قدیم مسائل کے ادراک کے ساتھ ساتھ اعلیٰ اخلاق اقدار کے مالک بھی ہوں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سلسلے میں قرآن کریم اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنیاد قائم کر دی ہے لیکن اس بنیاد کی روشنی میں مجتہدانہ غور و فکر اور بصیرت کے ذریعہ مسائل کا قابل عمل حل پیش کرنا معمولی ذمہ داری نہیں۔

میں عرض کر رہا تھا کہ فقہ کے بارے میں، فقہ کے میدان میں آپ کے فتاوئی فقہ اسلامی کا وہ عظیم الشان کارنامہ ہیں جو آپ کو مجتہد کے درجہ پر فائز کرنے کے لئے کافی ہیں۔ آپ کے علمی کارناموں کا دوسرا رُخ آپ کے پیش کردہ معاشی نکات ہیں جو آپ نے 1912ء میں وہ چار نکات پیش کئے کہ جن پر اگر ہمارے اکابر بروقت توجہ فرماتے، تو مسلمان 1938ء سے قبل ہی انگریزوں کی غلامی سے نجات حاصل کر لیتے بلکہ آج پورے برصغیر کی قیادت مسلمانوں کے ہاتھ میں ہوتی۔ آپ نے ان چار نکات کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

☆ مسلمان اپنے دین کی اشاعت کی طرف توجہ دیں۔
☆ فضول خرچی نہ کریں اور مقدمات پر روپیہ پیسہ پانی کی طرح نہ بہائیں۔
☆ مسلمان صرف مسلمان تاجروں سے خرید و فروخت کریں۔
☆ اہل اسلام مسلمانوں کے لئے اسلامی طرز پر بینکاری کا نظام قائم کریں۔

آپ کے علمی کارناموں کا دوسرا رُخ آپ کے پیش کردہ معاشی نکات ہیں جو آپ نے 1912ء میں وہ چار نکات پیش کئے کہ جن پر اگر ہمارے اکابر بروقت توجہ فرماتے، تو مسلمان 1938ء سے قبل ہی انگریزوں کی غلامی سے نجات حاصل کر لیتے بلکہ آج پورے برصغیر کی قیادت مسلمانوں کے ہاتھ میں ہوتی۔ آپ نے ان چار نکات کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:
☆ مسلمان اپنے دین کی اشاعت کی طرف توجہ دیں۔
☆ فضول خرچی نہ کریں اور مقدمات پر روپیہ پیسہ پانی کی طرح نہ بہائیں۔
☆ مسلمان صرف مسلمان تاجروں سے خرید و فروخت کریں۔
☆ اہلِ اسلام مسلمانوں کے لئے اسلامی طرز پر بینکاری کا نظام قائم کریں۔

اعلیٰ حضرت کے یہ نکات مسلمانوں کی معاشی اصلاح کے لئے تھے تاکہ وہ اپنے دین کی روشنی میں معاشی استحکام حاصل کر لیں جس کے نتیجے میں وہ سیاسی طور پر قوت حاصل کر لیں گے۔ کیوں کہ اس بات سے ہم انکار نہیں کر سکتے کہ تقسیم سے قبل مسلمان اقلیت ہونے کے باوجود بعض علاقوں خاص کر یوپی میں گاؤں کے مالک ہوتے تھے جس بناء پر ان کا وہاں کی آبادی پر سیاسی اثر ہوتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ تقسیم کے فوراً بعد ہندوستان کے وزیر داخلہ پٹیل نے زمینداری کے خاتمے کا اعلان کر کے مسلمانوں کی اقتصادی قوت کو ختم کر دیا۔

اعلیٰ حضرت نے 1912ء میں مسلمانوں کے لئے الگ بینکاری کی جو تجویز پیش کی تھی وہ اس لئے کہ اس وقت صرف انگریز اور ہندو بینکاری کرتے تھے۔ مسلمان زمینداران اس طرح اپنے علاقے میں اپنا سیاسی اثر بھی زائل کر دیتے۔ نیز سیاسی استحکام ہی وہ واحد حربہ ہے جو کسی بھی قوم کو سیاسی قوت بخشتا ہے۔ امریکہ کے حالات ہمارے سامنے ہیں کہ یہودی معیشت پر غالب ہونے کی وجہ سے امریکہ جیسی طاقتور حکومت سے اپنی مرضی کے فیصلے کرواتے ہیں اور عرب ممالک معاشی قوت کو صحیح طور پر استعمال نہ کرنے کی وجہ سے اسرائیل کے سامنے بے بس نظر آتے ہیں۔

علم دین کی اشاعت کی طرف اعلیٰ حضرت نے اس

Nafse Islam
www.nafseislam.com

لئے توجہ دلائی کہ اگر مسلمان مادی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانی ترقی پر توجہ نہیں دیں گے تو یہی ترقی ان کے لئے تباہی کا سبب بن سکتی ہے۔ خاص کر اعلیٰ حضرت کا مقصد یہ تھا کہ انگریزی تعلیم اگر حاصل کرنا ضروری ہے تو اس کے ساتھ مسلمان اپنی دینی تعلیم نہ بھلا بیٹھیں۔ کیونکہ آپ کو یہ خطرہ محسوس ہوگیا تھا کہ اگر مسلمان علم دین سے بے بہرہ ہوگئے تو اپنی حیثیت کھو بیٹھیں گے۔

یہی وجہ تھی کہ آپ نے تحریک ترک موالات کے سلسلے میں 1920ء میں ایک جامع فتویٰ دے کر دو قومی نظریے کی بنیاد ڈال دی اور آپ کے فتوے ہی کی بناء پر علامہ اقبال نے 21 نومبر 1920ء میں انجمن حمایت الاسلام کے جلسہ میں انجمن کے جنرل سیکریٹری کی حیثیت سے مسلمانوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی اور فرمایا:

''میں ہر معاملہ کو مذہبی نکتہ نظر سے دیکھتا ہوں اور مسلمانوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر وہ شریعت کے احکام پر نہ چلے تو ہندوستان میں ان کی حیثیت بالکل تباہ ہوجائے گی۔''

امام احمد رضا خان نے اپنی جملہ تصانیف میں کئی جگہ جن اسلامی سیاسی افکار اور تنظیمات عامہ کو بھی بیان کیا ہے عصر جدید کے تقاضوں کے مطابق ان افکار اور نظریات کو مربوط کیا جائے اور فروغ دیا جائے تاکہ امت اسلامیہ اپنے اس ورثہ علمیہ کو نہ صرف سمجھ سکے بلکہ اپنے روشن مستقبل کے لئے ایک مستحکم ومضبوط لائحہ عمل بھی تیار کرسکے۔

''امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ایک مقلد تھے۔ آپ کا مسلک حنفی تھا لیکن آپ ایسے مقلد تھے جس کی تقلید کے دامن میں اجتہاد کی وسعتیں اپنی تمام تر گہرائیوں کے ساتھ سمٹ کر آگئی تھیں۔ وہ مجدد تھے لیکن ایسے مجدد کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تجدد نے علم وفکر کے ان گوشوں تک صاحبان طلب کو پہنچایا جو رہنمائی کی نایابی کے باعث مجبور ہوکر بیٹھ گئے تھے۔ اسلاف پرستی اور شخصی عظمتوں کے اعتبارات علم وفضل نے تحقیق وتجسس، تفحص وتفکر کے راستوں پر اعتماد ویقین کے ایسے دبیز پردے ڈال دیئے تھے کہ نئے راستے ہی نہیں بلکہ قدیم راستے بھی چھپ گئے تھے اور مدتوں سے قدم ناآشنا بن چکے تھے۔''

ایک بات عرض کرتا چلوں کہ 1898ء کے بعد بر صغیر پاک وہند میں ملت اسلامیہ کی نشاۃ الثانیہ میں جب اکابر نے حصہ لیا ان میں حضرت امام احمد رضا خان بھی شامل ہیں۔ اس دور میں مسلمان نہ صرف یہ کہ سیاسی محاذ پر ہزیمت کا شکار ہوچکے تھے، نہ صرف سلطنت سے محرومی ان کا خاص مسئلہ تھا بلکہ یہ ایک بڑا تہذیبی حادثہ بھی تھا جس کا انہیں سامنا تھا اور معلوم کچھ ایسا ہوتا تھا کہ شاید اس خطہ ارض میں بھی مسلمانوں کا وہی حشر ہونے والا ہے جو سرزمین ہسپانیہ میں ہوچکا تھا۔ ان کے دشمن صرف تنے حکمران (فرنگی) ہی نہ تھے بلکہ ان کے ساتھ آنے والے وہ عیسائی مبلغین بھی تھے جو سارے ملک کو عیسائی بنانا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آزمائش اور ابتلا کے دور میں اپنے بندوں میں سے ہی بعض کو یہ نعمت نصیب کی کہ وہ اپنی تحریر وتقریر اور عمل سے اس سیلاب کا مقابلہ کریں اور مسلمانوں کو ایک طرف انگریزوں اور کالے پادریوں کی یلغار سے بچائیں اور دوسری طرح ان تحریکات کا مقابلہ کریں جو ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں کو ہندو دھرم میں داخل ہونے کے لئے شروع کی گئی تھیں اور جن کو برطانوی حکومت اور ان کے کارندوں کی تائید حاصل تھی۔ ان ہی بزرگوں میں سرسید سے لے کر اقبال، قائداعظم تک زندگی کے ہر میدان میں خواہ سیاست ہو، آزادی کے لے جدوجہد ہو یا دین مبین کے استحکام کے لئے جدوجہد ہو علمائے کرام کا بھی نمایاں کردار رہا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی اسلام پر ایسا وقت آیا ہے تو ان علماء نے ہی اپنے علم ویقین، اپنے اجتہاد اور کردار سے وہ فرض ادا کیا ہے۔ جس کا ایک حدیث شریف میں یوں ذکر ہے کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء جیسے ہیں۔

حضرات! مجھے اس کے اعتراف میں قطعاً تامل نہیں کہ علم دین کے بارے میں، میں طفل مکتب بھی نہیں۔ لہٰذا ان علوم کے سلسلے میں یا ان کے تناظر میں میں امام احمد رضا خان کی زندگی اور تصانیف کے اس پہلو پر گفتگو کا خود کو اہل نہیں پایا۔ لیکن جب میں آپ کی تصانیف کی طویل فہرست پر نظر ڈالتا ہوں تو اندازہ ہوتا ہے کہ عالم کسے کہتے ہیں؟ اور صاحب تصانیف ہونے سے کیا عبارت ہے۔

آج کا دور تخصیص کا ہے۔ اور تخصیص کا مطلب ہے کہ ایک علم کے ایک پہلو بلکہ اس پہلو کے ایک جز پر عالم کی توجہ رہتی ہے اور علم کے بحر ذخار میں اس کی حقیقت اور حیثیت ایک قطرہ سے بھی کم ہوتی ہے۔ ایک ایسا شخص جو بیک وقت عالم دین ہو، فقیہ ہو، مذاہب اربعہ پر عبور رکھتا ہو، حدیث پر ایسی نظر ہو کہ جو اس دور میں صرف انگلیوں پر گنے والے چند بزرگوں کا حصہ ہو۔ وہ جو بارہ جلدوں پر مشتمل فتاوئی رضویہ تصنیف کرے اور ساتھ ہی علوم جدیدہ میں علم ہندسہ، علم ہیئت، ریاضی، طبیعات، طبقات الارض، فلکیات، علم مناظرہ، جغرافیہ، جبر ومقابلہ اور علم طب پر بیک وقت عالمانہ بحث پر قادر ہو، ایک نابغہ روزگار ہی ہوسکتا ہے۔ افسوس کہ مسلمانوں کے سیاسی زوال کے ساتھ ان کے علوم کی تاریخ اور ان کے علمی کارناموں پر بھی پردے پڑ گئے۔ آج ہماری جدید تعلیم جسے ہم نے تعلیم کا نام دے رکھا ہے اور جس کی اصلاح کے لئے ہم کتنے کمیشن، کمیٹیاں اور مجالس قائم کرچکے، کتنی تجاویز پیش کرچکے، کتنے کاغذ سیاہ کرچکے، ایک بھی عالم پیدا نہ کرسکے اگر کہیں کسی

''امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ایک مقلد تھے۔ آپ کا مسلک حنفی تھا لیکن آپ ایسے مقلد تھے جس کی تقلید کے دامن میں اجتہاد کی وسعتیں اپنی تمام تر گہرائیوں کے ساتھ سمٹ کر آگئی تھیں۔ وہ مجدد تھے لیکن ایسے مجدد کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تجدد نے علم وفکر کے ان گوشوں تک صاحبان طلب کو پہنچایا جو رہنمائی کی نایابی کے باعث مجبور ہوکر بیٹھ گئے تھے۔ اسلاف پرستی اور شخصی عظمتوں کے اعتبارات علم وفضل نے تحقیق وتجسس، تفحص وتفکر کے راستوں پر اعتماد ویقین کے ایسے دبیز پردے ڈال دیئے تھے کہ نئے راستے ہی نہیں بلکہ قدیم راستے بھی چھپ گئے تھے اور مدتوں سے قدم ناآشنا بن چکے تھے۔''

مدرسہ میں یا خانقاہ میں کوئی اہل علم اور اہل دل باقی ہے تو وہ اس تعلیم جدید کا ثمر نہیں۔ ہمارے اسلاف کی یادگار اور اس نظام تعلیم سے فیض یافتہ ہے۔ جس کا ایک نمونہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ علیہ کے یہاں ملتا ہے۔ ان میں ہر جہت اور ہر پہلو ایک علیحدہ مضمون کا متقاضی ہے کہ اسلامی علوم وفنون کے ان شعبوں کے تناظر میں امام احمد رضا خان رحمہ اللہ علیہ کے کارناموں کا تجزیہ کیا جائے اور موجودہ نسل کو ان کی علمی تاریخ اور دینی ورثہ سے روشناس کرایا جائے۔ خاص کر وہ علوم جن کے بارے میں یہ غلط فہمی صرف عوام الناس ہی میں نہیں بلکہ طبقہ خواص میں بھی پائی جاتی ہے کہ یہ علوم ہمیں اہل مغرب کی بدولت حاصل ہوئے حالانکہ جس وقت یورپ کی اقوام قرون وسطی کی جہالت میں مبتلا تھیں مسلمانوں کے دارالعلوم بغداد سے غرناطہ اور قرطبہ تک پھیلے ہوئے تھے۔ ان بنیادوں کو ہم نے فراموش کردیا اور اغیار نے ان پر وہ عالیشان عمارتیں تعمیر کرلیں جن کو دیکھ کر آج ہم حیران رہ جاتے ہیں۔ اور اپنی جہالت، پسماندگی کا احساس ہوتا ہے۔

غنی روز سیاہ پیر کنعاں راتماشا کن
کہ نور دیدہ اش روشن کند چشم زلیخارا

جامعہ کراچی کے مختلف شعبہ جات بالخصوص شعبہ اسلامک اسٹڈیز، اردو ڈیپارٹمنٹ اور دیگر شعبہ جات میں مولانا فاضل بریلوی کے حوالے سے تحقیقی کام کا آغاز ہوچکا ہے اور اب تک کئی طالب علم پی، ایچ، ڈی کی ڈگری حاصل کرچکے ہیں۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔

(بشکریہ معارف رضا)

سردیوں کا موسم اور ہماری صحت

ذیشان مصطفائی

موسم کی تبدیلی کے منفی اثرات کو زائل کرنے کیلئے انسانی جسم میں معدنی مرکبات کی کمی نہیں ہونی چاہیے۔ جس میں کیلشیم، کاپر، زنک، میگنیز سرفہرست ہیں۔ وٹامنز میں وٹامن ای۔ اے اور وٹامن سی موسمی تبدیلی کے منفی اثرات کو ختم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ آیئے دیکھئے خوراک میں کونسی ایسی چیزیں ہیں جن میں مندرجہ بالا معدنیات اور وٹامنز شامل ہیں۔ کیلشیم، السی، کاپر، چنے، زنک: مغز، مچھلی، دودھ، وٹامن ای: تل وٹامن اے: گاجر، وٹامن سی: مالٹا، کینو، گریپ فروٹ۔

خدا تعالیٰ کی شان دیکھئے کہ یہ تمام اشیاء سردیوں میں وافر مقدار میں میسر آتی ہیں۔ اگر پرانی روایات کو دیکھا جائے تو اس خطہ میں سردیوں کی آمد کے ساتھ چکنائی کا استعمال بڑھ جاتا تھا۔ لوگوں میں مختلف اقسام کے حلوے جس میں دال کا حلوہ، سوہن حلوہ، ماش کی دال کا حلوہ، انڈوں کا حلوہ، گاجر کا حلوہ، مغزیات والا گڑ، مونگ پھلی، اخروٹ، بادام، شہد، چلغوزہ وغیرہ کا استعمال بھی بڑھ جاتا تھا۔ اگر طبی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو مونگ پھلی میں لحمیات کی ایک بڑی مقدار موجود ہے۔ جو انسانی جسم کے اندر نائیٹروجن کے توازن کو برقرار رکھ سکتی ہے۔ مغزیات مختلف معدنیات کا ذخیرہ ہیں۔ جیسے کہ تل کے ایک سو گرام میں تقریباً 1.5 گرام کے قریب کیلشیم پایا جاتا ہے۔ یہ معدنیات آئنز کے توازن کو برقرار رکھنے میں قابل ذکر کردار سرانجام دیتی ہیں۔ جسم کے درجہ حرارت کو قائم رکھنے کیلئے قدرت نے جسم میں ایسے عوامل پیدا کیے ہیں جو ماحول کی مطابقت کے مطابق جسم کو درجہ حرارت مہیا کرتے ہیں۔ لہٰذا سردیوں میں سردی کی وجہ سے نظام انہضام کے ساتھ دوسرے نظاموں میں بھی تیزی آجاتی ہے کیونکہ جسم کا درجہ حرارت قائم رکھنے کیلئے زیادہ توانائی کی ضرورت ہوتی ہے اور جسمانی درجہ حرارت کو قائم رکھنے کے لیے خوراک ہی ایک ایسا عنصر ہے جو اہم کردار ادا کرتا ہے۔

انسانی لباس بھی جسم کو گرم رکھنے میں یعنی جسمانی حرارت کو زائل ہونے میں کمی کرتا ہے۔ لہٰذا سردیوں میں گرم (اون) اور موٹے سوتی کپڑوں کا استعمال بڑھ جاتا ہے۔ گھروں کو گرم رکھا جاتا ہے لیکن بدقسمتی سے ہمارے لوگ خوراک کے بارے میں زیادہ باشعور نہیں ہیں۔ لہٰذا اس غفلت کی وجہ سے سردیوں میں نزلہ، فلو، زکام، کھانسی، نمونیا، جسمانی خشکی، ہاتھ پاؤں کا پھٹ جانا اور سوزش کا ظاہر ہونا۔ دردوں کے امراض کا بڑھ جانا شامل ہے۔ آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ ان تمام امراض کی کیا وجوہات ہے۔ انسان اس وقت کسی مرض میں مبتلا ہوتا ہے جب اس کا قوت مدافعت کا نظام کمزور ہو جاتا ہے۔ جس کے ساتھ ساتھ جسمانی طور پر تیزابی اساسی توازن بگڑ جاتا ہے اور آئنز کا توازن برقرار نہیں رہتا۔

سردیوں میں خاص کر خواتین میں فولاد کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ جس کیلئے شربت فولاد کا استعمال ضروری ہے کیونکہ یہ جسم میں حرارت (Thermodynamics) پیدا کرنے میں کافی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ سردیوں کے موسم میں وٹامن سی کے ساتھ شربت فولاد ایک دوسرے کی افادیت کو دوگنا کردیتے ہیں۔ انسانی جسم میں زنک کی کمی کی وجہ سے جلد پر خشکی کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں اور نزلہ و زکام بھی زنک کی کمی کی طرف اشارہ کرتا ہے اور اس کے علاوہ انسانی جسم کا قوت مدافعت کا انحصار بھی زیادہ تر زنک پر ہی ہے۔

جڑی بوٹیوں پر مبنی چائے اور جوشاندے

روس میں سائیریا کی شدید سردی میں ایک خاص بوٹی کا جوشاندہ جس کو ایلوتھروکوکسن ٹی کوسس (sententiousElectrocutes) کہتے ہیں جس کو روسی جن سنگ کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ فیکٹری ورکروں کو پلایا جاتا ہے جس سے وہ سردیوں کے موسم میں بھی باسانی اپنا کام سرانجام دے سکتے ہیں اور فیکٹری ورکروں کی تعداد سردیوں میں کم نہیں ہوتی۔ ورنہ اس کے بغیر تقریباً 80 فیصد لیبر سردیوں میں کسی نہ کسی مرض میں مبتلا ہوکر چھٹی لینے پر مجبور ہو جاتی تھی۔

جن سنگ کے جوشاندے سرد ممالک میں چائے کے طور پر پئے جاتے ہیں۔ جس کو جن سنگ ٹی کی شکل میں بھی مارکیٹ میں پیش کیا جا چکا ہے۔ ہمارے ہاں استعمال ہونے والی چائے بھی اسی وجہ سے مقبول ہوئی کہ یہ وقتی طور پر انسان کے جسمانی نظاموں کو تیز کر دیتی ہے اور محرک کے طور پر کام کرتی ہے۔ ملیٹھیوں کا جوشاندہ سردیوں میں بہترین ٹانک ہے اور سردی کے اثرات سے بچاتا ہے۔ شہد اور پانی کو ملا کر پکا کر پینے سے انسان سردی کے اثرات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ بچوں کو سوتے وقت شہد دینا ان کو نمونیا وغیرہ سے دور رکھتا ہے۔ کھجوروں کا سردیوں میں استعمال سردی کے منفی اثرات کو کم کرنے میں کافی مدد دیتا ہے۔ بادیاں خطائی والی چائے کشمیری قبیلوں میں سردیوں میں بڑے شوق سے پی جاتی ہے اور عنبری کا بنفشی قہوہ بہترین ٹانک ہے جو صدیوں سے آزمودہ قدرتی جڑی بوٹیوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ فلو نزلہ اور زکام کا بہترین علاج بھی ہے اور اس سے بچاؤ کا ذریعہ بھی' سردیوں میں صبح و شام اس کا استعمال فلو نزلہ اور زکام سے محفوظ رکھتا ہے۔ سردیوں کے موسم میں بدن پر خشکی ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ گلیسرین اور عرق گلاب خالص کا آمیزہ جسم پر مالش کرنے سے خشکی ختم ہو جاتی ہے۔ اگر روغن خشخاش کا استعمال کرلیا جائے تو یہ نہایت مفید ہے اور نمی قائم رکھنے والی بازار میں بکنے والی قیمتی کریم (Cream Moistung) سے ہزار درجہ بہتر اور سستا ہے۔ ویزلین' جست' اوکسائیڈ اور روغن خشخاش کا مرکب جلد کیلئے بیحد مفید ہے۔ سردیوں میں مونگ پھلی کا استعمال انسانی جسم میں نائٹروجن اور لحمیات کی کمی کو پورا کرتی ہے اور یہ وہ خوراک ہے جو امریکہ کے صدر سے لے کر پاکستان میں جھونپڑی میں رہنے والا انسان بھی استعمال کرتا ہے اور بہترین لحمیات کا خزانہ ہے۔ عام طور پر لوگوں میں یہ شکایت ہوتی ہے کہ مونگ پھلی کھانے سے بلغم ہو جاتی ہے۔ اچھی بھونی ہوئی مونگ پھلی بلغم پیدا نہیں کرتی۔ اس کے ساتھ گڑ کا استعمال ضرور کریں۔

کیا صفر کا مہینہ منحوس ہوتا ہے؟

ماہِ صفر و توہمات

محمد تبسم بشیر اویسی

اللہ کریم جل شانہ نے اپنے مقدس کلام قرآن کریم میں مہینوں کی گنتی بارہ (12) بیان فرمائی ہے۔ یہ ذکر سورۃ توبہ کی آیت نمبر 26 میں ہے۔ بارہ ماہ کے مجموعے کو برس یا سال کہتے ہیں۔ اور یہ چاند کے حساب سے شمار ہوتے ہیں۔ اسی لیے اسے قمری تقویم (کیلنڈر) کہا جاتا ہے۔ چاند کے حوالے سے شمار کا بیان سورۃ بقرۃ کی آیت نمبر 119 میں ہے۔ اسلام میں یہ قمری تقویم ہی رائج ہے اور اس کے باقاعدہ رواج اور ترتیب ونفاذ کا سلسلہ امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں ہوا۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کے اہم واقعہ سے اس تقویم کو شمار کیا، اس لیے اسے ہجری تقویم کہا جاتا ہے۔ اس تقویم میں مہینوں کے نام عربی میں ہیں اور ہر ایک مہینے کی وجہ تسمیہ (نام رکھنے کی وجہ) الگ ہے۔ جو دینی عبادات واحکام کی ادائیگی، موسم یا اہل عرب کی روایات وغیرہ کے حوالے سے ہے۔ اس تقویم میں پہلا مہینہ محرم ہے۔ اور آخری یعنی بارھواں ذی الحج یا ذوالحجہ ہے۔ زیر نظر تحریر ماہ صفر کے بارے میں ہے کیوں کہ اس ماہ کے نام اور ایام کے حوالے سے کچھ نامناسب اور غلط باتیں عوام میں پھیلا دی گئی ہیں اور عوام پوری طرح علم نہ ہونے کی وجہ سے توہمات کا شکار ہے

ماہ صفر کی وجہ تسمیہ :اسلامی دوسرے مہینہ کا نام صفر ہے۔ یہ صفر بالکسر سے ماخوذ ہے۔ جس کا معنی خالی ہے۔ چونکہ یہ مہینہ ماہ محرم کے بعد آتا ہے۔ محبوب رب العالمین ﷺ کی بعثت سے قبل ماہ محرم میں جنگ حرام تھی۔ مگر صفر کا مہینہ آتا تو عرب جنگ کے لئے چلے جاتے اور گھروں کو خالی چھوڑ جاتے تھے۔ اس لئے اس کو صفر کہتے ہیں۔ صفر کے ایک معنی لغت میں پیٹ کے اندر ایک بیماری ہوتی ہے، جس سے درد ہوتا ہے۔ اس بیماری میں پیٹ کے اندر کوئی کانٹا یا کیڑا ہوتا ہے۔ جو کاٹتا ہے۔ شاید اسی حوالے سے لوگوں نے صفر کو بیماری کا مہینہ کہنا شروع کر دیا۔ جبکہ احادیث میں اس کی ممانعت بیان ہوئی ہے۔ برصغیر میں اہل علم کے سرتاج شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ مہینوں کے بارے میں ایک عمدہ تحقیقی کتاب۔ ''**ماثبت بالسنۃ**'' عربی میں تحریر فرمائی۔ جس میں حضرت شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ ماہ صفر کے بیان میں بحوالہ مسلم شریف پہلی حدیث نقل فرماتے ہیں جس کے راوی حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے۔

''عدوٰی (ایک کی بیماری کا دوسرے کو لگ جانا)،

صفر (براشگوں لینا)، غول (دیوی، بھوت) نہیں ہے۔"

یعنی یہ باتیں مسلم و مومن کو ماننی اور کرنی نہیں چاہئیں۔ بخاری و مسلم کے حوالے سے ایک اور حدیث میں ہے جس کی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کرتے ہیں۔ "نہ بیماری کا کسی اور کو لگنا اور نہ نحوست ہے اور نہ ہی الو کی نحوست ہے۔ ایک اعرابی نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! پھر یہ کیا ہے کہ دوڑتا جھپٹتا خارش زدہ اونٹ دوسرے اونٹوں میں آگھستا ہے تو سب کو خارش میں مبتلا کر دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی؟"

اس سے معلوم ہوا کہ صفر کے ایک معنی بدشگونی، بدفالی کے کئے گئے ہیں۔ مگر جو لوگ ماہ صفر کو بیماری یا نحوست وغیرہ کا مہینہ سمجھتے ہیں وہ غلط ہیں۔ واضح رہے کہ جہاں کہیں کوڑھ یا شدید مرض کے مریض سے اجتناب کی تعلیم ہے وہ صرف اس لئے کہ دوسروں کو کراہت اور تکلیف نہ ہو۔ چنانچہ شیخ محقق حضرت علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مسند احمد کے حوالے سے یہ حدیث بھی نقل کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "کوئی شے کسی دوسری شے کو بیماری نہیں لگاتی ورنہ پہلی کو کس نے بیماری لگائی؟ (یعنی یہ اعتقاد نہ رکھے۔)، نہ بیماری لگنا ہے، یعنی نہ تعدی (وائرس، پھیلنے والی وباء) ہے جو ایک سے دوسرے کو لگے اور نہ صفر، اللہ نے ہر جان کو پیدا کیا پھر اس کی عمر اور روزی اور اس کو پہنچنے والی آفتیں لکھ دیں۔"

کرمانی نے بخاری کی شرح میں اور علامہ ابن اثیر نے نہایہ میں لکھا ہے کہ عرب کے لوگوں کے گمان میں صفر سے مراد یہ ہے کہ پیٹ کے اندر سانپ ہوتا ہے۔ جو انسان کو بھوک کی حالت میں کاٹتا ہے اور ستاتا ہے اور یہ مرض میں تجاوز کرتا ہے یعنی مرض بڑھاتا اور پھیلاتا ہے اور کہتے ہیں کہ صفر وہ مہینہ ہے کہ اس میں آفتیں، مصیبتیں اور فتنے بہت ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صفر سے مراد پیٹ کے وہ کیڑے ہیں جو بھوک کے وقت پھڑکتے ہیں اور بعض وقت مار ڈالتے ہیں، یا صفر وہ کیڑا ہے جو جگر اور پسلیوں کی ہڈیوں کے کنارے میں پیدا ہوتا ہے تو اُس سے آدمی نہایت زرد ہو جاتا ہے اور بعض وقت اس کو مار ڈالتا ہے۔ پس اسلام نے ان باتوں کو باطل یعنی بالکل غلط قرار دیا ہے اور مومن و مسلم وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول کریم ﷺ پر یقین رکھے اور ماہ صفر کو بیماری لگنے، بدشگونی یا نحوست وغیرہ کے حوالے سے نہ جانے اور یہی یقین رکھے کہ میرے لئے وہی ہے جو میرے رب نے لکھا ہے اور توبہ کرتا رہے۔

عدوٰی (تعدی) یعنی وبائی بیماریاں طبیبوں کے گمان میں 7 ہیں۔ ان کا بیان مصابیح کی شرح میں ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ عدوٰی کا معنی بیماری اور عادت کا کسی اور میں اثر کر دینا ہے۔ طبیبوں کے مطابق جذام (کوڑھ)، خارش، چیچک، سرخ بخار، دہن کی گندگی، آشوب چشم اور تمام وبائی امراض میں ایسا ہوتا ہے لیکن اہل ایمان کو یہ اعتقاد نہیں کرنا چاہیے۔ تعدی اللہ کی قضا سے ہو سکتی ہے یعنی خیال کرے اور یہ اعتقاد رکھے کہ متعدی بیماریاں اسی وقت مؤثر ہو سکتی ہیں جب اللہ کی مشیت ہو۔ ورنہ نہیں۔ یعنی امراض بالطبع متعدی نہیں ہوتے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ماہ صفر کو بدشگونی کرتے ہوئے بیماری اور لاگت کا مہینہ نہ جانے، نہ ہی ایسا اعتقاد رکھے اور ہر حال میں اللہ کی رضا چاہیے اور اپنے معاصی سے توبہ کرتا رہے اور گھر کے بوڑھوں یا عورتوں کی غلط کہاوتوں کو حقائق پر ترجیح نہ دے۔ برصغیر میں ماہ صفر کو تیرہ تیزی کا مہینہ بھی کہا جاتا ہے۔ ایسا کہنے والوں کو گمان یا خیال ہے کہ اس ماہ کے پہلے 13 دن بہت منحوس ہوتے ہیں۔ ان دنوں میں جادوگر،

جنات اور بدروحیں کھلے عام آفات مچاتی ہیں اور کام بگاڑتی ہیں۔ ایک کہاوت یہ بھی ہے کہ ان دنوں میں کوئی بیمار ہو جائے تو وہ مریض مشکل سے بچتا ہے یا اس ماہ میں لگنے والی بیماری مہلک یا شدید ثابت ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس ماہ میں شادی بیاہ کرنا، کوئی کاروبار، یا نیا کام کرنا یا سفر شروع کرنا راس نہیں آتا۔ یہ سب محض توہمات ہیں اور گھڑی ہوئی غلط باتیں ہیں جنہیں کچھ لوگوں نے اعتقاد کا سا درجہ دے دیا ہے۔ تین تیرہ کا عدد بھی لوگ اچھا نہیں سمجھتے حالانکہ یہ محض اسلام دشمن پروپیگنڈا ہے۔ کیونکہ تین سو تیرہ اصحاب بدر کی تعداد ہے جنہوں نے حق و باطل کے پہلے معرکے میں فتح پائی تھی۔

علاوہ ازیں کچھ یہی تعداد رسولوں کی بتائی جاتی ہے۔ اس طرح دیکھا جائے تو جانے کتنی غلط باتیں رائج ہو چکی ہیں۔ ضروری ہے کہ اہل علم اس بارے میں لوگوں کو حقائق سے آگاہ کریں۔

نیک فال: نیک فال یعنی محمود ہے اور سنت ہے۔ سید دو عالم ﷺ نیک فال بہت لیا کرتے تھے۔ خصوصاً لوگوں کے ناموں سے جگہوں سے اور بدفالی (بدشگونی) ایک جاہلانہ رسم اور باطل ہے۔ ان دونوں کے متعلق احادیث مبارکہ نظر قارئین ہیں۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بدشگونی شرک ہے۔ تین دفعہ فرمایا۔ (مشکوٰۃ صفحہ 392)

مطلب یہ ہے کہ بدشگونی مشرکوں کے رسموں سے ہے اور موجب شرک خفی ہے اور اگر جزماً اعتقاد کرلے کہ یوں ہی ہوگا تو بدشگونی بیشک کفر ہے۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی کام کیلئے نکلتے تو یہ بات حضور ﷺ کو پسند تھی کہ یا راشد یا یا نجیح سنیں۔ (مشکوٰۃ صفحہ 392)

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس وقت ان ناموں سے کسی کو پکارتا تو یہ حضور اقدس ﷺ کو اچھا معلوم ہوتا۔ کہ یہ کامیابی اور فلاح کی نیک فال ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی چیز سے بدشگونی نہیں لیتے تھے۔ جب کسی عامل کو بھیجتے تو اس کا نام دریافت کرتے اگر نام پسند ہوتا تو خوش ہوتے اور خوشی کے آثار چہرہ انور پر ظاہر ہوتے اور اگر اس کا نام پسند نہ ہوتا تو اس کے آثار حضور اقدس ﷺ کے چہرہ میں دکھائی دیتے۔ اور جب کسی بستی میں جاتے تو اس کا نام پوچھتے اگر اس کا نام پسند ہوتا تو خوش ہوتے اور خوشی کے آثار چہرۂ انور پر دکھائی دیتے اور اگر ناپسند ہوتا تو کراہت کے آثار چہرۂ انور پر دکھائی دیتے۔ (مشکوٰۃ صفحہ 392)

فائدہ: اس حدیث شریف کا یہ مطلب نہیں کہ ناموں سے آپ بدشگونی لیتے تھے بلکہ یہ کہ اچھے نام حضور اقدس ﷺ کو پسند تھے اور برے نام ناپسند تھے۔ ان مبارک حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نیک فال یعنی کامیابی کی دلیل ہے اور بدفال (بدشگونی) رسم کفار ہے۔ اس سے مسلمانوں کو بچنا چاہیے۔

ماہ صفر کے بارے میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس ماہ کا آخری بدھ کچھ لوگ بہت مناتے ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے کہا جاتا ہے کہ اس روز آپ نے غسل صحت فرمایا تھا اور گھر سے نکل کر سیر کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ کچھ یہ کہتے ہیں کہ اس دن نبی پاک ﷺ کی بیماری نے شدت اختیار کر لی تھی۔ یہ بلاؤ آفت کا دن ہے۔ کچھ کہتے ہیں کہ ماہ صفر کا آخری عشرہ بلاؤں اور آفتوں کا ہے۔ حضرت خواجہ خواجگان، معین

بے کساں، والی ہندوستان سیدنا معین الدین حسنی چشتی سرکار غریب نواز اجمیری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک قول منسوب ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ صفر کا مہینہ بڑا بھاری اور سخت مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر سال دس لاکھ اسی ہزار بلائیں نازل فرماتا ہے۔ جس میں سے صرف ماہ صفر میں نو لاکھ بیس ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ اس لئے اس ماہ کو دعا اور اطاعت میں بسر کرنا چاہیے۔ ایک قول یہ ہے کہ ماہ صرف میں تین لاکھ بتیس ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں اور آخری چہار شنبہ نہایت بھاری ہے۔ راحت القلوب میں ایک روایت یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھے ماہ صفر کے گزرنے کی خوش خبری دے گا میں اسے بہشت میں جانے کی نوید دوں گا۔

راحت القلوب، حضرت شیخ الاسلام و المسلمین، سلطان الزاہدین بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کا مجموعہ ہے۔ جسے سلطان المشائخ حضرت سیدنا نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب فرمایا۔ اس میں ماہ صفر کی آفات سے بچنے کی دعائیں اور اعمال بھی درج ہیں۔ ایسی مقتدر اور مقدس ہستیوں کے حوالے سے کسی شک وشبے کی گنجائش نہیں رہنے دیتے کیونکہ ان ہستیوں کی عظمت و مرتبت میں کسی کو کلام نہیں۔

لیکن واضح رہے کہ اس بات کی تحقیق و تصدیق ضروری ہے کہ ان ہستیوں سے منسوب جو باتیں کی جارہی ہے وہ قرآن وحدیث سے بالکل متضاد نہ ہو اور ان بزرگوں سے ثابت ہو۔ یعنی ان بزرگوں ہی کی کہی ہوئی ہو اور صحیح ہو۔ کیونکہ کچھ اقوال ایسے بھی ہیں جو ان ہستیوں سے منسوب کر دیئے گئے ہیں لیکن تحقیقی طور پر ثابت نہیں۔

راحت القلوب میں درج اس حدیث کا مفہوم کچھ اہل علم نے یہ بیان کیا ہے کہ رسول کریم ﷺ کی ظاہری دنیوی حیات میں صفر آخری مہینہ تھا اور اس کا آخری بدھ نبی پاک ﷺ کی ظاہری حیات میں آخری تھی۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے معبود کریم کے لقاء کا شوق غالب تھا، اس لئے آپ نے اس ماہ کے تمام ہونے کی خبر کو خوش خبری فرمایا۔ راحت القلوب میں درج ماہ صفر کے بارے میں فرمودات کا مفہوم شاید کچھ یہ ہو کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور عبادت سے غافل ہیں وہ اس ماہ میں توبہ و دعا کی کثرت کریں اور عبادت و طاعت میں بسر کرنے والے لوگ اس ماہ میں کوئی غفلت و سستی نہ کریں اور ہر مسلم و مؤمن یہی دعا کرے کہ اگر اس ماہ میں کوئی بلا نازل ہوتی ہے تو اللہ اسے اس بلا سے محفوظ رکھے۔

واضح رہے کہ ان مقدس اولیائے کرام نے ماہ صفر کو ہرگز منحوس یا برا نہیں کہا ہے اس لئے ان بزرگوں کا کلام کسی حدیث شریف سے متصادم نہیں ہے۔ وہ لوگ جو اس ماہ میں خوشی کی کوئی تقریب نہیں کرتے، نہ ہی کوئی ایسی تقریب منعقد کرنا اچھا گردانتے ہیں وہ اگر اس ماہ میں کوئی تقریب منعقد نہ کریں تو یہ ان کی صوابدید پر ہے۔ لیکن وہ اس ماہ کو منحوس یا برا خیال نہ کریں۔ البتہ کچھ لوگ اہل بیت رسول رضوان اللہ علیہم سے محبت و عقیدت کا یہ بھی تقاضا سمجھتے ہیں کہ شہدائے کربلا کے چہلم تک کوئی خوشی کی تقریب نہ کی جائے۔ اُن لوگوں کا ایسا کرنا یا سمجھنا شرعی طور پر نہیں، یہ محض انکی اپنی عقیدت و محبت ہے۔ اور ایسی صورت میں انہیں کسی طعن و تشنیع وغیرہ کا ہدف نہیں بنایا جائے گا۔ تاہم ان لوگوں کو اہل بیت رسول رضی اللہ عنہم سے محبت و عقیدت کے ان تقاضوں کو بھی پورا کرنا چاہیئے جو بہت اہم ہیں۔

آخری چہار شنبہ کے دن چھٹی کرنا اور کام نہ کرنا یہ غلط روایت ہے۔ البتہ اس دن صدقہ و خیرات کرنا اور عبادات و دعا کرنا چاہیئے اور بزرگوں نے جو نوافل اور دعائیں وغیرہ تعلیم کی ہیں وہ کرنا چاہئیں اور اللہ کی عبادات سے کسی لمحے بھی روگردانی نہیں کرنی چاہئے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم اپنے خالق و مالک اللہ کریم کو اس صورت میں راضی کر سکتے ہیں کہ جب ہم اللہ کریم کی فرماں برداری کریں۔ اس کے ارشادات اور تعلیمات کی پابندی و پیروی کریں اور شریعت و سنت کے مقابلے میں اپنی نفسی خواہشات یا طبیعت کو ترجیح نہ دیں۔ ہمیں اللہ کے فرامین اور نبی کریم ﷺ کی سنت کی پیروی ہی میں فوز و فلاح حاصل ہو سکتی ہے۔

ماہ صفر کے نفل: ماہ صفر میں نماز عشاء کے بعد مسلمان کو چاہئے کہ چار رکعت نماز پڑھے۔ پہلی۔ رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد قل یاایھاالکفرون۔" پندرہ دفعہ پڑھے اور دوسری رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد قل ھو اللہ احد۔ پندرہ مرتبہ پڑھے اور تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ فلق پندرہ مرتبہ پڑھے اور چوتھی رکعت میں سورۃ الناس پندرہ مرتبہ پڑھے سلام کے بعد چند بار ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ پڑھے پھر ستر مرتبہ درود شریف پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو بڑا ثواب عطا کرے گا اور اسے ہر بلا سے محفوظ رکھے گا۔ (راحۃ القلوب)

اللہ تعالیٰ ہمیں شریعت و سنت کے مطابق زندگی بسر کر کے صحیح مومن مسلمان بننے کی توفیق عطا فرماتے ہوئے توہمات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

حج و عمرہ کے بہترین پیکج کیساتھ
جمال حرمین ٹریول اینڈ ٹورز
حج وعمرہ سروس (پرائیویٹ) لمیٹڈ
ماسٹر ٹریز حجاج (منظور شدہ وفاقی مذہبی امور)
چیف ایگزیکٹیو الحاج محمد اسماعیل غازیانی
Contact
021-2215027
0300-2278625
آفس نمبر 11 سابرینہ سینٹر، ڈاکٹر ضیاء الدین روڈ پاکستان چوک، کراچی

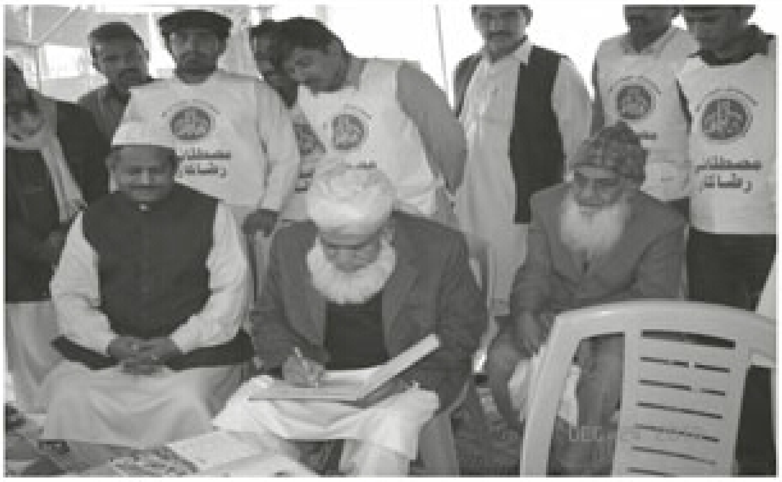

سیلاب کے حوالے سے المصطفیٰ کی سرگرمیاں لائق تحسین اور قابل تقلید ہیں۔

امیر جماعت اہل سنت پاکستان **علامہ مظہر سعید کاظمی**

کی مصطفائی فلڈ کیمپ کے دورے پر گفتگو

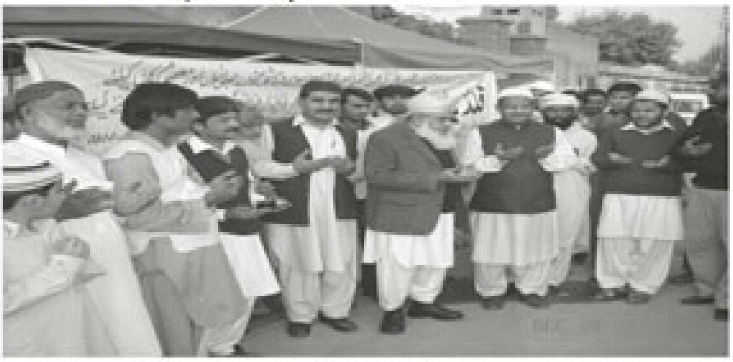

مصطفائی رضا کار میٹنگ

WWW.NAFSEISLAM.COM

تعمیراتی کام

مصطفائی ماڈل ہائی اسکول سوک کلاں میں یوم والدین کے موقع پر الحاج محمد افضل گوندل، ڈاکٹر محمد اکرم مصطفائی اور دیگر خطاب کر رہے ہیں۔

المصطفیٰ ویلفیئر ضلع قصور کی طرف سے مصطفائی ماڈل سکول چھانگا مانگا میں طلبہ کو مفت گرم جرسیاں تقسیم کی جا رہی ہیں۔

مفتی منیب الرحمٰن اور سردار یاسین ملک، المنیب اکیڈمی کی تقریب میں مولانا انس نورانی کو شیلڈ پیش کر رہے ہیں

المصطفیٰ نیوز

www.almustafa.org

جنوری 2011ء شمارہ نمبر 2 جلد نمبر 2

المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی

ورفعنا لک ذکرک

حضور اکرم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ: تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کیلئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔
آیئے سسکتے بلکتے اور محبت سے محروم انسانوں کی دادرسی اور مدد کے لئے خود کو وقف کرنے کا عہد کریں۔ (المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی پنجاب)

صوبے کے 36 اضلاع میں ماہانہ میڈیکل کیمپ لگائے جائیں گے منصوبے کا آغاز جنوری 2011ء میں 9 ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز پر کیمپوں کے انعقاد سے ہوگا

المصطفیٰ پنجاب نے سالانہ منصوبوں کی منظوری دے دی سیلاب زدگان کی مہم جاری رکھنے کا عزم

نیشنل ہاؤس لاہور میں قائم مرکزی دفتر میں منعقدہ اجلاس میں صوبے کے اکثر شہروں کی بھرپور نمائندگی، المصطفیٰ پنجاب کے فیصلوں کی تائید و حمایت کا اظہار

المصطفیٰ پنجاب سیلاب زدہ بھائیوں کی بحالی کے لئے سامان، کمبل، رضائیاں اور دیگر ضروری اشیاء فراہم کر رہی ہے۔ مزید تعاون کیلئے مخیر شخصیات و اداروں سے رابطہ جاری ہے

المصطفیٰ کے فیصلوں کے مطابق جنوری میں مصطفائی رضا کاروں کی رجسٹریشن مہم صوبے بھر میں چلائی جائے گی۔ فروری میں مرکزی قائدین دورہ کریں گے۔

مارچ میں ڈویژنز کی سطح پر مصطفائی رضا کار کنونشن ہوں گے، اپریل میں نادار اور مستحق طلبہ کی مدد کے لئے سکول بیگ مہم چلائی جائے گی۔

مئی کے دوران ہر ڈویژن میں موبائل ہیلتھ یونٹ کے قیام اور ایمبولینس گاڑیاں حاصل کرنے کیلئے آگاہی مہم اور جون میں فروغِ علم مہم کا آغاز کیا جائیگا۔

خواتین خود روزگار پروگرام کے تحت جولائی میں سلائی سنٹرز قائم کیے جائینگے، اگست میں صحت و صفائی مہم کے تحت ہر ضلع میں واک، سیمینارز اور عوامی رابطہ مہم شروع کی جائیگی۔

ستمبر کے دوران نادار خاندانوں میں عید گفٹ تقسیم اکتوبر میں مرکزی رابطہ مہم، نومبر عید قربان پراجیکٹ اور دسمبر میں سالانہ مرکزی کنونشن ہوگا، اجلاس میں فیصلے۔

اداریہ

دل کی بات

معزز و محترم قارئین!

حضور نبی کریم ﷺ نے انسانیت کی خدمت کو جو مقام دیا۔ وہ درجہ، وہ عروج، وہ کمال اسے پہلے حاصل تھا نہ کبھی ہوگا۔ آقائے نامدار ﷺ نے بذات خود انسانیت کی خدمت کر کے قیامت تک آنے والے انسانوں کو ایسا پیغام دیا جس پر عمل کر کے جہاں معاشرے سے دکھ درد کا مداوا کیا جاسکتا ہے وہیں خود حضرت انسان کو بھی معراج حاصل ہوسکتی ہے۔ المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی پنجاب نے وطن عزیز کے باسیوں کو درپیش مشکلات اور آفات ناگہانی کا سامنا ہونے کی صورت میں اپنے تمام مصطفائی رضا کاروں کے ساتھ تاریخ ساز خدمات انجام دیں اور مصطفائی رضا کاروں نے غریب دوست، دکھی عوام کے مددگار اور غم گسار ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے سیلاب زدہ بھائیوں کی بھی خدمت جاری رکھی۔ المصطفیٰ کے عظیم رضا کاروں نے "رضا کاروں کے عالمی دن کے موقع پر انسانیت کی خدمت جاری رکھنے کا عہد کر کے ان لمحات کو بھی یادگار کر دیا اور پوری دنیا پر ثابت کر دیا کہ ایک خدا اور ایک رسول ﷺ کے جانثار مصطفائی رضا کار مخلوق کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار اور مستعد ہیں۔ المصطفیٰ نیوز ہماری روز مرہ کی انسانی خدمات کی ایک مختصر جھلک ہے جس سے اس بات کا اندازہ ضرور کیا جاسکتا ہے کہ المصطفیٰ کے رضا کار، انسانیت کے دکھوں کے مداوے پر یقین رکھتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ معاشرے میں بسنے والا ہر فرد دوسرے شخص کی مشکلات کو کم کرنے اور آسانیاں بانٹنے کی کوشش کرے تو بلاشبہ مثالی معاشرہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

لاہور (خالد خواجہ، اویس مصطفائی)

المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی پنجاب نے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں جاری فلاحی منصوبہ جات اور سال 2011ء میں نئے فلاحی پراجیکٹس شروع کرنے کی منظوری دیدی ہے۔ جس کے مطابق شعور و آگہی اور فلاح و بہبود کے منصوبوں اور سرگرمیوں کو ماہانہ بنیادوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔ نیشنل ہاؤس لاہور میں قائم مرکزی دفتر میں پنجاب بھر کے 22 شہروں سے المصطفیٰ کے مقامی، ضلعی اور ڈویژنل رہنماؤں نے شرکت کی۔ سوسائٹی کے چیئرمین شیخ محمد طاہر انجم کی زیر نگرانی ہونے والے اس اہم اجلاس کی صدارت المصطفیٰ پنجاب کے صدر خواجہ صفدر امین نے کی۔ اجلاس میں سیلاب کے دوران اور ماہ دسمبر کے آخر تک المصطفیٰ پنجاب کی جانب سے متاثرین کو بھجوائی جانے والی امداد اور اس کے نتائج اور مزید امدادی سرگرمیوں کے بارے میں شرکاء کو رپورٹ دی گئی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے شیخ محمد طاہر انجم نے کہا کہ المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی حضور سرور کائنات ﷺ کے ابدی پیغام اور آپ کے اسم گرامی سے منسوب ہے اور المصطفیٰ یہ چاہتی ہے کہ سردی کے جاری موسم میں ٹھٹھرنے والے سیلاب زدہ بھائیوں کو بچانے کے لئے خاطر خواہ اقدامات کئے جائیں۔ انہیں اپنی چھت فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ طبی سہولتیں، کمبل، رضائیاں، گرم کپڑے اور دیگر ضروریات مہیا کرنے کی فوری

(بقیہ صفحہ نمبر 2)

ملتان: المصطفیٰ کے زیر اہتمام امدادی کیمپ اور تصویری نمائش کا انعقاد

مصطفائی رضا کاروں کی فلاحی سرگرمیوں پر اہلسنت کو فخر ہے۔ نمائش کی افتتاحی تقریب سے صاحبزادہ مظہر سعید کاظمی کا خطاب

ملتان (محمد حسین بابر) امیر اہلسنت علامہ پروفیسر مظہر سعید کاظمی نے ملتان میں عیدگاہ روڈ پر المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کے امدادی کیمپ اور تصویری نمائش کا افتتاح کیا۔ امدادی کیمپ کے دورے کے موقع پر انہوں نے سیلاب زدہ علاقوں میں المصطفیٰ کی گذشتہ اور جاری سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ اہلسنت والجماعت میں سماجی خدمت کے ایسے کارناموں کی اور کہیں مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا کہ ملک بھر کے عوام اہلسنت اور مخیر حضرات المصطفیٰ کے ساتھ مل کر فلاحی و سماجی کاموں خصوصاً سیلاب زدہ مسلمان بھائیوں کی اپنے گھروں میں بحالی کے لئے بڑھ چڑھ کر امداد کریں۔ اس موقع پر ڈاکٹر تسلیم قریشی (وائس چیئرمین المصطفیٰ پنجاب)، نعیم ممتاز ایڈووکیٹ، مظہر سلیم حجازی سمیت متعدد مصطفائی رضا کار بھی موجود تھے کیمپ میں مقامی افراد نے سیلاب زدگان کے لئے گرم بستر اور نقد عطیات بھی جمع کرائے۔

لاہور: المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی پنجاب کے اجلاس کے مناظر

المصطفیٰ ڈویلپمنٹ نیٹ ورک کی جانب سے سیلاب زدگان کے 70 گھروں کی تعمیر جاری

دو کمروں پر مشتمل گھر میں 80 لاکھ روپے خرچ ہوں گے، سولر سسٹم، ہینڈ پمپ اور مسجد بھی تعمیر کی جائے گی منصوبے میں شامل ہیں۔ احمد وقار مدنی

راجن پور (مظہر حجازی) احمد وقار مدنی (صدر المصطفیٰ راولپنڈی) کی زیر نگرانی ADN کی ٹیم 80 لاکھ روپے مالیت کے 70 گھروں کی تعمیر کا کام کر رہی ہے۔ دو کمروں پر مشتمل ان گھروں کے لئے المصطفیٰ ٹرسٹ انٹرنیشنل برطانیہ (ATI) اور مصطفائی فاؤنڈیشن متاثرین کو پینے کے محفوظ پانی کی سہولیات مہیا کرنے کے لئے ہینڈ پمپ لگا رہی ہیں جبکہ کمیونٹی سنٹر اور مسجد کی تعمیر بھی اس منصوبہ کا حصہ ہیں۔

المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی گجرات کے زیر اہتمام پرائیویٹ سکولز کے طلباء و طالبات کے درمیان مقابلہ حسن نعت، ای ڈی او گجرات مہمان خصوصی تھے۔

گجرات (عبدالمنان قادری)
المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی ضلع گجرات کے زیر اہتمام پرائیویٹ اسکولز کے طلباء و طالبات کے درمیان حسن نعت کا مقابلہ جناح سٹینڈرڈ ہائی سکول چک کالا میں منعقد ہوا۔ پروگرام کی صدارت کوارڈینیٹر المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی ضلع گجرات ڈاکٹر محمد اکرم مصطفائی نے کی جبکہ ای ڈی او (EDO) ضلع گجرات ممتاز ماہر تعلیم ساجد محمود قادری مہمان خصوصی تھے۔ جناح سٹینڈرڈ ہائی سکول کے پرنسپل سر ظفر مہدی نے بہترین انتظامات کر رکھے تھے۔ پروگرام میں جناح سٹینڈرڈ ہائی سکول چک کالا، مصطفائی ماڈل ہائی سکول سوک کلاں، دی لائرز سکول سوک کلاں، الحبیب اسلامیہ ہائی سکول چنڈی حسن کے طلباء و طالبات نے شرکت کی۔ اول انعام جناح سٹینڈرڈ سکول چک کالا، دوم لائرز سکول سوک کلاں اور سوم انعام مصطفائی ماڈل ہائی سکول سوک کلاں اور الحبیب سکول کے طلباء نے حاصل کئے۔ جبکہ سر پروفیسر ریاض احمد، سر سعید احمد اور مس طوبیٰ بتول نے جج کے فرائض انجام دیئے۔ مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ نئی نسل کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کے لئے جدید تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم اور محبت رسول ﷺ کا درس بہت ضروری ہے تا کہ آنے والی نسل ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کر سکے۔

لاہور: المصطفیٰ میڈیکل سنٹر مغل پورہ

ماہ دسمبر میں پانچ ہزار سے زائد مریضوں کو علاج معالجہ کی مفت سہولیات فراہم کی گئیں

لاہور (فہد فاروق)
المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی مجاہد آباد یونٹ کے زیر اہتمام المصطفیٰ میڈیکل سنٹر دکھی انسانیت کی خدمت کیلئے کوشاں ہے۔ ماہ دسمبر 2010ء میں اس سنٹر سے 5630 مریض مستفید ہوئے جنھیں ادویات اور لیبارٹری ٹیسٹ کی سہولیات مفت فراہم کی گئیں۔ المصطفیٰ میڈیکل سنٹر کا قیام 1992ء میں عمل میں لایا گیا۔ المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی مغل پورہ کے اراکین محمد اشرف منہاس، عباس مغل، رانا ریاض الرحمٰن، شہباز مغل اور میاں شہزاد احمد نے بلڈنگ خرید کر اس سنٹر کی بنیاد رکھی۔ بعد ازاں نئے اراکین مقصود احمد، مرزا محسن اور حاجی عاشق حسین نے دیگر اراکین کے ساتھ مل کر اس عمارت کی تعمیر نو کی۔

سیلاب ختم، اثرات باقی، آؤ مدد کریں!

المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی پنجاب متاثرین سیلاب کی بحالی کے منصوبوں پر دن رات کام کر رہی ہے۔ متاثرین کی بحالی پوری قوم کی انفرادی و اجتماعی ذمہ داری ہے۔ مخیر حضرات اپنے عطیات المصطفیٰ کے اکاؤنٹ نمبر 06177900205003۔
اکاؤنٹ ٹائٹل **Al-Mustafa Welfare Society Punjab, HBL, Opposite Lahore High Court**
میں جمع کروائیں یا مندرجہ ذیل فون نمبرز
0321-4086611, 0300-9551332, 0321-4086655 پر اطلاع دیں۔

المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی لیہ کے وفد کی پنجاب کے رہنماؤں سے ملاقات، سالانہ منصوبہ بندی پر اظہار اطمینان

ملتان (حافظ محمد معصوم)
المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی لیہ کے وفد نے کیمپ آفس ملتان میں چیئرمین المصطفیٰ پنجاب محمد طاہر انجم شیخ، وائس چیئرمین ڈاکٹر محمد تسلیم قریشی، صدر خواجہ صفدر امین اور نائب صدر میاں شہزاد احمد سے خصوصی ملاقات کی۔ وفد نے بتایا کہ حصول ایمبولینس کی مہم لیہ میں کامیابی سے جاری ہے۔ ملاقات میں ایمبولینس کے جلد حصول کے لئے ممکنہ امور پر بحث آئے۔ محمد طاہر انجم شیخ نے المصطفیٰ لیہ کو ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ سیلاب زدہ علاقوں میں المصطفیٰ کی سرگرمیوں کو منظم و متواتر رکھنے کے لئے ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں ایمبولینس کی موجودگی معاون ثابت ہوگی۔ اس موقع پر المصطفیٰ پنجاب کے صدر خواجہ صفدر امین نے کہا کہ المصطفیٰ پنجاب کی سالانہ منصوبہ بندی میں شامل مارچ 2011ء کے ڈویژنل مصطفائی رضا کار کونشن سے پہلے ہر ڈویژن کی سطح پر کم از کم ایک ایمبولینس کے حصول کو ہدف بنایا گیا ہے۔

اہم اعلان!

☆ مصطفائی رضا کاروں سے متعلق مزید تفصیلات کیلئے مصطفائی نیوز کا تازہ شمارہ پڑھئے یا **www.almustafa.org,www.mustafi.tv** اور **Facebook** پر **"Mustafai Community"** پر **Log on** کریں۔

☆ المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کی خدمت کا سفر، سرگرمیاں اور تاریخ بانیٔ رکن و بانی صدر المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) احمد وقار مدنی کی زبانی بہت جلد مصطفائی نیوز پر پڑھیے۔

بقیہ: سالانہ منصوبہ بندی منظوری

ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیلاب ختم ہونے کے بعد دنیا بھر کی این جی اوز متاثرہ علاقوں سے واپس جا چکی ہیں۔ لیکن المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی متاثرین کی اپنے گھروں میں مکمل بحالی تک ان کا ساتھ دینے کے لئے پرعزم ہے۔ شیخ محمد طاہر انجم نے اجلاس کے شرکاء سے اپیل کی کہ وہ اپنے اپنے شہروں میں موجود مخیر حضرات سے بالمشافہ ملاقات کریں اور سیلاب زدہ بھائیوں کے لئے امداد کی اپیل کریں تا کہ زیادہ سے زیادہ مالی امداد اور ضروری سامان مہیا کیا جا سکے۔ اجلاس کے شرکاء کی مشاورت کے ساتھ فیصلہ کیا گیا کہ المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی پنجاب کے تحت صوبے کے 36 اضلاع میں ماہانہ میڈیکل کیمپ لگائے جائیں گے۔ اس منصوبے کا آغاز جنوری 2011ء سے کیا جائے گا۔ پہلے مرحلے میں صوبے کے 9 ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز پر منعقدہ ان کیمپوں کی نگرانی المصطفیٰ پنجاب کے عہدیدار (مصطفائی رضا کار) کریں گے جبکہ دیگر اضلاع میں طبی کیمپوں کا انعقاد کیلئے مقامی مصطفائی رضا کار فرائض انجام دیں گے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا "فروغ فکر قرآن مہم" چلائی جائے گی۔ جس کے تحت تمام اضلاع میں ماہانہ درس قرآن کے انعقاد کو یقینی بنایا جائے گا۔ اس مہم کا مقصد قرآن پاک کی روشنی میں خدمت خلق کا پیغام مصطفائی برادری کے ذریعے عام لوگوں تک پہنچانا ہے تا کہ مخیر حضرات کو سسکتے بلکتے اور سلگتے مسائل سے دوچار لوگوں کی مدد کے لئے تیار کیا جا سکے۔ اجلاس میں کئے گئے فیصلے کے مطابق فکر قرآن مہم کے نتیجے میں صوبے بھر کے شہروں اور اضلاع میں مصطفائی رضا کار رجسٹریشن مہم کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ جس کے تحت ماہ جنوری 2011ء کے دوران ہر ضلع کی تنظیم کو 40 مصطفائی رضا کار بنانے کا ہدف دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اجلاس میں کئے گئے فیصلوں کے مطابق ماہ ربیع الاول میں صوبے بھر کے ہسپتالوں میں حضور اکرم ﷺ کی ولادت مبارک کے موقع پر 12 ربیع الاول کو عید گفٹ مریضوں میں تقسیم کئے جائیں گے۔ تمام ڈویژنوں میں ایک ایک ایمبولینس حاصل کی جائے گی اور قربانی پراجیکٹ بھی پایۂ تکمیل تک پہنچائے جائیں گے۔ اجلاس میں شرکت کے لئے المصطفیٰ پنجاب کی طرف سے مصطفائی برادری کی مقتدر شخصیات میاں فاروق مصطفائی (مرکزی امیر مصطفائی تحریک)، حاجی محمد حنیف طیب (سرپرست اعلیٰ المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی پاکستان)، محمد ضیاء اللہ رضوی (مرکزی صدر انجمن اساتذہ پاکستان)، کاشف احمد رضا (مرکزی صدر انجمن طلبہ اسلام) اور محمد منیر وارثی (جنرل سیکرٹری مصطفائی فاؤنڈیشن) کو بھی شرکت کی خصوصی دعوت دی گئی۔ اس موقع پر قائد طلبہ حافظ کاشف احمد رضا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مصطفائی رضا کاروں کی سماجی بہبود اور فلاح انسانیت کے لئے جاری سرگرمیاں لائق تحسین ہیں۔ ATI ملک بھر میں مصطفائی رضا کاروں کی جاری سرگرمیوں میں بھرپور تعاون جاری رکھے گی۔ اجلاس کی دوسری نشست میں المصطفیٰ پنجاب کے معاونین جناب میاں شاہ سلیمان CEO (نیشنل پائپ انڈسٹریز)، جناب عبدالستار قریشی مصطفائی اور فرحان عزیز کاردار نے خصوصی شرکت کی اور المصطفیٰ کی فلاحی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے مزید تعاون کا بھی یقین دلایا۔

بقیہ: سوشل ویلفیئر وزٹ چوہنگ

المصطفیٰ چوہنگ کے صدر حاجی محمود انور نے وفد کو تفصیلی بریفنگ میں 2005ء کے زلزلہ، سوات مالاکنڈ آپریشن کے نتیجے میں بے گھر ہونے والے مہاجرین کی امداد کارروائیوں میں المصطفیٰ کے کردار اور سیلاب 2010ء کے علاوہ مستحق خاندانوں میں عید گفٹ کی تقسیم، اجتماعی قربانی اور غرباء میں گوشت کی تقسیم، بلڈ گروپنگ کیمپس، فری میڈیکل کیمپس اور آئندہ کے منصوبوں کے متعلق آگاہ کیا۔ وفد نے المصطفیٰ کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کیا اور آئندہ منصوبوں کی تکمیل میں مکمل تعاون کا یقین بھی دلایا۔

بقیہ: چھانگا مانگا ڈسپنسری افتتاح

ہوگی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے المصطفیٰ پنجاب کے صدر خواجہ صفدر امین اور چھانگا مانگا سوسائٹی کے سرپرست سید ارشد گیلانی نے المصطفیٰ کے عظیم مشن کے بارے میں روشنی ڈالی۔ اہل علاقہ نے المصطفیٰ کے اقدامات کو خراج تحسین پیش کیا۔

بقیہ: ڈاکٹر شریف سیالوی

گاؤں جنگیانوالی میں مزید گھروں کی تعمیر کا ارادہ بھی رکھتی ہے۔ احمد وقار مدنی (سابق صدر ATI و بانی صدر المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی) نے اختتامی کلمات میں المصطفیٰ کی امدادی سرگرمیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ مصطفائی رضا کار مصطفائی معاشرے کے قیام اور فلاح انسانیت کی تحریک کا اہم جزو ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 1983ء میں پنجاب کے ایک کونے میں لگایا گیا پودا اب الحمدللہ ایک تناور، سایہ دار شجر کی شکل اختیار کر چکا ہے جس سے انسانیت بلا تفریق رنگ و نسل مستفید ہو رہی ہے۔ اس موقع پر خواجہ صفدر امین (صدر المصطفیٰ پنجاب)، میاں شہزاد احمد (نائب صدر المصطفیٰ پنجاب)، خلیل احمد کالرو، میاں غلام محی الدین، حافظ معصوم احمد اور مظہر سلیم حجازی بھی موجود تھے۔

بقیہ: تجمل ہمدانی

مذہب و ملت کے امتیاز کے بغیر بے لوث خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں اس لئے عالمی برادری کے ہم آواز مصطفائی رضا کار آج اس اہم دن کے حوالے سے عہد کرتے ہیں کہ وہ آقا کے نامدار، مدنی تاجدار کے نام نامی سے منسوب المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی پنجاب کے پلیٹ فارم سے فلاحی سرگرمیاں جاری رکھیں گے۔ واک کے شرکاء سے خطاب کے دوران ڈاکٹر محمد نواز وڑائچ نے کہا کہ المصطفیٰ کی جانب سے سیلاب متاثرین کی مدد کے لئے لگائے جانے والے میڈیکل کیمپوں میں بلا امتیاز ہزاروں افراد کو طبی سہولتیں فراہم کی گئیں جن کا انہوں نے بچشم خود جائزہ بھی لیا اور رضا کارانہ طور پر طبی کیمپوں میں خدمات بھی انجام دیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کیمپوں میں گزارے ہوئے چند دن زندگی کا حاصل ہیں بھی اور باعث نجات بھی۔ اس لئے ہم عہد کرتے ہیں کہ المصطفیٰ کی سرگرمیوں میں بھرپور ساتھ دیں گے۔

تصویریں بولتی ہیں.....!

مصطفائی رضاکاروں کے اضلاع کی سطح پر

7 ٹارگٹ

2011ء (انشاءاللہ)

1. المصطفیٰ سوشل ہیلتھ یونٹ ..... ایمبولینس کا حصول
2. المصطفیٰ سلائی سنٹر کا قیام ..... (خواتین خود روزگار پروگرام)
3. ماہانہ درس قرآن ۔ (خدمت خلق کے حوالے سے)
4. ماہانہ المصطفیٰ میڈیکل کیمپ ۔ نادار مریضوں کے لئے طبی سہولیات کی فراہمی
5. المصطفیٰ بلڈ کیمپ (حصول خون ۔ عطیہ خون مہم)
6. مصطفائی رضاکاروں کی رجسٹریشن ۔ ہر ضلع سے کم از کم 40 رضاکاروں کی رجسٹریشن
7. عوامی رابطہ مہم (11 مساجد 11 تعلیمی اداروں سے رابطے)

(مصطفائی Data بینک) مصطفائی برادری کی تمام شخصیات، اداروں، تنظیموں سے رابطے

سالانہ منصوبہ بندی

2011ء (انشاءاللہ)

جنوری	2011	مصطفائی رضاکار رجسٹریشن مہم
فروری	2011	مرکزی دورہ ..... میلاد گفٹ
مارچ	2011	مصطفائی رضاکار کنونشن (ڈویژن کی سطح پر تربیتی پروگرام)
اپریل	2011	اسکول بیگ مہم (نادار طلباء کی امداد)
مئی	2011	حصول ایمبولینس برائے سوشل ہیلتھ یونٹ
جون	2011	فروغ علم مہم ..... 11 سکولوں سے رابطہ ۔ سکول کا آغاز
جولائی	2011	سلائی سنٹر ..... خواتین خود روزگار پروگرام
اگست	2011	صحت مصطفائی آگہی مہم
ستمبر	2011	عید گفٹ (نادار خاندانوں کے لئے)
اکتوبر	2011	مرکزی رابطہ مہم ..... (اضلاع کی سطح پر)
نومبر	2011	قربانی پروجیکٹ
دسمبر	2011	سالانہ مرکزی پروگرام

ملتان میں المصطفیٰ ایمبولینس کے لئے شیخ طاہر انجم کی جانب سے ایک لاکھ روپے کے عطیہ کا اعلان

ملتان (محمد حسین بابر)

المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی ملتان نے موبائل ہیلتھ یونٹ کے مہم کو تسلسل سے جاری رکھنے کے لئے حصول ایمبولینس مہم کا آغاز کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر محمد تسلیم قریشی (صدر المصطفیٰ ملتان)، وسیم ممتاز ایڈووکیٹ، محمد حسین بابر (جنرل سیکرٹری)، ایوب نُودار اور نعیم ممتاز ایڈووکیٹ پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کر دی گئی ہے جو جنوری 2011ء میں ایمبولینس کے حصول کو یقینی بنائے گی۔ ملتان ڈویژن کے تمام اضلاع میں ماہانہ بنیادوں پر طبی سہولیات کی فراہمی کے لئے المصطفیٰ کی ایمبولینس کے لئے المصطفیٰ پنجاب کے چیئرمین محمد طاہر انجم شیخ نے ایک لاکھ روپے عطیہ کیا ہے۔

ہم مشکل کی ہر گھڑی میں بلا تفریق مذہب، رنگ و نسل بنی نوع انسانیت کی خدمت کرتے رہیں گے۔ ڈاکٹر نواز وڑائچ اور ڈاکٹر عقیل اشرف کی قیادت میں مصطفائی رضاکاروں کا عہد

رضاکاروں کا عالمی دن: المصطفیٰ ویلفیئر ٹرسٹ لاہور کے زیر اہتمام ''تجدید عہد واک''

مادیت پرستی کے دور میں مصطفائی رضاکاروں کی خدمات انسانیت کیلئے مشعل راہ ہیں۔ المصطفیٰ سوسائٹی معاشرے کیلئے باعث رحمت ہے۔ ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی رانا مشہود احمد خان کا خطاب

دکھی انسانیت کی خدمت کیلئے مصطفائی رضاکاروں کی امدادی کاروائیاں قابل تحسین ہیں۔ شیخ محمد طاہر انجم ... ڈاکٹر محمد نواز وڑائچ

لاہور (خالد خواجہ/ اویس مصطفائی)

المصطفیٰ ویلفیئر ٹرسٹ لاہور کے زیر اہتمام رضاکاروں کے عالمی دن کے موقع پر سروسز ہسپتال لاہور کے سامنے جیل روڈ پر ''تجدید عہد واک'' کا اہتمام کیا گیا۔ واک میں ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی رانا مشہود احمد خان مہمان خصوصی تھے اور المصطفیٰ پنجاب کے چیئرمین شیخ محمد طاہر انجم اور جنرل ہسپتال لاہور کے ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر محمد نواز وڑائچ نے بھی خصوصی شرکت کی۔ واک میں لاہور کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں مصطفائی رضاکاروں نے شرکت کی۔ واک کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے رانا مشہود احمد خان کا کہنا تھا کہ مادیت پرستی کے دور میں مصطفائی رضاکاروں کی بے لوث خدمات انسانیت کے لئے مشعل راہ ہیں۔ جس سے باقی لوگوں کو بھی رہنمائی حاصل کر کے ملک میں سماجی انقلاب کی راہ ہموار کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ سیلاب میں ڈوبے اپنے بھائیوں کو امداد کے لئے المصطفیٰ پنجاب نے جو رضاکارانہ امدادی کاروائیاں کیں ان کی مثالیں نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا کہ المصطفیٰ جیسے سماجی ادارے معاشرے کے لئے باعث رحمت ہیں اس موقع پر چیئرمین المصطفیٰ پنجاب شیخ محمد طاہر انجم کا کہنا تھا کہ مصطفائی رضاکار رنگ و نسل اور (بقیہ صفحہ نمبر 2)

سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے وفد کا المصطفیٰ چوہنگ کے منصوبہ جات کا دورہ

14 رکنی وفد میں پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ سوشل سٹڈیز کے طلباء و طالبات بھی شامل تھے۔ حاجی محمد انور نے وفد کو بریفنگ دی

چوہنگ لاہور (محمد شفیق/ سید راشد گیلانی)

سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے 14 رکنی وفد نے المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی چوہنگ کے دفتر و جاری منصوبہ جات کا دورہ کیا۔ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے افسران اور شعبہ سوشل سٹڈیز پنجاب یونیورسٹی کے طلباء پر مشتمل اس وفد کی قیادت محمد علی جنجوعہ کر رہے تھے۔ وفد نے المصطفیٰ چوہنگ کے دفتر، میڈیکل سنٹر اور ہسپتال کے لئے خریدی گئی اراضی کا دورہ کیا۔ (بقیہ صفحہ نمبر 2)

چھانگا مانگا: المصطفیٰ ویلفیئر ڈسپنسری کا قیام

افتتاحی تقریب میں شیخ محمد طاہر انجم اور خواجہ صفدر امین کی شرکت

چھانگا مانگا (سید ارشد حسین گیلانی)

المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی پنجاب کے زیر اہتمام چھانگا مانگا کے علاقے دستگیر کالونی میں المصطفیٰ ویلفیئر ڈسپنسری کا افتتاح کیا گیا۔ تقریب میں المصطفیٰ پنجاب کے چیئرمین شیخ محمد طاہر انجم مہمان خصوصی تھے جبکہ پنجاب کے صدر خواجہ صفدر امین نے بھی افتتاحی تقریب میں خصوصی شرکت کی۔ تقریب میں شریک اہل علاقہ کی کثیر تعداد سے خطاب کرتے ہوئے، شیخ محمد طاہر انجم نے کہا کہ المصطفیٰ پنجاب کے تعاون سے بہت جلد علاقے کے عوام کی سہولت کے لئے ایمبولینس موجود (بقیہ صفحہ نمبر 2)

سیلاب زدگان کے گھروں کی تعمیر کیلئے محمود کوٹ (مظفر گڑھ) میں اینٹ، ریت، سیمنٹ، بجری اور دروازوں سمیت نقد عطیات کی تقسیم

مصطفائی رضاکاروں کی امدادی سرگرمیاں خدمت خلق کی عظیم مثال ہیں۔ ڈاکٹر شریف سیالوی

سماجی خدمت نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ 1983ء میں لگایا جانے والا پودا شجر سایہ دار بن چکا، مصطفائی رضاکار فلاح انسانیت کی تحریک کا اہم جزو ہیں۔ احمد وقار مدنی

مظفر گڑھ (مظہر سلیم حجازی/ طفیل کالرو)

سیلاب 2010ء میں مصطفائی رضاکاروں کی امدادی سرگرمیاں خدمت خلق کی عظیم مثال ہیں۔ المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کو اپنی اعلیٰ ترین روایات کی پاسداری کرتے ہوئے وطن عزیز کے گوشے گوشے میں اپنے ضرورت مند بھائیوں کی بے لوث خدمت کرنے پر مبارک باد دیتا ہوں۔ ان خیالات کا اظہار سابق صدر انجمن طلباء اسلام اور عربی ڈیپارٹمنٹ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان کے سربراہ ڈاکٹر محمد شریف سیالوی نے سیلاب زدگان کے گھروں کے لئے تعمیراتی سامان کی تقسیم کے لئے محمود کوٹ میں ایک پروقار تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ سماجی خدمت سنت نبوی ﷺ ہے اور اس پر ہمیں فخر ہے۔ شیخ محمد طاہر انجم (چیئرمین المصطفیٰ) نے کہا کہ المصطفیٰ مکمل بحالی تک امدادی مہم جاری رکھے گی۔ وائس چیئرمین ڈاکٹر محمد تسلیم قریشی نے آئندہ منصوبہ جات کے متعلق خطاب کرتے ہوئے کہا کہ المصطفیٰ اپنے 313 گھروں کے منصوبے کے چوتھے مرحلے میں ایک مسجد سمیت (بقیہ صفحہ نمبر 2)

المصطفیٰ پنجاب کے رہنماؤں کا دورہ، اوکاڑہ، ساہیوال، ملتان، مظفر گڑھ اور میاں چنوں کے مصطفائی رہنماؤں سے ملاقاتیں

اوکاڑہ (رانا ساجد علی رضا)

المصطفیٰ پنجاب کے رہنماؤں محمد طاہر انجم شیخ، خواجہ صفدر امین اور میاں شہزاد احمد نے ضلع اوکاڑہ، ساہیوال، خانیوال، ملتان، مظفر گڑھ اور میاں چنوں کا خصوصی دورہ کیا۔ جس میں المصطفیٰ کے احباب کو سالانہ منصوبہ بندی برائے سال 2011ء اور مصطفائی رضاکار رجسٹریشن مہم کے حوالے سے آگاہ کیا گیا۔ مصطفائی برادری سے منسلک تمام احباب نے المصطفیٰ کے کام پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

علی پور سیداں: المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کا میڈیکل کیمپ

شیخوپورہ (ماجد سلہری) المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی شیخوپورہ کے زیر انتظام آستانہ عالیہ اعلیٰ علی پور سیداں شریف ضلع ناروال میں سالانہ عرس مبارک کے موقع پر میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ کیمپ سے ہزاروں زائرین نے استفادہ کیا۔ کیمپ پر محمد ایوب خاں ایڈووکیٹ، محمد ماجد علی سلہری، ڈاکٹر محمد جاوید اور واجد علی نے خدمات انجام دیں۔

اظہار تشکر

لاہور (خالد خواجہ) المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی پنجاب کے زیر اہتمام پشاور، نوشہرہ، بحرین (سوات) اور محمود کوٹ (مظفر گڑھ) کے سیلاب متاثرین خاندانوں میں گرم بستر تقسیم کئے گئے۔ المصطفیٰ اس سلسلے میں خصوصی اعانت کیلئے جماعت اہلسنت (فیڈرل ایریا/اسلام آباد) کی مشکور ہے۔

سیلاب زدہ ہم وطنوں کیلئے میڈیکل کیمپوں کا انعقاد لائق تحسین ہے۔ ڈاکٹر سید مسعود السید

المصطفیٰ کے طبی کیمپوں میں 150 ڈاکٹروں کی خدمات پیش کریں گے۔ سجادہ نشین درگاہ عالیہ منڈیر سیداں کا اعلان

سیالکوٹ (میاں شہزاد احمد/ اویس مصطفائی)

المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی پنجاب کے نائب صدر میاں شہزاد احمد اور چیئرمین المصطفیٰ ویلفیئر ٹرسٹ لاہور نے سیالکوٹ کے دورہ کے موقع پر سجادہ نشین درگاہ عالیہ منڈیر سیداں شریف ڈاکٹر سید مسعود السید غوث القادری مدظلہ العالی سے خصوصی ملاقات کی اور المصطفیٰ کے جاری منصوبہ جات سے متعلق بریفنگ دی۔ ڈاکٹر سید مسعود السید نے سیلاب زدہ علاقوں میں جاری المصطفیٰ کی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے المصطفیٰ میڈیکل کیمپس کے لئے 150 ڈاکٹرز پر مشتمل ٹیم کی رضاکارانہ خدمات مہیا کرنے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ خدمت خلق صوفیائے کرام کا اسلوب ہے اور مصطفائی رضاکار اسی راہنمائی میں یہ فریضہ انتہائی خلوص سے ادا کر رہے ہیں۔ آخر میں انہوں نے المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی پنجاب اور اہلسنت والجماعت کی ترقی کے لئے خصوصی دعا فرمائی۔

آپ کی توجہ اور مدد کے منتظر

ہمارے بے گھر ہم وطن.....کم خوراک وخانماں برباد

مصطفائی رضا کار
خدمت و مدد کے
سفر میں شرکت کیجئیے
مصطفائی رضا کار بنیے

مصطفائی رضا کاروں کا ساتھ دیجئے!

المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی، سندھ، پنجاب، بلوچستان، خیبر پختونخواہ میں، سیلاب زدہ علاقوں کے **11** شہروں میں **''مصطفائی لنگر''** کے ذریعے **''ایک لاکھ''** سے زائد مصیبت زدہ افراد کے لئے تیار کھانا **''3 کروڑ روپے''** سے زائد مالیت کا راشن واشیائے خورونوش کی تقسیم **''25ہزار''** سے زائد متاثرہ مریضوں کو **المصطفیٰ موبائل ہیلتھ** یونٹوں کے ذریعے طبی سہولیات کی فراہمی **''1500سو''** افراد کو **مصطفائی خیمہ بستیوں** میں **رہائشی سہولیات** شدید متاثرہ علاقوں میں **''سپرے''** کا اہتمام، گھروں کی تعمیر کے لئے ایک کمرہ ایک چھت اسکیم کا اجراء۔
گرم بستروں کی تقسیم بحرین (سوات)، پشاور، مظفرگڑھ، کوٹ ادھو، راجن پور، ڈی آئی خان، میں ہزاروں متاثرہ خاندانوں میں گرم بستروں کی تقسیم **قرآن پاک کی تقسیم** سندھ، خیبر ختونخواہ، بلوچستان، میں زاروں متاثرہ افراد میں قرآن پاک کی تقسیم، گھروں کے **میٹریل کی تقسیم** بحالی کے مرحلے میں سینکڑوں متاثرہ خاندانوں کی تعمیر میں امداد، تعمیراتی سامان کی تقسیم

گرم بستروں کی تقسیم کے لئے ''المصطفی'' کا ساتھ دیجئے

ایک گاؤں سپرے	10,000روپے
ایک ماہ کا راشن (ایک خاندان کیلئے)	6,000روپے
موبائل میڈیکل کیمپ	30,000روپے
مکمل پختہ کمرہ	1,00,000روپے

Urgent Need	
گرم کمبل + بستر (مکمل)	1500روپے
کچا کمرہ (فوری تعمیر)	27,000روپے
ایک مسجد مرمت و بحالی	2,12,000روپے

رابطہ
مصطفائی رضا کار

کراچی	لاہور	ملتان	اسلام آباد	پشاور	کوئٹہ
محمد عابد ضیائی	محمد طاہر انجم شیخ	ڈاکٹر تسلیم قریشی	احمد وقار مدنی	محمد اختر	غلام نبی نقشبندی
0321-8234458	0321-4086611	0300-6355852	0300-5072351	0322-2325001	0333-7981692
احمد بادا	محمد علی خان	شاہد رشید گل	حافظ محمد اقبال	ملک سہیل	عبدالرزاق قاسمی
0321-9259001	0300-4145366	0300-7738223	0333-5110546	0333-9106585	

www.almustafa.org.pk
Email
chairmanalmustafa@gmail.com
almustafa1983@gmail.com

اللہ کے نزدیک سب سے محبوب وہ ہے جو اللہ کی مخلوق کی سب سے زیادہ خدمت کرے (حدیث)

مُصطفائی رَضاکار

مُصطفائی رَضاکار

خدمت و مدد کے
سفر میں شرکت کیجیئے
مصطفائی رضا کار بنیے

ہم ساتھی سب مظلوموں کے، مجبوروں کے، محکوموں کے
ہم خدمت گار یتیموں کے، بیواؤں کے، مسکینوں کے
ہم محنت، ہمت، جرأت سے بدلیں گے دن محروموں کے

مُصطفائی رَضاکار

مددگار ...... غم گسار

Address: al mustafa welfare society Punjab National House
Zainabia Complex ,Irshad Ali Road 11-km Multan Road Lahore
Ph:+92-42-35416309
Email: almustafa1983@gmail.com
Website:www.almustafa.org

Call: 0300-9551332 - 0321-4086611 SMS: 0300-4145366 - 0333-4424757

WWW.NAFSEISLAM.COM

اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہو جاتے جو ان کو اللہ اور اس کے رسول نے دیا اور کہتے کہ ہم کو اللہ کافی ہے (سورۃ توبہ:59)

ABC سے تصدیق شدہ اشاعت

MUSTAFAI NEWS

جنوری 2011

ماہنامہ مصطفائی نیوز

www.mustafai.com

مصطفائی رضاکار

خدمت سب کی — محبت سب سے

مددگار — غمگسار

تحفظ ناموس رسالت کیلئے امت متحد ہے

ناموس رسالت کیلئے غلامان رسول کا اعلان

انجمن طلباء اسلام نے معاشرے میں انمٹ نقوش مرتب کیے

قائد طلباء

حافظ کاشف احمد رضا

مرکزی صدر انجمن طلباء اسلام پاکستان

مصطفائی تحریک

اے ٹی آئی کے سابقین کا ایک منظم ادارہ ہے

موجودہ حکمران

اپنے "ذاتی فائدے" کے ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں

ہم

شعوری انقلاب کی بات کرتے ہیں، خونی انقلاب کی نہیں

وہ شخص جو

توہین رسالت

کرتا ہے وہ دراصل رسول کو ماننے والے ہر غلام رسول کے گھر میں داخل ہو کر گویا ڈکیتی کا ارتکاب کرتا ہے۔

علامہ سید ریاض حسین شاہ

سیلاب زدگان کیلئے المصطفیٰ کی خدمات لائق تحسین اور قابل تقلید ہیں۔

علامہ سید مظہر سعید کاظمی

مرکزی امیر جماعت اہل سنت پاکستان

مصطفائی رضاکاروں کا سالانہ منصوبہ بندی اجلاس